e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 78 Wednesday , December 18 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۷۸) لکھنؤ، بروز بدھ ۱۸-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۵/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

غازی آباد میں دھرم سنسد کی اجازت نہیں

غازی آباد۔اتر پردیش کے غازی آباد میں شری پنچ جونا اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور یتی نرسمہانند کے مندر شیو شکتی دھام میں ہونے والی مجوزہ دھرم سنسد کو اجازت نہ ملنے پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یتی نرسمہانند نے بتایا کہ 19،20،21 دسمبر کو ہری دوار کے بھیرو گھاٹ پر دھرم سنسد ہوگی۔ اس سے پہلے، سپریم کورٹ نے پیر کو کچھ سابق نوکر شاہوں اور سماجی کارکنوں سے کہا جنہوں نے غازی آباد، اتر پردیش میں منعقد ہونے والی 'دھرم سنسد' کے خلاف درخواست دائر کی تھی، اسے فوری طور پر فہرست میں لانے کے لیے ای میل بھیجیں۔ درخواست میں 'مسلمانوں کی نسل کشی' کا مطالبہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن نے درخواست دائر کرنے والے کچھ سابق بیوروکریٹس کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی بنچ کو بتایا کہ درخواست کو فوری طور پر درج کرنے کی ضرورت ہے۔

'ون نیشن ون الیکشن' آئین کے خلاف ہے: کنیموزی

نئی دہلی، 17 دسمبر (یو این آئی) دراوڑ منیتر اکژگم (ڈی ایم کے) کے ڈپٹی جنرل سکریٹری اور پارٹی کی پارلیمانی لیجسلیچر پارٹی کے رہنما ایم کے۔ کنیموزی نے منگل کو کہا کہ 'ایک قوم ایک انتخاب' کا تصور آئین اور وفاقیت کی خلاف ورزی ہے۔ محترمہ کنیموزی نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا کہ ڈی ایم کے ایک ملک، ایک انتخاب کی مخالفت کرتی ہے۔ آئین میں ایسے نظام کا کوئی ذکر نہیں اور یہ وفاقیت کی روح کے منافی ہے۔ یہ وفاقی ڈھانچے کے خلاف ہے۔ یہ بل ریاستوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈی ایم کے اس بل کی مخالفت کرتی ہے۔ ڈی ایم کے لیڈر نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو عوام کی طرف سے منتخب حکومتوں کو ہٹانے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ عوام کسی بھی حکومت کو پانچ سال کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ عوام ایسا قانون نہیں چاہتے۔

ون نیشن، ون الیکشن بل لوک سبھا میں پیش

حمایت میں 269 اور خلاف میں پڑے 198 ووٹ □ کانگریس سمیت اپوزیشن جماعتوں نے کی زبردست مخالفت

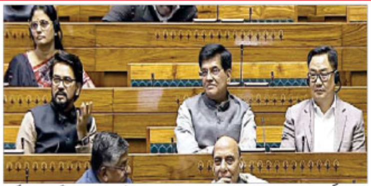

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں آج 'ون نیشن، ون الیکشن' یعنی 'ایک ملک، ایک انتخاب' کو لے کر زبردست سرگرمی دیکھنے کو ملی۔ لوک سبھا میں اس بل کی اپوزیشن پارٹی لیڈران نے سخت مخالفت کی، لیکن ووٹنگ کے بعد یہ ایوان زیریں میں پیش کیا گیا۔ 'ون نیشن، ون الیکشن' بل سے متعلق لوک سبھا میں جب ووٹنگ ہوئی تو اس کی حمایت میں 269 اراکین پارلیمنٹ نے ووٹ کیا، جبکہ اس کے خلاف 198 اراکین پارلیمنٹ کے ووٹ پڑے۔ بعد ازاں مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال کی گزارش پر بل کو جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ دراصل مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے مشورہ کے بعد مرکزی وزیر قانون میگھوال نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے 'ون نیشن، ون الیکشن' بل کو وسیع صلاح و مشورہ کے لیے پارلیمنٹ کی جوائنٹ کمیٹی کے پاس بھیجنے کی گزارش کی تھی۔ اس گزارش کو لوک سبھا اسپیکر کی منظوری مل گئی۔ حالانکہ اس بل کو پاس کرنے کے لیے جو دو تہائی اکثریت چاہیے تھی، وہ حکمراں طبقہ کو حاصل نہیں ہوئی۔ لوک سبھا میں اس بل سے متعلق ہوئی ووٹنگ میں مجموعی طور پر 461 ووٹ پڑے اور اکثریت کے لیے 307 ووٹ چاہیے تھے، لیکن اسے 44 ووٹ کم ملے۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس رکن پارلیمنٹ منکم ٹیگور نے 'ون نیشن، ون الیکشن' کی تجویز کو ناکام قرار دیا۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ 'ون نیشن، ون الیکشن' بل پر بحث کے دوران لوک سبھا میں اپنا واضح نظریہ بیان کیا۔ امت شاہ نے کہا کہ "جب یہ آئین ترمیمی بل کابینہ کے پاس بحث میں آیا تھا تبھی وزیر اعظم نے ہی کہا تھا کہ اسے جے پی سی کو دینا چاہیے۔ اس پر سبھی سطح پر تفصیلی گفتگو ہونی چاہیے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "اس وجہ سے ہی مجھے لگتا ہے کہ اس میں ایوان کا زیادہ وقت خرچ کیے بغیر اگر وزیر محترم کہتے ہیں کہ وہ اسے جے پی سی کو سونپنے کو تیار ہیں، تو جے پی سی میں مکمل بحث اور تبادلہ خیال ہوگا۔ بعد ازاں جے پی سی کی رپورٹ کی بنیاد پر کابینہ اسے پاس کرے گی۔ اس کے بعد پھر سے اس پر مکمل بحث ہوگی۔" اس بل سے متعلق مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال نے کہا کہ رول 74 کے تحت وہ اس بل کے لیے جے پی سی کی تشکیل کی تجویز کریں گے۔ بہرحال، کانگریس کے کئی سرکردہ لیڈران نے آئین ترمیمی بل کی سخت مخالفت کی ہے۔ جے رام رمیش نے ایک خبر رساں ایجنسی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "ایک ملک، ایک انتخاب بل صرف پہلا سنگ میل ہے۔ اصل مقصد ایک نیا آئین لانا ہے۔ آئین میں ترمیم کرنا ایک بات ہے، لیکن ایک نیا آئین لانا آر ایس ایس اور پی ایم مودی کا اصل مقصد ہے۔" ایک دیگر کانگریس لیڈر گورو گگوئی نے کہا کہ یہ آئین اور لوگوں کو ووٹ دینے کے حق پر حملہ ہے۔ بل کی مخالفت میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیش تیواری اور سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو نے ایوان میں پُرزور تقریر بھی کی۔ سماجوادی پارٹی چیف اکھلیش یادو نے بھی اس بل کی شدید الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ فیصلہ حقیقی جمہوریت کے لیے خطرناک ثابت ہوگا۔

کانگریس ایم پی منیش تیواری نے ایک ملک-ایک انتخاب' کو آئین کے بنیادی ڈھانچہ پر حملہ قرار دیا ہے۔ ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے اس بل کو آئین پر بڑا حملہ بتاتے ہوئے اسے الٹرا وائرس' کہا۔ لوک سبھا میں آج ایک ملک-ایک انتخاب' کا ترمیمی بل پیش کر دیا گیا۔ مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال نے اسے پیش کیا۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ اس بل سے ملک کی تیز رفتار ترقی ہوگی کیونکہ بار بار انتخاب ہونے سے نظام بگڑتا ہے۔ بی جے پی نے اس سلسلے میں اپنے اراکین پارلیمنٹ کو وہپ جاری کیا تھا۔ اپوزیشن نے ایک ملک-ایک انتخاب' کا ترمیمی بل پیش کیے جانے کے دوران زبردست احتجاج کیا۔ اہم اپوزیشن جماعت کانگریس نے کہا کہ یہ آئین کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف ہے۔ کانگریس کے ایم پی منیش تیواری نے ایک ملک-ایک انتخاب' سے متعلق حکومت کے بل پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے لوک سبھا میں کہا کہ یہ آئین کے بنیادی ڈھانچہ پر حملہ کرتا ہے اور اس ایوان کے قانون سازی کے دائرہ اختیار سے باہر ہے، اس لیے اسے واپس لیا جانا چاہیے۔ اعظم گڑھ سے ایس پی رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو نے کہا کہ میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ دو دن پہلے آئین کو بچانے اور فخریہ روایت کی قسمیں کھائی جا رہی تھیں، دو ہی دن کے اندر آئین کے وفاقی ڈھانچے کو ختم کرنے کے لیے آئین ترمیمی بل لا دیا گیا۔ لوک سبھا میں ڈی ایم کے ایم پی ٹی آر بالو نے بھی ایک ملک-ایک انتخاب' بل کو آئین مخالف بتایا۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کے پاس دو تہائی اکثریت نہیں ہے، تو پھر اسے کس طرح سے یہ بل لانے کی اجازت دی گئی؟ اس پر اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ میں نے ابھی اجازت نہیں دی ہے۔ انہوں نے تجویز رکھی ہے۔ ٹی آر بالو نے اس کے بعد کہا کہ حکومت کو یہ بل واپس لے لینا چاہیے۔ وہیں ترنمول کانگریس کے ایم پی کلیان بنرجی نے ایک ملک-ایک انتخاب' بل کی لوک سبھا میں شدید مخالفت کی۔ انہوں نے اس بل کو آئین پر بڑا حملہ بتاتے ہوئے کہا کہ یہ الٹرا وائرس ہے۔ پارلیمنٹ کے پاس قانون بنانے کا حق ہے، تو ریاست کی اسمبلی کے پاس بھی قانون بنانے کی طاقت ہے۔ آٹونامی ملک کی اسمبلیوں کو دور لے جائے گی، اس لیے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ بل آئین مخالف ہے۔

ووٹنگ کے دوران 20 سے زائد بی جے پی اراکین پارلیمنٹ رہے غیر حاضر

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں 17 دسمبر کو 'ون نیشن، ون الیکشن' (ایک ملک، ایک انتخاب) سے متعلق بل پیش کیا گیا۔ اس بل پر ووٹنگ بھی ہوئی اور دلچسپ بات یہ ہے کہ بی جے پی کے تقریباً 2 درجن اراکین لوک سبھا اس ووٹنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ بی جے پی کے لیے یہ واقعہ انتہائی فکر انگیز ہے، کیونکہ گزشتہ روز اس نے 3 سطری وہپ جاری کیا تھا، جس میں پارٹی کے سبھی لوک سبھا اراکین کو ہدایت دی گئی تھی کہ 17 دسمبر کو ایوان زیریں میں حاضر رہیں۔ اس کے باوجود 20 سے زائد بی جے پی لیڈران غیر حاضر رہے۔ میڈیا میں آ رہی خبروں کے مطابق جن بی جے پی اراکین لوک سبھا نے 'ون نیشن، ون الیکشن' بل کے لیے ہوئی ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا ہے، ان کی اب خیر نہیں ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ پارٹی نے سبھی غیر حاضر پارٹی لیڈران کو نوٹس جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اتر پردیش اسمبلی

17,865 کروڑ روپے کا سپلیمنٹری بجٹ پیش

محکمہ توانائی کو سب سے زیادہ 8587 کروڑ روپے ملے

ہماری حکومت نے تعلیم کے شعبے میں 1.60 لاکھ سے زیادہ بھرتیاں کی ہیں: سی ایم یوگی

لکھنؤ: 17 دسمبر (پی این ایس) یوگی حکومت نے منگل کو اسمبلی میں مالی سال 2024-25 کے لیے اپنا دوسرا ضمنی بجٹ پیش کیا۔ 17,865.72 کروڑ روپے کے اس ضمنی بجٹ میں 790.49 کروڑ روپے کی نئی تجاویز شامل کی گئی ہیں۔ یوگی حکومت کا اس مالی سال کا یہ دوسرا ضمنی بجٹ ہے، جو اصل بجٹ (7 لاکھ 36 ہزار 437.71 کروڑ روپے) کا 2.42 فیصد ہے۔ اس سے پہلے یوگی حکومت 12,209.93 کروڑ روپے کا سپلیمنٹری بجٹ بھی پیش کر چکی ہے۔ دونوں سپلیمنٹری بجٹ کو شامل کرتے ہوئے، مالی سال 2024-25 کے لیے یوگی حکومت کا کل بجٹ اب 7 لاکھ 66 ہزار 513.36 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ یوگی حکومت کے خزانہ اور پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی موجودگی میں اسمبلی میں دوسرا ضمنی بجٹ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے ضمنی بجٹ کا حجم 17,865.72 کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت ترقی کو ترجیح دینے والی حکومت ہے اور جب بھی ضرورت ہو آئینی طریقے سے ایوان کے ذریعے ضمنی بجٹ لانے کا حق رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی بجٹ میں 790.49 کروڑ روپے کی نئی تجاویز شامل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مرکزی اسکیموں میں مرکزی حصہ کی رقم بھی 422.56 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 30 کروڑ 48 لاکھ روپے کی رقم واپس کرنے کی تجویز بھی اس میں شامل ہے۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ نے کہا کہ ضمنی بجٹ میں مختلف محکموں کو ان کی ضرورت کے مطابق بجٹ جاری کیا جائے گا۔ اس میں محکمہ توانائی کو 8587.27 کروڑ روپے، محکمہ خزانہ کو 2438.63 کروڑ روپے، محکمہ خاندانی بہبود کو 1592.28 کروڑ روپے، محکمہ لائیو سٹاک کو 1001 کروڑ، محکمہ تعمیرات عامہ کو 805 کروڑ، محکمہ پرائمری تعلیم کو 515 کروڑ روپے، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میڈیکل ایجوکیشن کے لیے 505 کروڑ روپے، پنچایتی راج ڈیپارٹمنٹ کے لیے 454.01 کروڑ روپے اور میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ کے لیے 454.01 کروڑ روپے۔ 354.54 کروڑ روپے کے بجٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یوگی حکومت نے اس سال فروری کے مہینے میں اصل بجٹ بنایا تھا جو 7.36 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ تھا۔ اس کے بعد یوگی حکومت نے 30 جولائی کو 12,209.93 کروڑ روپے کا سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا۔ 5 ماہ کے بعد یوگی حکومت نے ایک بار پھر ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے کی ضرورت کے مطابق دوسرا سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا ہے۔

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سرمائی اجلاس کے دوسرے دن منگل کو تعلیم کے شعبے میں حکومت کے کام کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے ایس پی ایم ایل اے منوج کمار پارس، پوجا، پنچ پٹیل کے معاملے کو اہم اور حساس قرار دیا، لیکن مشورہ دیا کہ اراکین کو ایوان کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے حقائق پر مبنی معاملات کو پیش کرنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے محکمہ تعلیم میں حکومت کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے محکمہ تعلیم میں 1.60 لاکھ سے زائد بھرتیاں کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجموعی تعلیم (بنیادی، ثانوی، اعلیٰ، تکنیکی، پیشہ ورانہ، طبی تعلیم) کے لیے ایک نیا سلیکشن بورڈ (اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن) تیار ہے۔ وہ مختلف محکموں سے درخواستیں طلب کر کے تقرری کے عمل کو آگے بڑھا رہا ہے۔ ہماری حکومت نے صرف محکمہ تعلیم میں 1.60 لاکھ سے زیادہ بھرتیاں کی ہیں۔ یہ وہ بھرتیاں ہیں جو پچھلی حکومت کی ناقص نیتوں کی وجہ سے پُر نہیں ہو سکیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ بے روزگاری ملک، دنیا اور اتر پردیش کے سامنے ایک چیلنج ہے۔ اتر پردیش دنیا کی سب سے کم عمر ریاست ہے۔ 25 کروڑ کی آبادی والے اتر پردیش میں 56 سے 60 فیصد آبادی اور ورکنگ فورس نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ہماری حکومت نے ریاست کے نوجوانوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے بہت سے کام کیے ہیں۔ گزشتہ سیشن میں ہماری حکومت نے پیپر لیک ہونے کے واقعات کو موثر طریقے سے روکنے کے لیے پریوینشن آف پبلک ایگزامینیشنز اینڈ غیر منصفانہ ذرائع ایکٹ- '2024' پاس کیا۔

شفافیت کے ساتھ نوجوانوں کو مل رہی ہے سرکاری نوکریاں: یوگی

لکھنؤ: 17 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو کہا کہ ان کی حکومت نے شفافیت اور ریزرویشن کے ضوابط پر عمل کرتے ہوئے صرف محکمہ تعلیمات میں ہی ایک لاکھ 50 ہزار سے زیادہ تقرریاں کی ہیں۔ اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے دوسرے دن سپلیمنٹری گرانٹ کی تجویز پیش کرنے کے بعد بحث میں حصہ لیتے ہوئے یوگی نے تعلیم کے شعبے میں حکومت کی طرف سے کئے گئے کام کو پیش کیا۔ انہوں نے ایس پی ایم ایل اے منوج کمار پارس، پوجا، پنچ پٹیل کے معاملے کو اہم اور حساس قرار دیا، لیکن مشورہ دیا کہ اراکین کو ایوان کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے حقائق پر مبنی باتیں پیش کرنی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت نے محکمہ تعلیم میں 60.1 لاکھ سے زائد بھرتیاں کی ہیں۔ مجموعی تعلیم (بنیادی، ثانوی، اعلیٰ، تکنیکی، پیشہ ورانہ، طبی تعلیم) کے لیے ایک نیا سلیکشن بورڈ (اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن) تیار ہے۔ وہ مختلف محکموں سے درخواستیں طلب کر کے تقرری کے عمل کو آگے بڑھا رہا ہے۔ ہماری حکومت نے صرف محکمہ تعلیم میں 60.1 لاکھ سے زیادہ بھرتیاں کی ہیں۔ یہ وہ بھرتیاں ہیں جو پچھلی حکومت کی بدنیتی کی وجہ سے پُر نہیں ہو سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بے روزگاری ملک، دنیا اور اتر پردیش کے سامنے ایک چیلنج ہے۔

اجین میں مسجد اور مندر کے درمیان غیر قانونی تجاوزات پر سخت سیکورٹی کے درمیان چلا بلڈوزر

اجین۔ مدھیہ پردیش کے اجین میں ایک بار پھر بلڈوزر کارروائی کے ذریعہ غیر قانونی تجاوزات کو منہدم کر دیا گیا ہے۔ دراصل مشہور چامنڈا ماتا مندر کے قریب واقع ایک مسجد کے پاس ہو رہے غیر قانونی تعمیر کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ یہ کارروائی ایک ہندو تنظیم کی شکایت پر کی گئی ہے۔ ہندو تنظیم نے اپنی شکایت میں بتایا تھا کہ مندر اور مسجد کے درمیان میں دکانوں اور گوداموں کی غیر قانونی تعمیر ہو رہی ہے جسے فوری طور پر ہٹایا جانا چاہیے۔ شکایت ملنے کے فوراً بعد میونسپل کارپوریشن کے افسران کی ایک ٹیم جائے وقوع پر جا کر تحقیق کی، ٹیم نے شکایت کو درست پایا۔ تحقیق کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم نے بلڈوزر کے ذریعہ غیر قانونی تعمیرات کو زمین دوز کر دیا۔ بلڈوزر کارروائی کے دوران پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی، تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ واضح ہو کہ 'ہندو جاگرن منچ' نے میونسپل کارپوریشن اور پولیس انتظامیہ سے غیر قانونی تعمیرات کے حوالے سے شکایت کی تھی۔ ساتھ ہی تنظیم کے کارکنان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم بھی ایک ویڈیو پوسٹ کیا تھا جس میں انہوں نے غیر قانونی تعمیرات کو لے کر ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور انتظامیہ سے اسے ہٹانے کی مانگ کی تھی۔ ساتھ ہی تنظیم نے ویڈیو کے ذریعہ یہ بھی پیغام دیا تھا کہ اگر تجاوزات نہیں ہٹائے گئے تو وہ لوگ اس کے خلاف ایک بڑی تحریک چلائیں گے۔ حالانکہ اس معاملے میں تنظیم کو وہاں کے لوگوں کی مدد بھی حاصل تھی۔ قابل ذکر ہے کہ جس غیر قانونی تعمیر کو منہدم کیا گیا ہے اس کی تعمیر وویک پروہت نامی ایک تاجر کر رہا تھا۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کئی دفعہ نوٹس جاری کیا جا چکا تھا۔ اس کے باوجود بھی وویک غیر قانونی تعمیر کو جاری رکھا ہوا تھا۔

روسی نیوکلیئر چیف سینئر جنرل بم دھماکہ میں مارے گئے

ماسکو۔ (ایجنسی) بم دھماکے میں روسی فوج کے سینئر جنرل کی ہلاک ہو گئے ہلاک ہوئے لیفٹیننٹ جنرل ایگور کیریلوف روسی نیوکلیئر، بائیولوجیکل اور کیمیکل پروٹیکشن فوج کے سربراہ تھے۔ حکام کا کہنا ہے کہ دھماکہ الیکٹرک اسکوٹر کے اندر نصب کیے گئے بم کے پھٹنے سے ہوا۔ میسیجنگ ایپ ٹیلی گرام پر اس حوالے سے جو تصاویر شیئر کی گئی ہیں، اس میں عمارت کا تباہ شدہ داخلی راستہ، ملبہ اور خون آلود برف دیکھی جا سکتی۔ روس کی تفتیشی کمیٹی کا کہنا ہے کہ منگل کے روز دارالحکومت ماسکو میں ایک بم دھماکے میں ایک سینئر جنرل ہلاک ہو گئے، جو روسی نیوکلیئر پروٹیکشن فورسز کے سربراہ تھے۔ تحقیقاتی کمیٹی کے ایک بیان میں کہا گیا کہ "روسی فیڈریشن کی مسلح افواج میں تابکاری، کیمیائی اور حیاتیاتی تحفظ کے دستوں کے سربراہ ایگور کیریلوف اور ان کے معاون کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔"

لوک سبھا نے دی پہلے ضمنی مطالبات کو منظوری

اقتصادی جرائم کے خلاف حکومت سخت: سیتا رمن

نئی دہلی، 17 دسمبر (یو این آئی) لوک سبھا نے سال 2024-25 کے لیے گرانٹس کے ضمنی مطالبات کے پہلے بیچ کے بل میں اپوزیشن اراکین کی طرف سے لائی گئی ترمیمی تجاویز کو مسترد کرتے ہوئے آج صوتی ووٹ سے بل منظور کر لیا۔ قابل ذکر ہے کہ حکومت نے کل 87762.56 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات کی اجازت کے لیے جمعرات کو لوک سبھا میں رواں مالی سال 2024-25 کے لیے گرانٹس کے ضمنی مطالبات کی پہلی فہرست پیش کی تھی، جس میں اضافی نقد اخراجات کا تخمینہ 44143 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے "گرانٹس کے ضمنی مطالبات: سال 2024-25 کے لیے گرانٹس کے ضمنی مطالبات - پہلے بیچ" پر بحث کا جواب دیتے ہوئے آج لوک سبھا میں کہا کہ حکومت بدعنوانی کے خلاف سخت ہے اور کسی بھی سطح پر اقتصادی مجرموں کو بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وجے مالیا، نیرو مودی، میہل چوکسی سمیت تمام مفرور اقتصادی مجرموں کی جائیدادیں ضبط کر لی گئی ہیں اور رقم بینکوں کو واپس کر دی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مغربی بنگال میں منریگا جیسی اسکیموں میں بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں اور مرکزی تحقیقاتی ٹیم نے ریاستی حکومت کے افسران کے سامنے بے ضابطگیوں کو بے نقاب کیا ہے، اس لیے جب تک ریاستی حکومت ان کو درست نہیں کرتی ہے، باقی رقم مرکز سے نہیں دی جائے گی۔ محترمہ سیتا رمن نے کہا کہ متحدہ ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت کے تحت خوردہ مہنگائی دس فیصد سے اوپر چلی گئی تھی۔ 2009 اور 2014 کے درمیان اس میں 11 فیصد کمی آئی تھی۔ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) حکومت کے دوران مہنگائی کی شرح یو پی اے کے دور سے کہیں بہتر ہے۔ کانگریس کے دور میں ایل پی جی سلنڈر صرف ان لوگوں کے لیے دستیاب تھا جن رسائی تھی، لیکن این ڈی اے کے دور میں تقریباً سبھی کو مل رہا ہے۔ اپریل 2023-24 میں گیس کنکشن کی تعداد 14.5 کروڑ سے بڑھ کر 34.65 کروڑ ہو گئی ہے۔ اب ملک کے تقریباً ہر گھر تک گیس کنکشن پہنچ چکا ہے۔ حکومت نے اجولا اسکیم شروع کی تھی جس کے ذریعے غریبوں کو 10.33 کروڑ کنکشن دیئے گئے ہیں اور انہیں 503 روپے کی قیمت پر سلنڈر دیا جا رہا ہے۔ آج بے روزگاری کی شرح میں بھی کمی آئی ہے اور یہ 2023-24 میں چھ فیصد سے کم ہو کر 3.2 فیصد پر آ گئی ہے۔ ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس میں 91 لاکھ سے زیادہ صارفین ہیں، جو کہ پچھلے سال کی اس مدت سے 19 فیصد زیادہ ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ہم سپلیمنٹری گرانٹس کے مطالبے کو صرف دو بار پیش کرنے کے لیے محدود کرنا چاہتے ہیں لیکن بعض اوقات اسے تین بار پیش کیا جاتا ہے۔ اس بار پیش کیے گئے پہلے ضمنی مطالبات زر کی مقدار بہت کم ہے جس سے اس یقین کو تقویت ملتی ہے کہ ہمارے بجٹ کے تخمینے تقریباً درست ہیں۔

سنبھل: مندر سے ملحقہ مکان کے تجاوزات کو خود مالک مکان ہٹا رہے ہیں، بلڈوزر نہیں

سنبھل۔ اتر پردیش کے سنبھل میں 'بازیافت' مندر کے ساتھ والے گھر کے غیر قانونی حصے میں تجاوزات ہٹانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ تاہم انتظامیہ نے اس کام میں ہاتھ نہیں ڈالا۔ مالک مکان متین احمد نے خود مزدوروں کو بلایا اور اسے گرایا۔ یہ بات سے بی پی نے بتائی ہے جس کا رول اس معاملہ میں بہت اچھا اور غیر جانبدار رہا ہے جبکہ دیگر مین اسٹریم میڈیا اس پروپیگنڈہ میں لگا ہے کہ مندر کو چھپایا گیا تھا اور یہ کہ بلڈوزر تجاوزات کو ہٹا دیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ مزدور مندر سے متصل مکان کے غیر قانونی حصے کو گرا رہے ہیں۔ گرل کو ہتھوڑے سے توڑا جا رہا ہے۔ مندر کو کوئی نقصان نہ پہنچنے کے لیے ترپال بھی لگائی گئی ہے۔ اس حوالے سے اے بی پی نیوز سے بات کرتے ہوئے مالک مکان متین احمد نے کہا کہ ہمارے پاس تمام کاغذات ہیں، ہم اپنی مرضی کے مطابق تمام کام کروا رہے ہیں اور 2 سے 2.5 فٹ تک ٹوٹ جائیں گے۔ مندر سے ملحقہ حصہ درست ہے اور اوپری گرل باہر آ جائے گی ستون ٹوٹ جائے گا۔ پہلی منزل کی بالکونی کا نصف سے زیادہ حصہ ٹوٹ جائے گا۔ کھڑکی نہیں ٹوٹے گی۔ پریکرما والا حصہ غیر قانونی نہیں ہے۔ یہ مندر 14 دسمبر کو ضلعی پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے انسداد تجاوزات آپریشن کے دوران دریافت ہوا تھا۔

وارانسی: مسلم اکثریتی علاقے میں مندر ملنے کا دعویٰ

وارانسی۔ وارانسی کے مسلم اکثریتی علاقے میں سنبھل کی طرح مندر ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے جس کے بعد علاقے میں سرگرمی بڑھ گئی ہے۔ سناتن رکھشک دل نے پولیس کو اس مندر کو کھولنے اور وہاں پوجا کرنے کی درخواست دی ہے۔ اس کی ملکیت کے بارے میں مندر سے متصل مکان کے مسلمان مالک نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ ان کی جائیداد ہے اور ان کے والد نے اسے 1931 میں خریدا تھا۔ اس مسلم فیملی نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی یہاں آ کر مندر میں بغیر کسی ڈرامے کے پوجا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کا استقبال کرتے ہیں۔ دراصل وارانسی کے دشاشومیدھ تھانہ علاقے کے مدن پورہ میں گول چبوترا کے قریب مسلمانوں کے گھر سے متصل ایک مندر ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ سدھیشور مہادیو کا مندر ہے اور تقریباً ڈھائی سو سال پرانا ہے۔ لیکن یہ گزشتہ کئی دہائیوں سے بند ہے۔ اس دعوے کو لے کر سناتن رکھشک دل کی جانب سے تھانے میں درخواست بھی دی گئی تھی جس کے بعد پولیس انتظامیہ حرکت میں آئی اور مندر کے باہر حفاظتی انتظامات بڑھا دیے۔ انہوں نے کہا کہ مندر اور اس کے آس پاس کی زمین پر ایک مسلمان فیملی نے قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے اسے بند کر رکھا ہے تاکہ وہاں پوجا نہ ہو سکے۔ تاہم مندر سے متصل مکان کے مسلمان مالکان اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 1931 میں ان کے والد نے یہ جائیداد خریدی تھی جس میں ان کا گھر اور مندر بھی شامل تھا۔ یہی نہیں مسلم خاندان وقتاً فوقتاً مندر کی مرمت، صفائی اور پینٹنگ کا کام کرتا رہا ہے۔ مالک نے مندر میں آنے اور پوجا کرنے والوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی بھی بھگت یہاں آ کر ہو جا پاٹھ کرتا ہے تو اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہے۔ مندر کی ملکیت کا دعویٰ کرنے والے مسلم فیملی کے محمد ذکی کا کہنا ہے کہ ان کے والد نے یہ جائیداد 1931 میں لی تھی۔ اس پراپرٹی میں واقع مندر زیادہ تر وقت بند رہتا ہے۔ ایک بار مندر کو دیمک کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ جب تھانے میں اطلاع دی گئی تو پولیس نے کہا کہ آپ اسے ٹھیک کروا لیں کیونکہ یہ آپ کے اپنے گھر میں ہے۔ اس وقت اندر دیکھا تو صرف ایک کمرہ تھا اور کچھ نہیں ملا۔ مرمت کے بعد دوبارہ تالا لگا دیا گیا۔ مسلم خاندان نے بتایا کہ یہاں ان کے والد اور چچا سمیت کل چار خاندان رہتے تھے۔ مجموعی طور پر تقریباً 24-25 لوگ ہوں گے۔

پبلک انڈر ٹیکنگس ملک کو دفاعی شعبے میں خود کفیل بنائیں گے: راجناتھ

نئی دہلی، 17 دسمبر (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اس اعتماد کا اظہار کیا ہے کہ دفاعی شعبے کے پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز جدید کاری اور مقامی کاری کو فروغ دے کر ملک کو خود انحصار بنائیں گے۔ مسٹر سنگھ نے منگل کو یہاں وزارت دفاع کی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ میٹنگ میں، سابقہ آرڈیننس فیکٹری بورڈ کے کارپوریٹائزیشن کے بعد بنائے گئے نئے پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز کے کردار اور کاموں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ کمیٹی کے ارکان کو مالیاتی اعداد و شمار، جدید کاری، سرمائے کے اخراجات، برآمدات، نئی مصنوعات اور تحقیق و ترقی کے منصوبوں سے آگاہ کرایا گیا۔ وزیر دفاع نے اہم مصنوعات کو مقامی بنانے، پیداواری سہولیات کو جدید بنانے اور ایم ایس ایم ای کو فروغ دینے میں نئے منصوبوں کی کوششوں کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ کارپوریٹائزیشن کے بعد نئے انڈر ٹیکنگز نے پیداواریت اور معیار میں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہت کم وقت میں ان اداروں کی فروخت اور منافع میں اچھی پیش رفت ہوئی ہے۔ وزیر دفاع نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ نئے انڈر ٹیکنگ جدیدیت اور ملکی کاری کو آگے بڑھائیں گے اور عالمی معیار کی ٹیکنالوجیز کو شامل کر کے معیار، کاروبار، منافع اور دیگر مالیاتی پیرامیٹرز میں نئی جہتیں پیدا کریں گے۔ انہوں نے کہا، "ہمارے نئے ڈی پی ایس یو دفاعی پیداوار کے میدان میں ہندوستان کو 'خود کفیل' بنائیں گے۔ نئی انڈر ٹیکنگس میں انسانی وسائل سے متعلق بعض مسائل پر کمیٹی کے کچھ ارکان کے خدشات اور تجاویز پر وزیر دفاع نے انہیں یقین دلایا کہ کارپوریٹائزیشن سے پیدا ہونے والے تمام مسائل کو تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت سے حل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے تجاویز کو سراہا اور کہا کہ ان پر عمل درآمد کے لیے ان کی جانچ کی جائے گی۔ میٹنگ میں وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ، چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان، سیکریٹری (دفاعی پیداوار) سنجیو کمار اور وزارت دفاع کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

سیدہ زینبؑ علاقے دہشت گرد اسرائیل کی بمباری، داعش کے کئی سرغنہ جیل سے آزاد، دمشق میں پہلی بار اترا صیہونی ہیلی کاپٹر

دمشق:(ایجنسی)۔شام کا اقتدار ہاتھ میں لینے والے مسلح گروہوں اور دہشتگردوں کی مکمل خاموشی کے درمیان اس ملک میں صیہونی حکومت کی وسیع پیمانے پر جارحیت کا سلسلہ جاری ہے۔سحر نیوز/عالم اسلام: العالم نیوز چینل کے مطابق غاصب صیہونی حکومت کے جنگی طیاروں نے پیر کی شب دمشق کے سیدہ زینب علاقے میں متعدد مقامات پر بمباری کی۔ دمشق کے اس علاقے پر شام میں شروع ہونے والی صیہونی جارحیت کے بعد یہ پہلا حملہ تھا۔اس کے علاوہ شام کا حمص شہر بھی ایک بار پھر صیہونی بمباری کا نشانہ بنا۔اُدھر روسی خبر رساں ایجنسی اسپوتنک نے شامی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ دمشق کے قریب ایک فوجی اڈے پر صیہونی فوجیوں کا ایک ہیلی کاپٹر زمین پر اترا جو وہاں بیس منٹ تک رہا۔اسد دور حکومت کے آغاز سے اب تک کے دوران یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک صیہونی طیارہ شام کے دارالحکومت دمشق کے مضافات میں زمین پر اترا ہے۔شام کے عسکری مراکز اور اس کی بنیادی تنصیبات پر صیہونی حکومت کے مسلسل حملوں کے دوران شام کے مقتدر حلقے کا سربراہ سمجھے جانے والے الجولانی نے برطانوی میگزین ٹائمز کو دیے گئے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ وہ شام کو اسرائیل کے خلاف حملوں کا مرکز نہیں بننے دیں گے۔اس سے قبل بھی جولانی بارہا یہ واضح کر چکے ہیں کہ انہیں اسرائیل کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں جبکہ شام کی عبوری حکومت کے وزیراعظم بھی کھل کر یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اسرائیل کے حملوں سے مقابلہ ان کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔دوسری جانب اطلاعات ہیں کہ دہشتگرد تکفیری ٹولے داعش کے کئی سرغنوں کو جیل سے آزاد کرا لیا گیا ہے جنہوں نے آزاد ہوتے ہی دوبارہ اپنی دہشتگردانہ سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ عراق کے فتح الائنس کے ایک رہنما نے شام کی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں شام کے بارے میں حقیقت پسندی سے کام لینے کی ضرورت ہے،اس وقت اس ملک کے مختلف علاقوں کا کنٹرول ان دہشتگرد گروہوں کے ہاتھوں میں جا چکا ہے جو القاعدہ اور اس سے نکلنے والی شاخ جبہۃ النصر سے وابستہ ہیں۔اس درمیان برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈیوڈ لیمی نے بتایا ہے اس ملک کے اعلیٰ عہدے داروں کا ایک وفد شام کی عبوری حکومت کے حکام سے ملنے کے لئے دمشق روانہ کیا گیا ہے۔اس سے قبل انہوں نے دہشتگردوں کی فہرست میں تحریر الشام گروہ کا نام درج ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس گروہ کے ساتھ اپنے سفارتی رابطے کی خبر دی تھی۔

غزہ کی سڑکوں پر بکھری لاشیں، انسانی حقوق کے نام نہاد ٹھیکیداروں کی آنکھوں پر پٹی

غزہ لڑائی میں اب تک بارہ ہزار سے زائد طلبا مارے گئے، وزارت صحت

غزہ:(ایجنسی)۔العالم کے مطابق غزہ کے سرکاری ذرائع نے اعلان کیا ہے کہ صیہونی فوجیوں نے شمالی غزہ میں ایک انتہائی وحشیانہ جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کے نتیجے میں درجنوں شہداء کی لاشیں سڑکوں پر بکھری پڑی ہیں۔غزہ کی پٹی میں سرکاری انفارمیشن آفس کے ڈائریکٹر اسماعیل الثوابتہ نے کہا ہے کہ قابض حکومت جان بوجھ کر شہری دفاع کی ٹیموں اور طبی عملے کا قتل عام کر رہی ہے۔اسماعیل الثوابتہ نے مزید کہا کہ عام شہریوں، صحافیوں اور شہری دفاع کی ٹیموں کے خلاف صیہونی دشمن کے حملوں میں شدت آ گئی ہے۔غزہ کی پٹی میں قابض حکومت کے ہاتھوں دو سو کے قریب صحافیوں کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے الثوابتہ نے اعلان کیا کہ ہم عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صحافیوں کے خلاف صیہونی جرائم اور قتل و غارت گری کو روکنے کے لیے دباؤ ڈالے۔انھوں نے مزید کہا کہ اتوار کے روز شمالی غزہ کے بیت حانون میں واقع خلیل عویضہ نامی اسکول پر اسرائیلی دشمن کے وحشیانہ حملے کے دوران کم از کم تینتالیس شہری شہید ہو گئے۔گزشتہ دنوں صیہونی فوج کی بربریت میں غزہ میں پانچ میسرز شہید اور طبی عملے کے متعدد افراد شہید ہوئے ہیں۔غزہ کے اس سرکاری اہلکار نے کہا کہ صیہونی دشمن نے چھ سو ٹن سے زیادہ انسانی امداد کو غزہ کی پٹی میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔غزہ کے محکمہ شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے بھی اس سلسلے میں کہا کہ قابض حکومت کی جانب سے اتوار کی شام غزہ کی شہری دفاع کی ٹیم کے خلاف جو گھناؤنا جرم انجام دیا گیا وہ ایک واضح جنگی جرم ہے۔محمود بصل نے یہ بھی کہا کہ غزہ کی شہری دفاع کی ٹیم کے چورانوے ارکان صیہونیوں کے جرائم میں شہید ہوئے ہیں۔صیہونیوں نے کمال عدوان ہسپتال کے تمام بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے۔جارح صیہونی حکومت کی فوج کے ہاتھوں فلسطینیوں کا قتل عام جاری رہنے کے ساتھ ہی دنیا کے مختلف ملکوں میں اس غاصب حکومت کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے اور فلسطین کے حامی عوام غزہ میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جبکہ تل ابیب اور مقبوضہ فلسطین کے دیگر علاقوں میں بھی نیتن یاہو اور اس کی کابینہ کے خلاف صیہونیوں کے مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے اور مظاہرین غزہ میں جنگ کے خاتمے اور اپنے قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔
وہیں فلسطینی وزارت تعلیم کا کہنا ہے کہ جنگ کے آغاز سے اب تک غزہ اور مقبوضہ مغربی کنارے میں 799,12 سے زائد طلباء ہلاک اور کم از کم 942,20 زخمی ہو چکے ہیں۔اسرائیلی فورسز نے غزہ پر گولہ باری جاری رکھی،غزہ شہر میں کم از کم 10 افراد ہلاک اور علاقے کے شمال میں واقع کمال عدوان اسپتال میں بجلی کے جنریٹروں کو کھٹکھٹا دیا،ایجنسی کا ٹیلی گرام پر کہنا ہے کہ اس کا عملہ جنوبی غزہ میں رفح ساحل پر حملے کی جگہ کی طرف جا رہا ہے۔اس نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ اس مقام پر متعدد لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔
دوسری طرف فلسطین فیسٹیول آف لٹریچر کے مطابق، مقبوضہ مغربی کنارے میں منعقد ہونے والی سالانہ تقریب کے مطابق، اسرائیلی ثقافتی اداروں کے خلاف تاریخ کے سب سے بڑے بائیکاٹ کی 7000 سے زائد مصنفین اور کتاب کارکنوں نے توثیق کی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ دستخط کرنے والوں میں نوبل انعام، بکر پرائز، پلٹزر پرائز اور دیگر اعلیٰ بین الاقوامی ایوارڈز کے فاتحین کے ساتھ ساتھ بگ فائیو پبلشنگ ہاؤسز میں سے ہر ایک کے ایڈیٹرز اور بہت سے آزاد پبلشرز شامل ہیں۔

غزہ میں جنگ بندی مذاکرات کے لیے ٹیم دوحا پہنچ گئی ہے:اسرائیلی حکام

غزہ:(ایجنسی)۔غزہ میں اسرائیلی جنگ کو روکنے اور اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کے لیے ایک بار پھر مذاکراتی عمل کا آغاز ہو رہا ہے۔ یہ مذاکرات قطری دارالحکومت دوحا میں شروع ہو رہے ہیں جہاں پر اسرائیل کی ٹیکنیکل ٹیم پیر کے روز پہنچ گئی ہے۔اسرائیلی حکام نے روئٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے اپنی ٹیم کی دوحا میں موجودگی کی تصدیق کی ہے۔حکام کے مطابق دوحا میں مذاکرات کا محور امریکی صدر جو بائیڈن کے 31 مئی کے فارمولے کے مطابق جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی ہے۔اس سلسلے میں مصر، قطر اور امریکہ کی طرف سے پچھلے 6 ماہ کے دوران وقفے وقفے سے کوششیں ہوتی رہی ہیں۔تاہم اسرائیل نے بمباری اور حماس قیادت کو ٹارگٹ کر کے قتل کرنے کے واقعات کو مسلسل جاری رکھا اور پہلے سے طے شدہ نکات کے بجائے نئی تجاویز پر مذاکرات کی کوشش کی جس کی وجہ سے معاملہ ابھی تک لٹکا ہوا ہے۔تاہم پچھلے چند ہفتوں میں دوبارہ سے مذاکراتی عمل میں تیزی آئی ہے۔اگرچہ ابھی تک کوئی عملی نتیجہ سامنے نہیں آسکا ہے۔قطر اور مصر کی ثالثی میں اکتوبر 2023 سے ہی جنگ بندی کی کوششیں جاری ہیں۔امریکہ جو اسرائیل کا سب سے بڑا اتحادی اور غزہ جنگ میں اسلحہ کا سب سے بڑا اسپلائر ہے مگر اس نے بھی اپنے آپ کو ایک ثالث کے طور پر اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔پچھلی مذاکراتی نشست میں اسرائیل کے ان مطالبات کے بعد عدم اتفاق ہو گیا تھا۔جن میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل جنگ بندی کے بعد بھی غزہ میں اپنی فوج کو موجود رکھے گا۔یہ اسرائیلی تجویز ماہ مئی سے متصل ہونے والے اتفاق سے برعکس تھی۔جس کی وجہ سے حماس نے مذاکراتی عمل کو بار بار کی نئی تجاویز کی وجہ سے بے فائدہ قرار دے دیا۔خیال رہے اسرائیل میں حالیہ سرویز کے دوران 72 فیصد اسرائیلی شہری اس بات کے حامی ہیں کہ نیتن یاہو حکومت حماس کے ساتھ معاہدے کے تحت یرغمالیوں کی رہائی ممکن بنائے۔اگرچہ اسرائیل کا پیٹرن یہ ہے کہ جب مذاکرات شروع ہوتے ہیں تو اسرائیلی فوج کی طرف سے غزہ میں کوئی بڑی کارروائی کر دی جاتی ہے۔

صیہونی حکومت اور ان کے بعض اتحادیوں کا یہ خیال کہ مزاحمت ختم ہو جائے گی سراسر غلط ہے، جو مٹے گا وہ اسرائیل ہے:رہبر انقلاب اسلامی

تہران:(ایجنسی)۔رہبر انقلاب اسلامی نے منگل کے روز ایران کے مختلف علاقوں سے آئی خواتین سے ملاقات میں کہا کہ امریکہ، صیہونی حکومت اور ان کے بعض اتحادیوں کا یہ خیال کہ مزاحمت ختم ہو جائے گی سراسر غلط ہے، جو مٹے گا وہ اسرائیل ہے۔رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت اور یوم خواتین کے قومی دن کی مناسبت سے ایک تقریب میں خطاب کے دوران شام میں صیہونی حکومت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صیہونی حکومت اس خیال خام میں ہے کہ وہ شام کے راستے حزب اللہ کو گھیرنے کی تیاری کر رہی ہے، لیکن جس کا قلع قمع کیا جائے گا وہ اسرائیل ہے۔رہبر انقلاب نے مزاحمتی فرنٹ کے کمزور ہونے کے دشمنوں کے پروپگنڈوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ، صیہونی حکومت اور ان کے بعض اتحادیوں کا یہ خیال کہ مزاحمت ختم ہو جائے گی سراسر غلط ہے۔انہوں نے کہا: : سید حسن نصر اللہ اور سنوار کا جسد خاکی چلا گیا،لیکن ان کے خیالات باقی ہیں اور ان کا راستہ جاری ہے۔غزہ پر آئے دن حملے ہو رہے ہیں اور لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ پھر بھی غزہ کے لوگ سر اٹھائے کھڑے ہیں اور استقامت کر رہے ہیں۔ لبنان میں استقامت جاری ہے۔رہبر انقلاب نے کہا کہ سماجی تعلقات کے حساب سے مرد و خواتین کے لئے کچھ پابندیاں ہیں۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جن پر اسلام نے توجہ دی ہے۔
آج مغرب میں جو بے بند و باری ہے وہ بھی ہمیشہ سے نہیں تھی، بلکہ یہ نئی صورت حال ہے، شاید دو یا تین صدی سے یہ سب ہے ورنہ ہم جب کچھ کتابیں پڑھتے ہیں، اٹھارہویں صدی یا انیسویں صدی کے ناول اور کتابیں پڑھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ان میں بہت سے ایسے تحفظات تھے خواتین کے بارے میں جن کا آج مغرب میں نام و نشان نہیں ہے۔اسلام نے ان تحفظات پر توجہ دی ہے، حجاب، عفت، نظر، یہ سب وہ چیزیں ہیں جن پر اسلام نے توجہ دی ہے۔رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا: دنیا کے ہر گوشہ میں ہر دھڑا ایک الگ جذبے کے تحت خواتین کے مسائل پر بات کرتا ہے۔ خواتین کے امور میں بھی دنیا کے سرمایہ کار، سیاست داں، جو خود سرمایہ کاروں کے سہارے ہوتے ہیں، وہ، زندگی کے تمام امور کی طرح، خواتین کے امور میں بھی مداخلت کرتے ہیں۔ رہبر انقلاب اسلامی نے کہا: اس کے پیچھے جذبہ کیا ہے؟ اس کا مقصد سیاسی و استعماری مقصد کا حصول ہے۔ وہ اس طرح کے مسائل اس لئے اٹھاتے ہیں تا کہ زیادہ مداخلت، زیادہ لوٹ مار اور علاقے میں زیادہ اثر و رسوخ کا انہیں موقع ملے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ تقریباً ایک صدی قبل خواتین کی مالی خودمختاری اور آزادی کا معاملہ پیش کیا گیا۔ بظاہر اچھی چیز نظر آئی، خواتین مالی لحاظ سے اپنے پیروں پر کھڑی ہوں، یا آزادی حاصل ہو یہ سب اچھی باتیں ہیں لیکن اس کے اندر کیا تھا؟ اس کے اندر یہ تھا کہ ان کے کارخانوں کو مزدوروں کی ضرورت تھی، مرد مزدور کافی نہیں تھے، وہ خواتین کو بھی مزدوری کے لئے لانا چاہتے تھے لیکن مردوں سے کم مزدوری پر۔ اس مقصد کو انہوں نے ایک انسان دوستانہ اور خواتین کی مالی خودمختاری جیسے نعروں کے پیچھے پوشیدہ کیا تا کہ اس طرح سے خواتین کو گھر سے باہر لا سکیں۔

یمن سے تل ابیب پر بیلسٹک میزائل فائر، اسرائیل ایئرپورٹ کی عارضی بندش

یمن:(ایجنسی)۔یمن سے میزائل داغے جانے کے بعد وسطی اسرائیل کے متعدد علاقوں میں سائرن بج گئے۔العربیہ کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ یمن سے تل ابیب اور وسطی اسرائیل کی جانب بیلسٹک میزائلوں کے داغے گئے ہیں۔میزائل کی عارضی رکاوٹ کی وجہ سے تل ابیب ایئرپورٹ کو عارضی طور پر بند کر دیا۔قبل ازیں اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ اس نے یمن سے بحیرہ روم کے اوپر آنے والے ڈرون کو کامیابی سے مار گرایا تھا۔اسرائیلی فوج کے بیان کے مطابق اسرائیلی بیڑے میں میزائل سے لیس کشتی نے ڈرون کو اسرائیلی حدود میں پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا۔ واضح رہے حماس کی جانب سے 7 اکتوبر 2023 کو کیے جانے والے غیر معمولی حملے کے بعد سے حوثی گروپ "انصار اللہ" ڈرونز اور میزائلوں کے ذریعے اسرائیل پر حملے کر رہا ہے۔حوثیوں نے بحیرہ احمر میں اسرائیلی بحری جہازوں کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی ہے۔اس کے بعد اس نے آبنائے باب المندب کو عبور کرتے ہوئے اسرائیل کے اتحادیوں سے تعلق رکھنے والے بحری جہازوں کو شامل کرنے کی اپنی دھمکیوں کا دائرہ کار بڑھا دیا۔امریکی قیادت میں اتحاد نے بحری حملوں کی وجہ سے یمن کے مختلف علاقوں میں حوثیوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بناتے ہوئے مہینوں تک جوابی کارروائیاں کی ہیں۔واشنگٹن اور لندن کی مداخلت اور گزشتہ جنوری میں کشیدگی میں اضافہ ہونے کے بعد حوثی گروپ نے اعلان کیا کہ اب اس نے تمام امریکی اور برطانوی جہازوں کو اپنے فوجی اہداف میں شمار کر لیا ہے۔

شام کو اسرائیل پر حملے کا مقام نہیں بننے دیں گے:احمد الشرع (الجولانی)

دمشق:(ایجنسی)۔ مسلح اپوزیشن گروپ ہیت تحریر الشام کے کمانڈر نے ایک برطانوی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ شام کو اسرائیل پر حملہ کرنے کا مقام نہیں بننے دیں گے۔شام کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد اخبار ٹائمز کے ساتھ اپنے پہلے انٹرویو میں احمد الشرع (ابو محمد الجولانی) نے کہا: شام پر حملے کے لئے اسرائیل کا بہانہ، حزب اللہ اور ایران سے وابستہ مسلح تنظیموں کی موجودگی تھی۔اب یہ بہانہ ختم ہو گیا ہے۔ اسرائیل کو، جس نے گزشتہ ہفتے اسد کے خاتمے کے بعد بفرزون پر قبضہ کر لیا تھا، اب اس علاقے سے نکل جانا چاہیے۔شام میں صیہونی حکومت کی نئی پیش قدمی کے بعد اس حکومت کے ذرائع ابلاغ نے اعلان کیا کہ اسرائیلی فوج نے شام کے 370 مربع کلومیٹر سے زیادہ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ام میں اپنی نئی پیش قدمی میں صیہونی فوج نے صوبہ درعا کے مغرب میں واقع یرموک کے معریہ گاؤں میں دراندازی کی ہے۔

شام سے جانے کے بعد پہلی بار بشار اسد کا بیان آیا سامنے

دمشق چھوڑنے پر کیوں ہوئے مجبور شامی صدر

دمشق:(ایجنسی)۔روس اور بعض عرب ذرائع ابلاغ نے شام کے صدر کے دفتر کے ٹیلی گرام چینل کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مبینہ بیان جاری کیا ہے جس میں بشار اسد نے دمشق سے نکلنے کے حالات اور اس کی وجوہات کے بارے میں بتایا ہے۔بشار اسد سے منسوب اس بیان میں کہ جس کی تصدیق نہیں کی جا سکتی ہے ان کی زبانی لکھا ہے کہ:" دمشق کو چھوڑنے کا فیصلہ اچانک ہوا اور 8 دسمبر کے ابتدائی چند گھنٹوں تک بھی میں اپنے دفتر میں تھا۔" اس بیان میں آیا ہے کہ شام میں دہشت گردی کے پھیلنے اور دمشق تک پھیل جانے کے موقع پر صدر کی صورتحال کے بارے میں افواہیں پھیلنے لگیں جس کا مقصد عالمی حمایت یافتہ دہشت گردی کو ہوا دینا تھا۔بشار اسد سے منسوب اس مبینہ بیان میں آیا ہے کہ سیکورٹی مسائل اور مواصلاتی ذرائع کے منقطع ہوجانے کی وجہ سے اس وقت بیان جاری نہ ہو سکا لیکن مختصر طور پر اب بتایا جا رہا ہے اور آئندہ اس کی تفصیلات بھی پیش کی جائیں گی۔بشار اسد سے منسوب اس بیان میں آیا ہے کہ وہ دمشق پر مسلح افراد کے قبضے سے چند گھنٹے قبل تک اپنی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے تھے اور اس کے بعد روس کی ہماہنگی سے لاذقیہ چلے گئے تا کہ فوجی آپریشن کا جائزہ لیں جہاں انہیں معلوم ہوا کہ شام کی فوج نے تمام محاذوں سے پسپائی اختیار کر لی ہے اور فوج کے تمام مراکز پر مسلح گروہوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔بشار اسد سے منسوب اس بیان میں آیا ہے کہ انہوں نے کسی بھی فریق سے پناہ لینے یا عہدے سے ہٹ جانے کی درخواست نہیں کی تھی۔اس بیان میں آیا ہے کہ" وہ شخص جو فلسطین اور لبنان کی مزاحمت سے دستبردار نہ ہوا اور اپنے اتحادیوں سے غداری نہیں کی وہ کس طرح سے اپنے عوام سے غداری کر سکتا ہے"۔اس بیان میں بشار اسد نے لکھا ہے کہ میں نے کبھی بھی اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور ملک اور اس کے ارکان کے دفاع کے لیے آخری لمحے تک عوام پر بھروسہ کیا۔بشار اسد سے منسوب اس بیان میں آیا ہے کہ جب حکومت دہشت گردوں کے ہاتھوں گرا دی جائے اور کچھ نہ کیا جا سکے تو منصب چھوڑنا پڑتا ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شام اور اس کے عوام سے قومی وابستگی کو چھوڑ دیا گیا ہو، کیونکہ یہ وابستگی اٹوٹ ہے اور اس سے امیدیں وابستہ ہیں۔ آزادی اور خودمختاری کی جانب شام کی واپسی کی امید۔قابل ذکر ہے کہ مسلح گروہوں نے 8 دسمبر کو دمشق پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسی دن بشار اسد کے ملک سے نکل جانے کی خبر بھی منظر عام پر آ گئی تھی۔

امریکا کے اسکول میں نابالغ طالب علم کی فائرنگ، 2 افراد ہلاک، حملہ آور بھی مارا گیا

واشنگٹن:(ایجنسی)۔امریکی ریاست وسکونسن کے ایک اسکول میں فائرنگ کے نتیجے میں ایک نوجوان نے 2 افراد کو ہلاک کر دیا، جس کے بعد پولیس نے مشتبہ شخص کو جائے وقوع پر مردہ حالت میں پایا۔ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق پولیس نے بتایا کہ ریاست وسکونسن کے دارالحکومت میڈیسن میں فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں بچے بھی شامل ہیں۔اس سے قبل پولیس نے کہا تھا کہ فائرنگ میں 5 افراد ہلاک ہوئے لیکن بعد میں وضاحت کی کہ معلومات غلط تھیں۔فائرنگ کا یہ واقعہ ایک نجی ادارے ابینڈنٹ لائف کرسچن اسکول میں پیش آیا، جہاں کنڈرگارٹن سے بارہویں جماعت تک کے تقریباً 400 طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔پولیس نے ایک تحریری بیان میں کہا کہ اس واقعے میں 3 افراد ہلاک ہوئے، جن میں مشتبہ حملہ آور بھی شامل ہے جس کی شناخت اسکول کے ایک نابالغ طالب علم کے طور پر ہوئی ہے، جب پولیس پہنچی تو حملہ آور اسکول کے اندر مردہ پایا گیا۔یاد رہے کہ امریکا میں ہتھیاروں تک تمام شہریوں کو رسائی حاصل ہے اور اسکولوں یا پبلک مقامات پر اکثر فائرنگ کے واقعات پیش آنا معمول ہے، بعض ملزمان ذہنی تناؤ کے بعد فائرنگ کر کے دوسروں کو ہلاک کرنے کے بعد خودکشی بھی کر لیتے ہیں۔

امریکا اور چین ملکر کام کریں تو کئی 'عظیم کامیابیاں' حاصل کر سکتے ہیں، چینی وزیر خارجہ

بیجنگ:(ایجنسی)۔چین کے وزیر خارجہ وانگ ژی نے کہا ہے کہ اگر بیجنگ اور واشنگٹن مل کر کام کریں تو وہ بہت سی عظیم کامیابیاں' حاصل کر سکتے ہیں، یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکا میں اگلے ماہ نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حلف برداری ہونے جا رہی ہے۔فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق چینی وزیر خارجہ وانگ ژی نے تائیوان کے معاملے پر امریکا کی 'مداخلت' کے خلاف بھی خبردار کیا۔حالیہ برسوں میں دنیا کی دو سب سے بڑی معیشتوں کے درمیان تجارت اور ٹیکنالوجی سے لے کر انسانی حقوق اور تائیوان کے خودمختار جزیرے کے حوالے سے چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ سمیت متعدد مسائل نے سر اٹھایا ہے۔وانگ ژی نے بیجنگ میں منگل کے روز خطاب کے دوران کہا کہ امریکا کے بارے میں چین کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، جس میں گزشتہ سال ملک کے سفارتی کاموں اور مستقبل کے بارے میں اس کی توقعات کی عکاسی ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اقتصادی ورکنگ گروپس اور سرحد پار منشیات کی روک تھام پر تعاون مکمل طور پر ثابت کرتا ہے کہ جب تک چین اور امریکا تعاون کرتے ہیں، ہم بہت سے عظیم کام انجام دے سکتے ہیں۔تاہم انہوں نے تائیوان کے حوالے سے انتباہ بھی دہرایا اور کہا کہ بیجنگ، امریکا کی جانب سے غیر قانونی اور غیر معقول جبر، خاص طور پر چین کے اندرونی معاملات میں اس کی غیر قانونی مداخلت کی سختی سے مخالفت کرتا ہے۔وانگ ژی نے کہا کہ ہمیں ایک مضبوط اور ٹھوس جواب دینا ہوگا، اپنے جائز حقوق اور مفادات کا مضبوطی سے دفاع کرنا ہوگا، اور بین الاقوامی تعلقات کے بنیادی اصولوں کا تحفظ کرنا ہوگا۔چین، تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ اس پر قبضہ کرنے کے لیے طاقت کا استعمال ترک نہیں کرے گا جبکہ امریکا کا تائی پے کے ساتھ اپنے دفاع کے لیے وسائل فراہم کرنے کا دیرینہ معاہدہ ہے۔تائیوان کے حکام نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ چین نے جزیرے کے ارد گرد برسوں میں اپنی سب سے بڑی بحری مشقیں کی ہیں۔

لکھنؤ میں واقع مذہبی مقامات کی ترقی کے لیے ریاستی حکومت پرعزم: جیویر سنگھ

دارالحکومت کے 04 سیاحتی مقامات کی ترقی اور تزئین کے لیے، تقریباً 5 کروڑ روپئے کی منظوری دی گئی

لکھنؤ: اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے دارالحکومت لکھنؤ میں واقع چار سیاحتی مقامات کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لیے تقریباً 05 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ اس رقم میں سے 03 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ سیاحتی مقامات کی ترقی کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔ اس کا بنیادی مقصد عقیدت مندوں اور سیاحوں کو ان سیاحتی مقامات کی طرف راغب کرنا ہے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش سیاحت کے شعبے میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ملک اور دنیا بھر سے سیاحوں کی کثیر تعداد آ رہی ہے۔ لکھنؤ، جسے نوابوں کے شہر کے نام سے جانا جاتا ہے، بہت سارے سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ سال 2024 میں جنوری سے ستمبر تک تقریباً 57 لاکھ سیاح یہاں آئے جن میں سے 13081 غیر ملکی سیاح تھے۔ لکھنؤ کے تاریخی، مذہبی اور روحانی مقامات کے ساتھ ساتھ

یہاں کی دستکاری، فن اور کھانا سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ محکمہ سیاحت لکھنؤ کے سیاحتی مقامات کو مسلسل ترقی دے رہا ہے، تاکہ دنیا بھر سے آنے والے سیاح خصوصی تجربات کے ساتھ واپس لوٹیں۔ اس سلسلے میں سروجنی نگر میں دریائے سائی کے کنارے تقریباً 2 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک گھاٹ تعمیر کیا جائے گا۔ یہاں سیڑھیاں، سولر لائٹنگ، بینچ اور راستے بنائے جائیں گے۔ تاکہ یہاں آنے والے سیاح سیر کے ساتھ کچھ وقت گزار سکیں۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اسی طرح صدر تحصیل میں واقع ریاست کے محفوظ بڈا شیوالا شری سدھناتھ مندر میں بھی تزئین اور سیاحت کے فروغ کا کام کیا جائے گا۔ اس کے لیے تقریباً 1 کروڑ 2 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے جس میں سے 60 لاکھ روپے جاری کر دیے گئے ہیں۔ منظور شدہ فنڈ سے دو مسافر خانے، بینچ، بیت الخلاء وغیرہ جیسی سہولیات تیار کی جائیں گی۔ اسی طرح لکھنؤ شمالی اسمبلی حلقہ میں واقع نانک ساہی مٹھ کی سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ اس کے لیے تقریباً ایک کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے، جس میں سے 60 لاکھ روپے جاری کر دیے گئے ہیں۔ منظور شدہ رقم سے دیگر تعمیراتی کام بشمول سولر لائٹنگ، ہارٹیکلچر، بینچ، سائنیج، گیزبو وغیرہ کیے جائیں گے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ عمریا گاؤں میں شہید راجہ دگ وجے سنگھ میموریل کی سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ اس اسکیم کے لیے بھی تقریباً ایک کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے، جس میں سے 55 لاکھ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ منظور شدہ رقم سے گومتی نگر میں ریلنگ، ایکسیس روڈ، لائٹنگ سسٹم، سائنیج، ہائی ماسک لائٹس، ڈرینج سسٹم، تالاب کی تعمیر، بینچ، بچوں کے لیے پارک، تالاب کی تعمیر، گھاٹ کی ترقی کا کام کیا جائے گا۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ ترقیاتی کام مکمل ہونے کے بعد سیاحوں اور عقیدت مندوں کو بہت زیادہ سہولیات میسر آئیں گی۔ اسی طرح ریاست کے دیگر مذہبی، روحانی اور تاریخی مقامات کی سیاحت کی ترقی کی جا رہی ہے، تاکہ یہاں آنے والے سیاح خصوصی تجربات کے ساتھ واپس لوٹیں۔

جنابِ امّ البنینؑ مولا علی کے انتخاب کا نام ہے: مولانا عباس ارشاد

لکھنؤ۔ (نامہ نگار) یوم مادرِ حضرت عباسؑ کے سلسلے کی دوسری اور آخری مجلس کو خطیب انقلاب مولانا سید عباس ارشاد نقوی نے خطاب کیا مجلس کا آغاز قاری گلریز نقی نے تلاوتِ کلام ربانی سے کیا جسکے بعد منتخب شعراء میں علی امام شانؔ، حیدر رضا لکھنوی، خوشنود مصطفی اور غلام عسکری نے منظوم نذرانہ پیش کیا اور مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ جنابِ ام البنینؑ مولا علی کے انتخاب کا نام ہے، مولا علی نے بی بی کا انتخاب کیا ہے، چنا ہے، تلاش کی ہے اور انتخاب کسی خاص بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے، قران میں بہت سے انبیاء کا ذکر ہے مگر جناب مریمؑ کا نام جس خصوصیت ہے ویسے کسی نبی کی والدہ کا نام اور ذکر اس خصوصیت سے نہیں ہے، مولانا نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے کبھی آپ نے غور کیا؟ قرآن میں یہ اشارہ کیوں ہوا کہ ہمنے مریمؑ کو

چن لیا،، مولانا نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے صرف نبوت کی ذمہ داری نہیں دی انہیں ایک اور ذمہ داری دے کے چوتھے آسمان پر بیٹھا دیا ہے، وہ یہ کہ جب پردۂ غیب سے امامؑ آئیں گے تو انکی نصرت کے لئے عیسیٰؑ آئیں گے، جناب عیسیٰؑ پر صرف نبوت کی ذمہ داری نہیں، نصرت امام کی بھی ذمہ داری ہے، مولانا نے کہا کہ اس امام کا شجرہ کیا ہوگا؟ کہا گیا! کہ یہ امام فرزند زہراؑ ہوگا، یعنی عیسیٰ صرف نبی نہیں ناصرِ فرزندِ زہراؑ بھی ہیں، تو مریمؑ صرف نبی کی ماں نہیں ہے بلکہ ناصرِ امام کی ماں بھی ہے، اب سمجھ میں آیا کہ جو ناصرِ امام کی ماں ہوتی ہے وہ اتفاق نہیں، انتخاب ہوتی ہے، مولانا نے کہا کہ مجھے کہنے دیجیے کہ جو ایک ناصرِ امام کی ماں ہو اسے مریم کہتے ہیں اور جو چار چار ناصرانِ امام کی اماں ہوا سے ام البنین کہتے ہیں، اور چاروں بیٹے ناصرِ امام چاروں علیہ السلام ہیں مولانا نے مصائب میں کہا کہ آج بی بی کی اس مجلس میں تو سب آئیں ہوگے شہزادی کے چاروں بیٹے پرسہ لینے آئیں ہوگے وہ بیٹے بھی جنکے ہاتھ موجود تھے اور وہ بیٹا عباس بھی آیا ہوگا جسکے ہاتھ کربلا کے میدان میں شہید کردیئے گئے یہ پردرد مصائب سن کے تمام لوگ بلک بلک کے رونے لگے، مجلس کے بعد نوحہ خوان مرزا عباس علی دانش اور سرور دبیری نے نوحہ خوانی کی۔

پورواہواؤں کے اثر سے بڑھنے لگا درجہ حرارت

20 دسمبر تک سرد لہر سے ملے گی راحت، اچھی نکلے گی دھوپ

لکھنؤ: 17 دسمبر (پی این ایس) پورواہواؤں کے اثر سے اتر پردیش میں موسم نے یوٹرن لے لیا ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے جاری سرد لہر پہر سے کم ہونے کے بعد دن اور رات کے درجہ حرارت میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اگلے چار سے پانچ دنوں تک یوپی میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت میں ہلکا اضافہ ہوگا اور منگل کو درجہ حرارت میں ہلکا اضافہ ہونے کی وجہ سے گرمی کا احساس ہوا۔ زیادہ تر جگہوں پر دن میں پورواہواؤں کے اثر سے گزشتہ 24 گھنٹوں میں راجدھانی لکھنؤ سمیت یوپی کے بیشتر حصوں میں کم سے کم درجہ حرارت میں 1 سے 2 ڈگری کا اضافہ ہوا ہے، گھنا کہرا کی وجہ سے کانپور اور اعظم گڑھ میں منگل کی صبح حد نگاہ 200 میٹر اور امیٹھی، لکھنؤ میں بہرائچ اور کشی نگر میں حد نگاہ 400 میٹر رہ گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق نئے تیار کردہ ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثر سے یوپی میں سرد لہر فی الحال رک جائے گی۔ اس دوران، نم مشرقی ہواؤں کی وجہ سے ہلکی سے درمیانی کہرا چھایا رہے گا۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سائنس دان اتل کمار سنگھ کے مطابق، نئی تیار شدہ ویسٹرن ڈسٹربنس اور نمی سی مشرقی ہواؤں کی وجہ سے، بشمول ریاست کے بیشتر حصوں میں کم سے کم درجہ حرارت۔ ترائی اور پوروانچل میں 1 کی کمی ہوگی۔ 2 ڈگری کا اضافہ دیکھا جائے گا۔ آئندہ تین چار روز تک سرد لہر سے راحت ملے گی۔

ادارہ علوم القرآن میں اسکالرس سمینار کا انعقاد

(علی گڑھ، پریس ریلیز) ادارہ علوم القرآن شبلی باغ علی گڑھ میں اسکالر سیمینار بعنوان: ڈاکٹر خلیل جیجک کی کتاب "عالمیۃ القرآن" کے تعارف وتجزیہ پر منعقد ہوا۔ اس کا آغاز محمد اشرف اعظمی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صدارت پروفیسر سید مسعود احمد (سابق ڈین فیکلٹی آف لائف سائنسز اے ایم یو علی گڑھ) نے فرمائی۔ پروفیسر سید مسعود احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ قرآن مجید ایک آفاقی اور عالمی کتاب ہے۔ مستشرقین اور دشمنان اسلام قرآن کی تعلیمات پر اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ قرآن پر ان کے جہاں بہت سارے اعتراضات ہیں وہیں ایک اعتراض یہ ہے کہ قرآن کریم آفاقی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی تعلیمات محدود اور وقتی ہیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن کی آفاقیت اور عالمگیریت پر جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کو رفع کرنے کے لیے ہمیں منظم طریقے سے کام کرنے کی

ضرورت ہے۔ آج کا یہ سیمینار اسی ضرورت کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔ مقالہ نگار: ڈاکٹر ظفر دارک قاسمی نے ڈاکٹر خلیل جیجک کی کتاب کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب آفاقیت قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا ازالہ کرتی ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن کی تعلیمات سب کے لیے ہیں اور قیامت تک کے لیے ہیں، اس کے باوجود قرآن کی آفاقیت اور اس کی عالمگیریت کو نت نئے شکوک وشبہات ڈال کر مخدوش و مجروح کیا جا رہا ہے اور یہ کہا جا رہا کہ قرآن کی تعلیمات آفاقی نہیں ہیں بلکہ اس کے احکام وقوانین وقتی اور محض اہل عرب کے لیے ہیں۔ مزید کہا کہ ڈاکٹر خلیل جیجک نے اس کتاب میں اس کے ثبوت فراہم کیے ہیں کہ قرآن مجید سب کے لیے ہے اور قیامت تک لیے ہے۔ ڈاکٹر ظفر دارک قاسمی نے مستشرقین کے ان معروف اعتراضات کا بھی تجزیہ پیش کیا جو مستشرقین آفاقیت قرآن پر کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ابو سعد اعظمی نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ آفاقیت قرآن اس وقت کا اہم موضوع ہے اور مستشرقین ومعاندین نے قرآن مجید پر اعتراضات متعدد جہات سے کیے ہیں۔ ان سب کا جواب بھی ہمارے علماء نے بڑی تفصیل سے دیا ہے۔ انھوں نے آفاقیت قرآن پر اب تک جو مواد مختلف ممالک اور متعدد زبانوں میں تیار ہوا ہے اس کا بھی تفصیلی تعارف کرایا۔ کلمات تشکر ڈاکٹر ابوذر متین نے ادا کرتے ہوئے موضوع کی اہمیت وافادیت پر بھی روشنی ڈالی۔ انھوں نے صبر، نیکی، احسان وغیرہ کے قرآنی تصور کو اجاگر کرتے ہوئے زبان کے تہذیبی ارتقا پر بھی اظہار خیال کیا۔ مستشرقین کی ہرزہ سرائیوں کو عبث قرار دیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں حاضرین نے شرکت کی جن میں نسیم احمد خاں، ڈاکٹر عرفات ظفر، مولانا انس مدنی، مولانا سالم برجیس، محمد طارق بدایونی اور سعی اللہ وغیرہ۔

ڈاکٹر سید علی شبر رضوی کی مجلس آج

لکھنؤ۔ ڈاکٹر سید علی شبر رضوی مرحوم (سابق صدر شعبۂ ایشین کلچر، شیعہ پی جی کالج، لکھنؤ) کے دیسے کی مجلس ۱۸؍ دسمبر، ۲۰۲۴ء، بروز بدھ، بوقت ایک بجے دن سعید الملت ہال شیعہ کالج وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ میں برپا ہوگی۔ مجلس کو عالیجناب فخر ملت مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس صاحب قبلہ خطاب فرمائیں گے۔ مجلس سے قبل شعرائے کرام بارگاہ امام میں نظرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ بعد مجلس ماتمی انجمن نوحہ خوانی کرے گی۔ یہ اطلاع مرحوم کے فرزند ڈاکٹر سرتاج شبر رضوی (عرشی) نے دی ہے۔ مومنین سے شرکت کی استدعا ہے۔

مسجد قاضی ابراہیم میں مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا عطا مہدی

مہا کمبھ 2025 کے دوران ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے بہتر مقصد کے ساتھ اہم ٹیبل ٹاپ مشق کا انعقاد

لکھنؤ: مہا کمبھ 2025 کے دوران ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی کارروائیوں کو بہتر بنانے کے مقصد کے ساتھ، اتر پردیش اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے معزز نائب صدر، لیفٹیننٹ جنرل یوگیندر ڈمری، کی طرف سے پولیس لائن، پریاگ راج ضلع کے میلے علاقے کے تربیتی آڈیٹوریم میں ایک ٹیبل ٹاپ مشق میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ ڈویژنل کمشنر پریاگ راج، یہ اے ڈی جی زون پریاگ راج، جناب بھانو بھاسکر، آئی پی ایس، پریاگ راج پولس کمشنر جناب ترون گابا، آئی پی ایس اور فیئر آفیسر جناب وجے کرن آنند، آئی اے ایس کی موجودگی میں کیا گیا۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے اتھارٹی کے اعزازی وائس چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل یوگیندر ڈمری نے کہا کہ مہا کمبھ تقریب کو محفوظ بنانے کے لیے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے تمام پہلوؤں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جس میں ایک اہم پہلو تمام محکموں اور ایجنسیوں کا باہمی ہم آہنگی اور پیشگی مشق ہے۔ 2019 کے کمبھ کے مقابلے میں آج ریاست کے وسائل میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ہمارا SDRF پوری طرح سے وسائل اور تربیت یافتہ ہے اور NDRF کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر تعینات ہے۔ اسی طرح پی اے سی، فائر فائٹنگ اور واٹر پولیس کے وسائل میں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ تباہی کی صورتحال کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اب ریاست میں 10000 سے زیادہ نوجوانوں کو آپدا دوست کے طور پر تربیت دی گئی ہے جو مہا کمبھ-2025 میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے کام کے لیے انتظامیہ کے ساتھ رضا کارانہ طور پر کام کریں گے۔ پروگرام کا آغاز جناب راجندر سنگھ، پی وی ٹی ایم، ٹی وی ایم، ممبر اور محکمہ کے سربراہ، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، نئی دہلی کے کلیدی خطاب سے ہوا۔ جناب راجندر سنگھ نے کہا کہ UPSDMA کی طرف سے مہا کمبھ جیسے بڑے پروگراموں میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لیے ٹیبل ٹاپ مشق کا انعقاد تمام ایجنسیوں کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان کی تاثیر کا اندازہ لگانے اور ان کی منصوبہ بندی کی تیاریوں میں خامیوں اور بہتری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرے گا۔ دیگر ریاستوں کے کیس اسٹڈی کے طور پر۔ جناب وجے وشواس پنت، آئی اے ایس، ڈویژنل کمشنر پریاگ راج، آئی اے ایس نے اپنے خطاب میں کہا کہ ٹیبل ٹاپ مشق کا بنیادی مقصد مہا کمبھ 2025 کے دوران تمام اسٹیک ہولڈرز کو آفات کے بہتر انتظام کے لیے فوری اور مربوط ردعمل کے لیے آگاہ کرنا ہے اور ممکنہ طور پر اس کے انتظام کے لیے۔ میلے کے علاقے میں ڈیزاسٹر کا مقصد اس بارے میں آگاہی پیدا کرنا تھا، تاکہ کسی بھی آفت کے دوران تمام محکمے باہمی تعاون سے جواب دے سکیں۔ ٹیبل ٹاپ مشق اس مشق میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، نئی دہلی، حکومت ہند، نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس، نئی دہلی، محکمہ جوہری توانائی، دفاعی تحقیق اور ترقی کی تنظیم، نئی دہلی، نیوکلیئر میڈیسن اینڈ الائیڈ سائنسز (INMAS) کے نمائندے شامل تھے۔ ، ہندوستانی فوج اور ہندوستانی ریلوے کے نمائندے اور فیئر اتھارٹی کے اعلیٰ حکام، محکمہ محصولات، محکمہ پولیس، فائر ڈپارٹمنٹ، پولیس ٹریفک، مواصلات، طبی اور صحت اور پریاگ راج ضلع کے دیگر محکموں اور ایس ڈی آر ایف کے اہلکار اور ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی پریاگ راج، متھرا، چترکوٹ، ایودھیا، وارانسی، شراوستی، مرزا پور اور گورکھپور کے اہلکار بھی موجود تھے۔ ٹیبل ٹاپ مشق کا انعقاد بریگیڈیئر اجے گنگوار، مشیر، یوپی ایس ڈی ایم اے، ڈاکٹر آشو پانڈے، چیف میڈیکل آفیسر پریاگ راج اور فائر آفیسر، مسٹر پرمود کمار شرما نے کیا۔ ٹیبل ٹاپ مشق تین سیشن میں کی گئی۔ پہلے سیشن میں میلے کے علاقے میں پیدل اور گاڑیوں کی ٹریفک کی صورتحال، ضروری خدمات اور دیگر انتظامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دوسرے سیشن میں پریاگ راج ضلع کی اہم سڑکوں، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ وغیرہ کے باہر میلے کے علاقے میں بھیڑ کے انتظام پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

ریاست کے عوام کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کرنے اور بجلی کے بہتر نظام کے لیے نئے طریقے تلاش کیے جا رہے ہیں: اے کے شرما

لکھنؤ: اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے منگل کو اسمبلی میں قاعدہ 56 پر بحث کے دوران ریاست کے بجلی کے نظام، پوروانچل اور دکشینانچل ڈسکام کی نجکاری کے بارے میں اپوزیشن ارکان کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے تحت ریاستی حکومت ریاست کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کام کر رہی ہے۔ ریاست کے برقی نظام کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ ریاست کے عوام کو 24 گھنٹے بجلی فراہم کرنے کے لیے ایسے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کا فیصلہ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں وزراء کی کونسل ریاست کے وسیع تر عوامی مفاد میں مکمل شفافیت کے ساتھ کرے گی۔ نیز نجکاری سے ملازمین کے مفادات متاثر نہیں ہوں گے جبکہ 15 مارچ 2012 کے سرکاری حکم نامے میں ریاست میں فوری طور پر ہر قسم کی بھرتیوں پر پابندی کا واضح ذکر ہے۔ ریاست کی یوگی حکومت ریاست کی ہمہ جہت ترقی چاہتی ہے اور ریاست کو ملک کی نمبر ایک ریاست بنانا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم ریاست کی معیشت کو ایک ٹریلین ڈالر بنانے کی طرف بھی بڑھ رہے ہیں۔ جہاں تک نجکاری کا سوال ہے، یہ فیصلہ 1993 میں ملک میں کانگریس کی حکومت کے دوران لیا گیا تھا اور 2010 میں آگرہ میں بجلی کی نجکاری کے وقت مایاوتی جی کی حکومت تھی۔ ریاست میں طاقت ان دونوں جگہوں پر نجکاری کی وجہ سے بجلی کے نظام میں کافی بہتری آئی ہے۔ ریاست کے اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے بھی آگرہ کے بجلی کے نظام کی تعریف کرتے ہوئے ایک خط لکھا ہے اور اسے وہاں کے دیگر علاقوں میں بھی پھیلانے پر زور دیا ہے۔ ریاست کی شاہراہیں اس بات کی اچھی مثال ہیں کہ نجی شراکت داری کے انتظامات کے ذریعے حالات کیسے بہتر ہوئے ہیں۔ اپوزیشن پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سال 2017 سے پہلے ریاست میں دو سے تین گھنٹے بجلی ہوتی تھی، اس وقت بجلی کی

فراہمی ایک خبر تھی جبکہ آج بجلی کی خرابی ایک خبر ہے۔ ریاست کے صرف مخصوص علاقوں کو بجلی ملتی تھی۔ اس زمانے میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے عورتیں بجلی کے تاروں پر کپڑے سکھاتی تھیں اور بچے بجلی کی تاروں کو پکڑ کر جھولتے تھے، یہی نظام تھا۔ اس زمانے میں بجلی چوری اور بل ادا نہ کرنا عام بات تھی۔ 60 سے 70 فیصد لائن لاسز تھا۔ ریاست میں یوگی حکومت کے آنے کے بعد 1.21 لاکھ گاؤں کو بجلی فراہم کی گئی۔ مزید 0 3 ہزار مزرعوں کو برقی بنانے کا عمل جاری ہے۔ جب کہ سال 2017 میں 180 کروڑ بجلی کنکشن تھے، اب یہ دگنا ہو کر 3.56 کروڑ کنکشن ہو گئے ہیں۔ اسی طرح بجلی کی سب سے زیادہ طلب 2014 میں 12 ہزار میگاواٹ اور 2017 میں 16 ہزار میگاواٹ تھی جو اب 30 ہزار 6 1 8 میگاواٹ ہو گئی ہے۔ سال 2017 میں 7 6 5 KV کے 04 پاور سب اسٹیشن تھے جو اب بڑھ کر 07 ہو گئے ہیں۔ 220 KV 98 سب اسٹیشن تھے جو اب بڑھ کر 169 ہو گئے ہیں۔ گزشتہ ڈھائی سالوں میں 50 لاکھ نئے کنکشن دیئے گئے جن میں سے 1.72 لاکھ کنکشن کسانوں کے نجی ٹیوب ویلوں کو دیے گئے۔ بجلی کے 24 لاکھ نئے کھمبے لگائے گئے، 08 لاکھ ٹرانسفارمر تبدیل کیے گئے۔ ریاستی حکومت فی الحال برقی نظام کے لیے 46 سے 47 ہزار کروڑ روپے کی سبسڈی دے رہی ہے، جو آنے والے وقت میں بڑھ کر 80 سے 90 ہزار کروڑ روپے تک پہنچنے کا امکان ہے۔

پھول بیچنے والے کی بیوی نے پھانسی لگا کر کی خودکشی

لکھنؤ: 17 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے وزیر گنج علاقے میں پھول بیچنے والے کی بیوی نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔ یہ واضح نہیں ہوسکا کہ اس نے خودکشی کیوں کی۔ وزیر گنج تازی خانہ مشق گنج پھول بیچنے والے اور ساڑی کی دکان کا ملازم ارون سینی اپنے خاندان کے ساتھ رہتا ہے۔ منگل کی صبح ارون کی بیوی سواتی (33) بیدار ہوئی اور اپنی بیٹی عینی کو تیار کروائی۔

غریب معذوروں کے لیے منریگا اسکیم وردان: کیشو موریہ

2017-18 سے اب تک 1.24 لاکھ معذور افراد کو روزگار ملا

لکھنؤ: اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت پر محکمہ دیہی ترقیات کی منریگا اسکیم کے تحت ضرورت مند لوگوں کو روزگار فراہم کیا جا رہا ہے۔ غریب، مزدور، معذور مرد و خواتین سب کو روزگار کا حق ہے۔ معذوروں کے زمرے میں آنے والے لوگوں کو بھی منریگا اسکیم کے تحت مختلف کاموں سے جوڑ کر روزگار دیا جا رہا ہے۔ معذور افراد کو ان کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر کام فراہم کیا جاتا ہے۔ اتر پردیش حکومت لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ حکومت کی منشا کے مطابق کام کرنے کے لیے محکمہ دیہی ترقیات کی منریگا اسکیم کی طرح ضرورت مندوں کو روزگار فراہم کیا جا رہا ہے۔ معذور افراد کو منریگا کے تحت کام

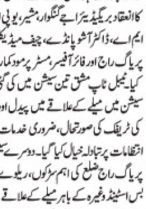

فراہم کر کے ان کی روزی روٹی کو آسان بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ سال 2017-18 سے اب تک منریگا کے تحت 1.24 لاکھ سے زیادہ معذور افراد کو روزگار فراہم کیا گیا ہے، جس کے ذریعے 44.64 لاکھ انسانی یوم وضع ہوئے ہیں۔ موجودہ مالی سال 2024-25 کے بارے میں بات کرتے ہوئے، اس سال اب تک، 50201 رجسٹرڈ معذور افراد جاب کارڈ ہولڈروں میں سے 23262 معذور افراد کو منریگا کے تحت کام فراہم کیا گیا ہے۔ اگر ہم معذور افراد کے لیے انسانی یوم بنانے کی بات کریں تو اس سال اب تک 828281 انسانی یوم بنائے جا چکے ہیں۔ اگر ہم گزشتہ 4 سالوں کا موازنہ کریں تو سال 2017-18 سے 2024-25 تک، 5 2-2024 میں معذور افراد کو روزگار فراہم کرنے میں پیش رفت تاریخی رہی ہے۔ سال 2017-18 میں، 11332، سال 2018-19 میں، 10993، سال 2019-20 میں، 10699، سال 2020-21 میں، 17400، سال 2021-22 میں، 14065، سال 2021-22 میں، 2023-24 میں 22630 افراد جبکہ سال 2024-25 میں اب تک 23262 معذور افراد کو منریگا کے تحت کام فراہم کیا گیا ہے۔ رواں مالی سال میں ہونے والی پیشرفت گزشتہ سالوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ کمشنر، دیہی ترقیات، اتر پردیش جناب جی ایس پریہ درشی نے کہا کہ منریگا اسکیم کے تحت، مانگ کے مطابق مزدوروں کو 100 دن کا روزگار فراہم کیا جا رہا ہے۔ غریب مزدور، معذور مرد و خواتین، سب کو اسکیم کے تحت ان کی مانگ کی بنیاد پر کام دیا جا رہا ہے۔ معذور افراد کو ان کی مانگ کے مطابق کام فراہم کر کے ان کا ذریعہ معاش آسان بنانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔

لکھنؤ میٹرو کے سخت حفاظتی انتظامات

لکھنؤ۔ لکھنؤ میٹرو کے چوکس حفاظتی انتظامات اور اسٹیشن کے احاطے اور ٹرینوں میں نصب جدید ترین سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے مسافروں کا کھویا ہوا سامان تیزی سے صحیح ہاتھوں میں واپس کیا جا رہا ہے۔ منگل کو سی ایس ایس میٹرو اسٹیشن پر ایک مسافر کا ایک بیگ گم ہو گیا جس میں 820,22 روپے نقد اور دیگر اشیاء جیسے 3 پرس، پاور بینک، چارجر اور دیگر اشیاء موجود تھیں، جسے میٹرو کے عملے نے بحفاظت واپس کر دیا۔ لکھنؤ میٹرو کے کھوئے ہوئے اور پائے جانے والے سیل نے مسافروں کی خدمات کے آغاز کے بعد سے تقریباً 44 لاکھ روپے نقد، 192 لیپ ٹاپ اور 720 اسمارٹ فون مسافروں کو واپس کیے ہیں۔ اس موقع پر اتر پردیش میٹرو ریل کارپوریشن لمیٹڈ کے مینیجنگ ڈائریکٹر سشیل کمار نے کہا کہ مسافروں کی جان و مال کی حفاظت اور ان کی توقعات پر پورا اترنا ہماری ٹیم کی اولین ترجیح ہے۔ لکھنؤ میٹرو کا ہر کونا سی سی ٹی وی کی نگرانی میں ہے۔ لکھنؤ میٹرو کے تمام اسٹیشنوں پر 50 سے 60 سی سی ٹی وی کیمروں اور ٹرینوں میں 24 سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے سخت نگرانی رکھی جاتی ہے۔

اسٹیشن کے یارڈ کو دوبارہ بنانے کی وجہ سے ٹرین مسنوخ

لکھنؤ۔ لکھنؤ ایودھیا کینٹ اسٹیشن کے یارڈ کو دوبارہ بنانے کی وجہ سے، 17 دسمبر سے 7 جنوری تک، 22345 گومتی نگر وندے بھارت کو دوپہر 2:30 بجے لکھنؤ جنکشن پہنچنے کے لیے موڑ دیا جائے گا۔ 22346 پٹنہ وندے بھارت، جو 17 دسمبر سے 7 جنوری تک گومتی نگر سے چل رہی ہے، لکھنؤ جنکشن سے بھی دوپہر 3:20 بجے چلے گی۔

قاتل ماں اور اس کے عاشق کو عمر قید بامشقت کی سزا

پرتاپ گڑھ، 17 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش میں پرتاپ گڑھ ضلع جج عبدالشاہد کی عدالت نے دوشنبہ کو قتل کے مقدمہ کی سماعت کرتے ہوئے خاطی ثابت مجرم بیٹے کی قاتل ماں و اس کے عاشق کو عمر قید بامشقت وجرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ ڈی جی سی یوگیش کمار شرما نے دوشنبہ کی تاخیر شام بتایا کہ تھانہ کوتوالی پٹی میں یکم/ جولائی 2024 کو سرسوتی نے ایف آئی آر درج کرائی کہ اس کا بیٹا امیش 11 بغیر بتائے گھر سے چلا گیا ہے۔ بعد میں اس کے شوہر اودھیش کمار نے پولیس کو دی گئی شکایت میں بتایا کہ اس کا بیٹا امیش وکشن اپنی والدہ سرسوتی کے ساتھ جلال پور کٹھولی تھانہ کوتوالی پٹی میں رہتے تھے۔ یکم جولائی 2024 کی شب 9 بجے اہلیہ سرسوتی اور بیٹوں سے فون پر بات چیت ہوئی تھی۔

کانگریس کے اسمبلی گھیراؤ پروگرام سے خوفزدہ یوگی حکومت: اجے رائے

لکھنؤ، 17 دسمبر۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے چیئرمین، سابق وزیر شری اجے رائے نے جاری کردہ بیان میں کہا کہ کانگریس کے اسمبلی گھیراؤ پروگرام سے خوفزدہ یوگی حکومت کانگریس کے لیڈروں اور کارکنوں کو پولیس کے ذریعے دھمکیاں دے رہی ہے اور انہیں اسمبلی گھیراؤ میں شامل ہونے سے روک رہی ہے۔ ریاست کے زیادہ سے زیادہ اضلاع میں کانگریس کارکنوں کو نظر بند کر کے دھرنے میں شرکت سے روکا جا رہا ہے جو کہ انتہائی شرمناک اور جمہوری اقدار کا قتل ہے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ یہ حکومت تمام جمہوری اقدار کو پس پشت ڈال کر عام لوگوں کی آواز کو دبا رہی ہے۔ ہم کانگریس والے انہیں صاف لفظوں میں متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ کل کے کانگریس اسمبلی گھیراؤ پروگرام کے سلسلے میں پولیس مشینری کا استعمال کر کے ہمارے کانگریس کارکنوں کو ہراساں کر رہے ہیں، ہمیں انہیں روکنا چاہئے۔ کانگریس پارٹی اس کا سخت جواب دے گی اور ریاست گیر تحریک چلائے گی۔ شری اجے رائے نے کہا کہ کانگریس کارکنان حکومت کے آمرانہ رویہ، بے روزگاری، مہنگائی وغیرہ جیسے مسائل پر حکومت کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ حکومت کانگریس کو روکنے کے لیے کتنی ہی تیز رکاوٹیں کھڑی کرے، اب کانگریس نے بی جے پی کی اس غلط حکمرانی کے خلاف آواز اٹھانے کا ارادہ کر لیا ہے۔

स्वतंत्र सुरक्षा मूल्यांकनकर्ता (आईएसए), डिजाइन समीक्षा निकाय, निरीक्षण निकाय और परीक्षण निकाय के पैनल में शामिल होने के लिए आवेदन:-

रेल मंत्रालय, अनुसंधान अभिकल्प और मानक संगठन (आरडीएसओ), लखनऊ, भारत द्वारा कंपनियों को स्वतंत्र सुरक्षा मूल्यांकनकर्ता (आईएसए), डिजाइन समीक्षा निकाय, निरीक्षण निकाय और परीक्षण निकाय के रूप में पैनल में शामिल करने हेतु आवेदन करने के लिए आमंत्रित किया जा रहा है।

रेलवे बोर्ड द्वारा इन एजेंसियों के लिए विस्तृत भूमिकाएँ पत्र संख्या **2007/M(N)/204/3-** भाग (2), दिनांक **07.02.2024** द्वारा जारी नई वैगन डिजाइन अनुमोदन नीति-संशोधन 2.0 में परिभाषित की गई हैं। इच्छुक फर्मों से अनुरोध है कि पूरी जानकारी के लिए आरडीएसओ की वेबसाइट **http://www.rdso.Indianrailways.gov.in (in tab-Vendor Interface > Expression of Interest (EOI))** पर जाएं। कृपया दी गई प्रक्रियाओं का पालन करते हुए प्रत्येक भूमिका (आईएसए, डिजाइन समीक्षा निकाय, निरीक्षण निकाय और परीक्षण निकाय) के लिए अलग-अलग आवेदन, स्कैन की गई प्रतियों में ऑनलाइन ई-मेल आईडी **ddwdrdso@gmail.com** पर **EOI** प्रकाशन की तिथि से एक माह के भीतर जमा करें। मानक एप्लिकेशन प्रारूपों का उपयोग करते हुए दस्तावेजों की एक हार्ड कॉपी भेजें, जैसे ''आईएसए एप्लिकेशन के लिए प्रारूप'', ''डिजाइन समीक्षा बॉडी एप्लिकेशन के लिए प्रारूप'', ''निरीक्षण बॉडी एप्लिकेशन के लिए प्रारूप'', और ''परीक्षण बॉडी एप्लिकेशन के लिए प्रारूप'' निम्नलिखित डाक पते पर भेजें।

कार्यकारी निदेशक (मालडिब्बा),
रूम नं. 32, Annexe.-I बिल्डिंग, भूतल,
अनुसंधान अभिकल्प एवं मानक संगठन (आरडीएसओ)
मानक नगर, लखनऊ।
पिन- 226011

اودھ نامہ

مہاراشٹر کے تین کردار: بھجبل، اٹھاولے، ویڈٹیوار

ڈاکٹر سلیم خان

وزیر اعظم نریندر مودی ابھی تک ہندوستان میں 'بولیٹ ٹرین' تو نہیں دوڑا سکے مگر اس بیچ انہوں نے یہ کاک کہ 'تیر کمان' والی جو پرانی ریل گاڑی ہوا کرتی تھی اس کے انجن کا مکھوٹا بدل دیا۔ اب واندے بھارت جیسی ٹرین جب پلیٹ فارم پر آتی ہے تو ایسا لگتا ہے کہ بولیٹ ٹرین آگئی۔ یہ ہے مودی جی کے آئی ٹی سیل کی حکمتِ عملی کہ لالی پاوڈر لگا کر پرانا مال نئی پیکنگ میں ڈالو اور بیچ دو۔ ان نئی گاڑیوں کے ڈبے بھی نہایت خوشنما بنائے گئے ہیں تاکہ مسافروں کی زیادہ سے زیادہ جیب خالی کی جاسکے اور انہیں احساس بھی نہ ہو اور وہ وہی پرانا نغمہ گنگناتا رہے 'لوٹ لیا دل تو نے میرا راہ میں چلتے چلتے، نینا مار گئی رے میں تو ہار گئی رے'۔ اس حقیقت کا احساس انسان کو اس وقت ہوتا ہے جبکہ خوشنما انجن اور ڈبے والی ٹرین لیٹ ہوجاتی ہے کیونکہ اوپر سے تو سب کچھ بدل گیا مگر پیروں تلے پٹری نہیں بدلی اور گاڑی کو چلنا تو اسی ریل پر پڑتا ہے۔ مودی کے دور میں ایک نام نہاد 'نیا بھارت' وجود میں آگیا ہے۔ اس میں اوپر اوپر بہت کچھ بدلا ہوا نظر آتا ہے مگر اندر جھانک کر دیکھو تو روح کانپ جاتی ہے۔ سرکار دربار کو بھی اس کا احساس ہے اس لیے جب ٹرمپ جیسے لوگ آتے ہیں تو کہیں دیوار بنا کر اور کہیں پردہ باندھ کر حقیقت کو چھپایا جاتا ہے۔

اس بار صوبائی انتخابات میں مہاراشٹر کے اندر کمل چھاپ خرگوش قلانچیاں مار رہا تھا اور جھارکھنڈ میں تیر انداز کچھوا دھیمی رفتار سے رواں دواں تھا۔ دونوں کی دوڑ کے لیے ایک ہی وقت میں سیٹی بجی اور وہ ساتھ ہی کامیاب و کامران ہو کر اپنی منزل پر پہنچے۔ اس کے باوجود جھارکھنڈ میں وزیر اعلیٰ کی حلف برداری ہوگئی مگر مہاراشٹر پیچھے چھوٹ گیا۔ جھارکھنڈ میں وزارت کی توسیع بھی ہوگئی اور مختلف وزیر اپنے اپنے شعبے میں کام کرنے لگے مگر مہاراشٹر پھر پچھڑ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے تو وزیر اعلیٰ کی کرسی کو لے کر کھینچا تانی کا دور چلا۔ کئی دنوں تک سابق وزیر اعلیٰ کے روٹھنے اور منانے کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس دوران وہ کبھی روہانسے تو کبھی ہنستے نظر آتے تھے۔ کبھی بیمار ہوجاتے تھے اور پھر بھلے چنگے دکھائی دیتے تھے۔ خیر بالی ووڈ فلموں کی طرح ممبئی سیاست کا ڈرامہ آخری لمحات تک جاری رہا لیکن بالآخر سوا ہو کر ایکناتھ شندے نے ہتھیار ڈال ہی دیئے۔ وہ اگر اپنے انجامِ بد کا اندازہ کر لیتے تو ان کے حق میں بہتر تھا فی الحال ایکناتھ شندے کا حال آخری مغل بہادر شاہ ظفر جیسا ہے کہ جنہوں کہا تھا ؎

دیکھنے دیا تھا تجھے امید وفا پر
تجھ سے نہیں کرتے وفا جو نہیں کرتے

سابق وزیر اعلیٰ کو جب احساس ہوگیا کہ اب تاجپوشی ناممکن ہے تو وہ بھاگتے چور کی لنگوٹی کی مصداق وزارت داخلہ پر مُصر ہوگئے۔ یہ معقول مطالبہ تھا کیونکہ موجودہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس جب ان کے نائب تھے تو یہ وزارت ان کے پاس تھی اب چونکہ وہ ان کی جگہ لے رہے ہیں اس لیے ان کا وزارت پر حق بنتا ہے۔ ایکناتھ شندے یہ بھول گئے کہ اس سے قبل جب دیویندر فڈنویس وزیر اعلیٰ تھے تب بھی یہ وزارت انہیں کے پاس تھی۔ انہوں شندے کے وزیر اعلیٰ بن جانے کے بعد اس کے قریب پھٹکنے نہیں دیا کیونکہ پولیس کا کنٹرول اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے ایسے میں اب اس اختیار کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ میں اپنے ساتھیوں پر عدم اعتماد اور خود اعتمادی کی کمی انہیں وزارت داخلہ سے دور نہیں ہونے دیتی۔ یوگی سے فڈنویس تک سبھی اس حمام میں یکساں ہیں۔ خدا خدا کرکے اب وزارت کی توسیع تو ہوگئی مگر تقسیم نہیں ہو پارہی ہے۔ اجیت پوار وزارتِ خزانہ پر خوش ہیں لیکن ایکناتھ شندے کا وزیر داخلہ بننے پر اصرار تاخیر کی وجہ بن رہا ہے۔

ریل گاڑی کی رفتار پر ڈبوں کا تو خیر کوئی اختیار ہی نہیں مگر انجن کا ہوتا ہے لیکن اس سے بھی اہم ڈرائیور کا کردار ہوتا ہے۔ مہاراشٹر کے اندر فی الحال تین ڈرائیور ہیں اور ان کے درمیان سرپھٹول اس گاڑی کو لیٹ کر رہی ہے۔ اس کی قیمت سواریاں یعنی رائے دہندگان چکا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دیویندر فڈنویس کے ذریعہ اپنے حریفوں کو ٹھکانے لگانے کا پرانا کھیل بھی چل پڑا ہے۔ ماضی میں ایکناتھ کھڑسے، پنکجا منڈے اور ونود تاوڑے کو بڑی خوبی سے ٹھکانے لگا چکے ہیں۔ اس بار ودربھ کے نہایت قدآور پسماندہ رہنما سدھیر ویڈٹیوار کا پتا کاٹ کر انہوں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ زبردست اکثریت کے باوجود برہمن ہمیشہ خوف و اندیشہ کا شکار رہتا ہے۔ 2009 سے 2012 تک سدھیر ویڈٹیوار بی جے پی مہاراشٹر کے صدر تھے۔ اس کے بعد دیویندر فڈنویس کو صدارت دی گئی اور مودی لہر میں بی جے پی صوبائی انتخاب جیت گئی تو وہ وزیر اعلیٰ بنائے گئے۔ اس وقت سے اب تک فڈنویس نے سدھیر کو کسی طرح برداشت کیا مگر پچھلی بار جنگل اور مچھلی پالن کا شعبہ دے دیا گیا یعنی بیاباں میں جاکر جھک مارو۔ اس بار تو ان کو وزارت سے محروم کرکے واقعی مچھلی بازار کا راستہ دکھا دیا گیا۔ یہ کینہ پروری بھی تاخیر کی ایک وجہ ہے۔

مہاراشٹر کے حالیہ انتخاب میں جس طرح مسلمانوں نے بھر بھر کے مہاراشٹر وکاس اگھاڑی کو ووٹ دیا اسی طرح پسماندہ طبقات نے مہایوتی پر اپنا ووٹ نچھاور کردیا۔ اس کام میں جو کردار مسلم مذہبی و سماجی رہنماؤں نے ادا کیا وہی کام چھگن بھجبل نے پسماندہ سماج میں کیا۔ حکمتِ عملی یہ تھی پسماندہ طبقات میں مراٹھا ریزرویشن کا خوف پیدا کرکے انہیں اپنے خیمے میں جمع کرلیا جائے۔ اس کے لیے جرانگے پاٹل سے کہا گیا کہ وہ مراٹھا سماج کے لیے پسماندہ کوٹے میں ریزرویشن پر اصرار کرے اور بھجبل کو تعینات کیا گیا کہ وہ پچھڑے سماج کو گولبند کرکے مہایوتی کے خیمے میں لائے۔ یہ کام بڑی حسن و خوبی سے ہوا لیکن کامیابی کے ملتے ہی بی جے پی نے چھگن بھجبل کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔ ایکناتھ شندے کی طرح چھگن بھجبل ایک زمانے میں بال ٹھاکرے کے دستِ راست تھے۔ اس کے بعد کانگریس سے ہوتے ہوئے وہ این سی پی میں پہنچے۔ ان کی پارٹی جب بھی اقتدار میں آئی وہ نہ صرف وزیر بلکہ نائب وزیر اعلیٰ بھی رہے لیکن اس قدر بڑی کامیابی دلانے کے بعد ان کو سزا دے کر مراٹھوں کی منہ بھرائی کی جارہی ہے۔ چھگن بھجبل کی بے وزیری پر غالب کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

چھگن بھجبل کی حالت زار دیکھ کر پسماندہ طبقات خود کو اسی طرح فریب خوردہ محسوس کررہے ہیں جیسے ایم وی اے کے اقتدار میں آنے کے بعد مسلمان محسوس کرتے۔ عام رائے دہندگان بلکہ ان کے رہنماؤں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ مطلب کی دنیا ہے یہاں کوئی کسی کا نہیں ہے۔ پارلیمانی انتخاب میں بی جے پی کی شکست کا ایک سبب دلت سماج کے اندر ریزرویشن کو لاحق خطرہ و اندیشہ تھا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لوگ بار بار اس کی یقین دہانی کرتے تھے مگر وہ جیسے ہی چار سو پار سنتے انہیں اپنا بیڑہ غرق ہوتا نظر آتا۔ اس بار مہاراشٹر کے انتخاب میں دلت سماج کے اندر اعتماد بحالی کی خدمت مرکزی وزیر رام داس اٹھاولے کو سونپی گئی۔ اسی مقصد کے لیے انہیں مرکزی وزارت میں شامل کیا گیا ہے ورنہ ان سے زیادہ تیز طرار راج ٹھاکرے کو کوئی پوچھ کر نہیں دیتا۔ انتخابی کامیابی کے حوالے سے بھی دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن چونکہ بی جے پی کے اندر کوئی معتبر دلت چہرا نہیں ہے اس لیے رام داس اٹھاولے جیسے غیر معتبر چہرے سے کام چلایا جارہا ہے۔

وزیر اعلیٰ کی تاجپوشی میں رام داس اٹھاولے کو بلایا گیا کیونکہ پیشوائی میں دلت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ وزارت کی توسیع کے وقت انہیں حق دینے کا موقع تھا اس لیے دعوتنامہ تک بھیجنے کی زحمت نہیں کی گئی۔ سرکاری عیش و عشرت کے لیے اس طرح کی توہین کو عام طور پر جڑ کٹے سیاسی رہنما برداشت کر لیتے ہیں۔ عام طور پر رام داس اٹھاولے اپنی ناراضی کا اظہار نہیں کرتے مگر یہ تضحیک آمیز سلوک ان کے لیے بھی ناقابلِ برداشت ہوگیا اور انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ انتخابی مہم کے دوران پارٹی کے کارکنان نے گاؤں گاؤں شہر شہر جا کر دلتوں کو اطمینان دلایا کہ ان کے ریزرویشن کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اٹھاولے کے مطابق مہایوتی کی بڑی کامیابی میں ان کا بھی بہت بڑا حصہ ہے مگر مطلب کے نکل جانے کے بعد انہیں بھی یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں کم ازکم ایک وزارت کی امید تھی۔ اس کے بغیر کارکنان کو سمجھانا مشکل ہے اس لیے وہ توقع کرتے ہیں خالی میں سے ایک وزارت آر پی آئی (اے) کو دی جائے گی لیکن جس بیچارے کو بلایا تک نہیں جاتا اس کو آگے چل کر بھی ذلت و رسوائی کے سوا کیا ملے گا؟ رام داس اٹھاولے کی حالتِ زار پر غالب کا وہ مشہور شعر صادق آرہا ہے ؎

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

اسلام میں ذات پات کے نظام کا پھیلاؤ: دلت مسلمانوں کا نقطہ نظر

پروفیسر بندنی کماری

ذات پات کا نظام ہندوستانی معاشرے کی بے نقاب حقیقت ہے۔ اعلیٰ طبقہ اور ذات پات کے نظام کے بغیر ہندوستانی ہندو سماج کے سماجی ڈھانچے کا تجزیہ ادھورا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مختلف بنیادوں پر معاشرے کی عمودی تقسیم تقریباً ہر معاشرے میں آفاقی اور لازوال ہے۔ سماجی سطح بندی کا اظہار دنیا کے ہر معاشرے میں نظر آتا ہے۔ روایتی مغربی معاشرہ یا قرونِ وسطیٰ کا مغربی معاشرہ اشرافیہ کے پادریوں اور عام لوگوں میں بٹا ہوا معاشرہ تھا، جبکہ جدید مغربی تہذیب/ معاشرہ طبقاتی اور نسلی بنیادوں پر تقسیم ہے۔ سطح بندی کا یہ عمل کسی مخصوص معاشرے میں مختلف سطحوں کے درمیان زندگی کے مواقع اور وسائل تک ان کی رسائی کو یقینی بناتا ہے۔ جب ہم ہندوستانی سماج کے مخصوص سیاق وسباق کی بات کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں، سماجی ڈھانچہ اعلیٰ طبقاتی نظام کی بنیاد پر چلتا تھا، مختلف وجوہات کے نتیجے میں، اعلیٰ طبقہ نظام ذات پات کے نظام میں بدل گیا۔ ذات پات کا نظام مکمل طور پر طبقاتی نظام پر مبنی ہے جس میں پورے سماجی ڈھانچے کو اعلیٰ اور ادنیٰ زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس طبقاتی نظام میں جوں جوں اوپر کی طرف بڑھتے ہیں، مراعات میں اضافہ ہوتا ہے، یعنی اعلیٰ ذاتوں کو مراعات ملتی ہیں۔ اور جیسے جیسے ہم نیچے کی طرف بڑھتے ہیں، ان نچلے عہدوں پر قابض ذاتوں، یعنی نچلی اور دلت ذاتوں پر طرح طرح کی شہری اور مذہبی معذوریاں مسلط کردی گئی ہیں۔ روایتی ہندوستانی دیہی معاشرے میں ذات پات کا نظام فرد اور برادری کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی مقام کا تعین کرتا رہا ہے۔

ہندوستانی معاشرے کی اس انوکھی خصوصیت نے مقامی برادریوں کے ساتھ ساتھ باہر سے آنے والی ثقافتی اور مذہبی برادریوں کے معاشروں کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ اکلچریشن کے عمل میں، دونوں ثقافتیں جو ایک دوسرے کے ساتھ براہ راست اور بالواسطہ رابطے میں آتی ہیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام کی آمد ہندوستانی تاریخ کا ایک اہم دور ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی آمد ایک طویل عمل کا نتیجہ تھی، جس کا زیادہ تر تعلق تجارت، ثقافتی تبادلے، صوفی بزرگوں کے اثر و رسوخ اور بالآخر ترک افغان حملوں سے تھا۔ اسلام نسل، رنگ، زبان، جنس یا طبقے کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیاز کو مسترد کرکے اسلامی معاشرہ طبقاتی نظام کو قبول کرتا ہے۔ حدیث کے مطابق "عرب کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے"۔ اسلام میں برتری صرف خدا سے عقیدت اور نیک اعمال کی بنیاد پر سمجھی جاتی ہے۔ جب ہم مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں ہندوستانی مسلم کمیونٹی کا مشاہدہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بھائی چارے اور مساوات پر مذہبی اور نظریاتی اصرار کے باوجود ہندوستانی مسلم کمیونٹی برصغیر کے وسیع تر سماجی وثقافتی درجہ بندی کی عکاسی کرتی ہے جو کہ ذات پات کی طرح ہیں۔ اکثریتی ہندو سماج کی بنیادیں نظام کے ساتھ یکسانیت کو برقرار رکھتی ہیں اور سماجی و اقتصادی اور سیاسی حقائق کا تعین کرتی رہتی ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں میں ذات پات کا نظام، اگرچہ اسلامی اصولوں سے منظور شدہ نہیں ہے، لیکن اس کی جڑیں تاریخی اور ثقافتی عوامل میں گہری ہیں۔ ہندوستانی آبادی کے بڑے حصوں کا اسلام قبول کرنا نتیجے کے طور پر ذات پات پر مبنی معاشرے کے فریم ورک میں ہوا۔ پہلے سے موجود سماجی درجہ بندی اسلامی سماجی نظام میں جذب ہوگئی، جس سے ایک پیچیدہ سطح بندی پیدا ہوگئی جو آج تک برقرار ہے۔ موٹے طور پر دیکھا جائے تو ہندوستانی مسلمانوں کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے: اشرف، اجلاف اور ارزل۔ اشرف، جو کہ اشرافیہ سمجھے جاتے ہیں، اپنے آباؤ اجداد کا پتہ غیر ملکی نژاد یعنی عربوں، مغلوں یا افغانوں سے لیتے ہیں اور اکثر زمینداروں، مذہبی رہنماؤں اور سیاسی شخصیات کے طور پر اقتدار کے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔ اجلاف بنیادی طور پر متوسط اور نچلی ذات کے مقامی لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو روایتی طور پر کاریگر پیشہ ورانہ مزدوری میں مصروف ہیں۔ ارجال سب سے نچلی سطح پر ہے۔ جو ہندو سماج میں دلتوں کے برابر ہے جو دستی صفائی اور جھاڑو لگانے جیسے پیشوں میں ملازم ہیں۔ یہ سطح بندی محض علامتی نہیں ہے، یہ خود کو ٹھوس سماجی و اقتصادی اور ثقافتی عدم مساوات میں ظاہر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، ارزل کو اکثر مساجد سے خارج کر دیا جاتا ہے، قبرستانوں سے منع کیا جاتا ہے اور فرقہ وارانہ جگہوں پر الگ تھلگ رکھا جاتا ہے، جو کہ امت یا عالمگیر بھائی چارے کے اسلامی اصول سے سختی سے متصادم ہے۔ مسلمانوں میں ذات پات کی بنیاد پر تقسیم معاشی اور سماجی نقل وحرکت پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اجلاف اور ارجال وسائل، تعلیم اور مواقع تک رسائی کی کمی کی وجہ سے کس طرح غربت اور پسماندگی کے گردش میں پڑ گئے ہیں۔ مثال کے طور پر، بہت سے نچلی ذات کے مسلمان بدنامی والی، کم تنخواہ والی ملازمتوں میں کام کرتے رہتے ہیں جو ان کی سماجی و اقتصادی کمتری کو مزید تقویت دیتے ہیں۔ تعلیم سے محرومی کی وجہ سے ان کی معاشی کمزوری مزید بڑھ جاتی ہے۔ جو نسل در نسل عدم مساوات کو گہرا کرتا ہے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ نے مسلمانوں کی پسماندگی کی حد کو بے نقاب کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ ہندوستانی مسلمان تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار تک رسائی کے لحاظ سے سب سے زیادہ محروم کمیونٹیز میں شامل ہیں۔ تاہم، رپورٹ نے کمیونٹی کے اندر داخلی سطح پر بھی روشنی ڈالی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نچلی ذات کے مسلمان اپنے اعلیٰ ذات کے ہم منصبوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر ابتر ہیں۔ ان نتائج کے باوجود، مسلم کمیونٹی کے اندر ذات پات سے متعلق عدم مساوات کو اکثر پالیسی مباحثوں میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ہندوستانی قوم کی قرارداد کو عملی شکل دینے اور اسے ٹھوس شکل دینے کے لیے ضروری ہے کہ ہر طبقے اور برادری کے پسماندہ گروہوں کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے اور ان کی ترقی کے ذریعے قوم کی تعمیر کا ہدف حاصل کیا جائے۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ دلت۔ پسماندہ مسلمانوں کو مثبت کارروائی کے دائرے میں شامل کیا جائے۔ منڈل کمیشن (1980) نے کچھ مسلم کمیونٹیز کو دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے طور پر تسلیم کیا، انہیں کچھ حد تک مثبت کارروائی دی گئی۔ تاہم، او بی سی زمرہ کے تحت دستیاب فوائد ایس سی کو دستیاب فوائد سے کم ہیں اور بہت سے دلت مسلمان اس سے محروم ہیں۔ رنگناتھ مشرا کمیشن (2007) نے درج فہرست ذات کا درجہ مذہب کو غیر جانبدار بنانے کی سفارش کی تھی، لیکن اس تجویز پر ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے۔ دلت مسلمانوں کو دوہرے امتیاز کی ایک منفرد شکل کا سامنا ہے، جہاں ان کی ذات پات کی شناخت مذہبی پسماندگی سے منسلک ہے۔ بحیثیت مسلمان، انہیں اکثر شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ہندوستان کے بڑے سماجی و سیاسی تناظر میں انہیں منظم امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، دلت کے طور پر، وہ اپنی کمیونٹی میں سماجی اخراج اور بدنامی کو برداشت کرتے ہیں۔ یہ دوہرا جبر ایک پیچیدہ نقصان پیدا کرتا ہے، جس سے وہ ملک کے سب سے پسماندہ گروہوں میں سے ایک ہیں۔ مزید برآں، انہیں اکثر کمیونٹی سے چلنے والے اقدامات سے خارج کر دیا جاتا ہے جن کا مقصد مسلمانوں کو با اختیار بنانا ہے، جن پر عام طور پر اعلیٰ ذات کے مسلمانوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ مسلم کمیونٹی کے اندر ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کو تسلیم کرنا برابری کے افسانے کو ختم کرنے اور دلت مسلمانوں کو درپیش منفرد چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں، پالیسی سازوں اور کمیونٹی رہنماؤں کو سماجی انصاف اور مساوات کو فروغ دینے کی کوششوں میں اس مسئلے کو ترجیح دینی چاہیے۔ سب سے پہلے، حکومت کو رنگناتھ مشرا کمیشن کی سفارشات پر عمل کرنا چاہیے تاکہ سپریم کورٹ کا درجہ مذہب سے الگ کیا جاسکے۔ اس طرح کا اقدام اس بات کو یقینی بنائے گا کہ دلت مسلمانوں کو دوسرے دلت گروہوں کی طرح مساوی تحفظ اور مواقع ملیں گے۔ دوسرا، اجلاف اور ارجل کا مخصوص خطرات سے نمٹنے کے لیے ٹارگٹڈ مداخلت کی ضرورت ہے۔ جیسے اسکالرشپ، ہنر کی ترقی کے پروگرام اور صحت کی دیکھ بھال اور رہائش تک رسائی۔ مسلم کمیونٹی کے اندر، مذہبی رہنماؤں اور علماء کو ذات پات کے تعصبات کا مقابلہ کرنا چاہیے جو مساوات کے اسلامی اخلاق سے متصادم ہیں۔ بین الاجتماعی یکجہتی اور شمولیت کو فروغ دینے کے اقدامات ذات پات کے درجہ بندی کو ختم کرنے اور ایک زیادہ مساوی سماجی نظم کی تشکیل کے لیے اہم ہیں۔

ہندوستانی اسلام میں ذات پات کا نظام مسلم کمیونٹی کے یکساں نظریہ کو چیلنج کرنے اور اس کے اندرونی تنوع اور عدم مساوات کو تسلیم کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ اجلاف اور ارجل کو درپیش گہرے امتیازی سلوک اس گہرے سماجی وثقافتی درجہ بندی کی عکاسی کرتا ہے جو ہندوستانی معاشرے میں مذہب سے قطع نظر ہے۔ ان عدم مساوات کو دور کرنا نہ صرف ایک اخلاقی ضرورت ہے بلکہ تمام شہریوں کے لیے انصاف، مساوات اور بھائی چارے کے اصولوں کو برقرار رکھنا ایک آئینی فرض بھی ہے۔ صرف مسلم یکسانیت کے افسانوں کو توڑ کر اور ان میں عدم مساوات کی حقیقت کو قبول کرنے اور اس کو کم کرنے کا عزم کر کے ہی ہم صحیح معنوں میں ایک جامع معاشرے کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔

☆☆☆☆

نفرت کے بڑھتے سیلاب کو کیسے روکا جائے

ہائی کورٹ کے ایک جج نے مسلمانوں کو بھڑکانے اولا بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ ملک اکثریت کے مزاج کے مطابق چلے گا۔ اس پر بہت ہنگامہ آرائی بھی ہوئی اور ان جج کے خلاف مؤاخذہ کی تحریک بھی لائی گئی، نیز یہ کہ انھیں اہم مقدمات کی سماعت سے بھی الگ کردیا گیا۔ اس طرح کی کارروائی نے یہ ثابت کیا کہ ملک میں ابھی سیکولر روایات نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ان روایات کے حامل اور امیان بھی ابھی متحرک ہیں جس سے یہ اطمینان ہوتا ہے کہ ملک میں گنگا جمنی تہذیب اور مشترکہ روایات کی روح زندہ ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی ان جج کے تعلق سے ہائی کورٹ سے رپورٹ طلب کی ہے۔ لیکن اچانک یہ اطمینان اس وقت بے چینی میں بدل جاتا ہے جب ایک ریاست کا سربراہ ان جج صاحب کی باتوں کی تائید کرتا ہے اور ان کے خلاف احتجاج کرنے والوں کو برا بھلا کہتا ہے، تب یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ملک اپنی سیکولر روایات کو چھوڑ کر بہت تیزی سے ایک مخصوص فکر اور سوچ والی حکومت کا نفاذ چاہتا ہے۔ وہی سربراہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہ رام اور کرشنا کی روایات پر چلے گا بابر اور جہانگیر کی روایات پر نہیں چلے گا۔

سوال یہ اٹھتا ہے کہ رام اور بابر کی بات کہاں سے آئی۔ کیوں رام اور کرشنا کی روایات پر چلے گا۔ کیا اس ملک میں صرف ایک ہی مذہب کے لوگ رہتے ہیں۔ کیا دوسرے مذہب کے لوگوں کے آئینی حقوق سلب کئے جاچکے ہیں۔ کیا ملک ایک مذہب کے حساب سے چلے گا یا آئین کے تقاضوں کے تحت چلے گا۔ پھر تو کچھ لوگ ٹھیک کہتے ہیں کہ یہ لوگ آئین کو بدلنا چاہتا ہے ہیں، کیا یہ آئین کو بدلنے کا کھلم کھلا اعلان نہیں ہے کہ یہ ملک رام اور کرشنا کی رایات پر چلے گا۔ کیا یہ آئین کے خلاف بیان نہیں ہے۔ کیا اسے آئین بدلنے کی کوشش نہیں سمجھنا چاہیے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حالیہ انتخابات میں کھلم کھلا مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز باتیں کی گئیں لیکن الیکشن کمیشن نے کوئی نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی الیکشن کمیشن میں اس طرح کی کوئی شکایات درج کرائی گئی۔ ایسا شاید اس لئے کہ جنھیں شکایات درج کرانا چاہئے تھیں انھوں نے سوچا کہ ملک میں مذہبی رنگ غالب آتا جارہا ہے اگر وہ ایسی تقریروں کے خلاف شکایات کریں گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے ہندو ووٹ کھسک جائیں، اگر یہ خدشہ نہیں تھا تو پھر کیوں ایسی تقریروں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ الیکشن کمیشن تو آنکھ موند کر بیٹھا ہے اسے صرف وہی سنائی دیتا ہے جو اسے ایک خاص پارٹی والے سنانا چاہتے ہیں اور وہی دکھائی دیتا ہے جو اسے کچھ خاص لوگ دکھانا چاہتے ہیں، ابھی کچھ دنوں پہلے سپریم ایک رٹ کو خارج کیا ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملک کے آئین سے لفظ سیکولر اور سوشلزم ہٹایا جائے۔ اس کے بوجود ایک ریاست کا سربراہ کہتا ہے کہ آئین میں کہیں لفظ سیولر اور سوشلست نہیں ہے، اس طرح کی تقری سے وہ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں ملک کے عوام کو۔ اپنے افعال اقوال اور اعمال سے پوری طرح یہ کہا جارہا ہے کہ یہ ملک صرف اور صرف ہندوؤں کا ہے اور انہی کی روایات کے مطابق کام کرے گا۔ حکومتیں اسی حساب سے چلیں گی، نظام اسی کے مطابق کام کرے گا۔ بس کھلکر صاف صاف ابھی نہیں کہا جارہا ہے، لیکن وہ صاف صاف اس کے ذیلی لیڈران اکثر کہا کرتے ہیں جس پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ مسلمانون کے مقدسات کو برا بھلا کہا جاتا ہے، پیغمبر سلام کی توہین کی جاتی ہے۔ قرآن کے خلاف بیانات دئے جاتے ہیں، لیکن اگر احتجاج ہو تو وہ غلط ہے۔ مسجد کے سروے کے وقت تشدد آمیز نعرے لگائے جاتے ہیں وہ درست ہیں لیکن اگر اعتراض ہو یا احتجاج ہو تو وہ غلط ہے اور غیر قانونی ہے۔ آپ کسی کے گھر پر چڑھ کر توڑ پھوڑ کریں تو وہ صحیح ہے اور گھر والا اگر کوئی احتجاج کرے تو وہ غلط ہے۔

ملک ایسں مذہبی جنون سے بچانے کے لئے عبادت گاہ بل پاس کیا گیا تھا کہ ایک بابری مسجد کو چھوڑ کر کسی بھی عبادت گاہ کو کسی طرح سے چھیڑا نہیں جائے گا اور ملک میں جو عبادتگاہیں 1947 یعنی آزادی کے وقت جیسی تھیں ویسی ہی رہیں گی۔ لیکن جب ذہن متعصب ہوں تو منطق کا سہارا لیا جاتا ہے اور ان بیچوں پر غور نہیں یا جاتا۔ جب اس قانونی نکتے پر اعتراض ہوتا ہے تو اس کی صفائی دیتے ہوئے اپنے موقف کو درست کہا جاتا ہے۔ اور پھر ایک سلسلہ چل پڑتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ عبادت گاہ قانون کی وجہ سے ملک میں تیس برس تک کوئی آواز کسی مسجد درگاہ وغیرہ کے لئے نہیں اٹھی کہ وہاں مندر ہے۔ لیکن اچانک ایک باڑھ سی آگئی اور ہر دن ایک مسجد کے خلاف رٹ دائر ہونے لگی اور سروے کے حاکامت دئے جانے لگے۔ اور ملک کو ایک قسم کی خانہ جنگی کی طرف ڈھکیلا جانے لگا۔ اچانک سنبھل کی مسجد سے لے کر درگاہ اجمیر شریف تک کے سروے کے لیے عدالتوں میں دائر کی گئی درخواستوں کا سیلاب آگیا۔ مرادآباد اور بریلی میں مسلمانوں کی جانب سے گھر خریدنے پر ہندو پڑوسیوں نے ہنگامہ کردیا۔ یہ سب الگ الگ واقعات نظر آتے ہیں لیکن ان سے مغربی اتر پردیش میں تناؤ کا ماحول پیدا ہوگیا۔ سنبھل میں پانچ لوگوں کی جان چلی گئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا کوئی کردار نہیں ہے کیونکہ اس نے پیلٹ گن سے ربڑ کی گولیاں چلائی تھیں، اصل گولیاں نہیں۔ تاہم موقع پر تمام شاہدین اور ویڈیو کہہ رہے ہیں کہ پولیس نے چھوٹے ہتھیاروں کا استعمال کیا تھا۔ یہ فساد شاہی جامع مسجد کے جلد بازی میں کیے گئے آثار قدیمہ سروے کے بعد ہوا تھا۔ یہ سروے بھی عدالت نے اتنی ہی جلد بازی میں جاری کیے گئے حکم کا نتیجہ تھا۔ جلد بازی کی اس جنگل بندی پر شبہ بھی اس لیے ہی ہوتا ہے کہ درخواست گزار نے صرف اس عمارت میں پوجا کرنے کی اجازت طلب کی تھی جو آثار قدیمہ کی حفاظت میں ہے۔ جس دن عدالت میں درخواست دائر کی گئی، اسی دن محکمہ آثار قدیمہ نے عدالت کو بتایا کہ اسے سروے کرنے کی اجازت نہیں دی جارہی۔ مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کا کہنا ہے کہ محکمہ نے اسی سال جون میں مسجد کا سروے کیا تھا اس کے پہلے 1998 اور 218 میں بھی اس کا سروے ہوچکا ہے۔ دریں اثنا، مظفر نگر ایک مرتبہ پھر خبروں کی سرخی بن گیا ہے۔ یہاں ریلوے اسٹیشن کے قریب بنائی گئی ایک مسجد کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جانے لگا کہ یہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی زمین پر بنی ہے، اس لیے اسے دشمن جائیداد قرار دیا جائے۔ دوسری طرف یہ بتایا گیا کہ یہ مسجد 1930 میں ہی وقف کے طور پر عطیہ کی گئی تھی، اس اعتبار سے یہ تقسیم کے وقت لیاقت علی کی ملکیت نہیں تھی۔ اسی دوران بدایوں کی شاہی جامع مسجد کا تنازع بھی سرخیوں میں آگیا ہے۔ 800 سال پہلے شمس الدین التمش کے حکم پر تعمیر ہونے والی اس مسجد کو بھی مندر ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ اب یہ وزیر اعظم یا پھر سپریم کورٹ کو از خود طے کرنا پڑے گا کہ ملک میں بڑھتے اس نفرت کے سیلاب کو کیسے روکا جائے۔

ہمارے ملک میں منشیات کا استعمال فیشن بنتا جارہا ہے

قیصر محمود عراقی

ہمارے ملک میں اس وقت جو مسائل گردش کر رہے ہیں، ان میں بے روزگاری، معیشت، توانائی، تعلیم اور صحت کے علاوہ جو مسئلہ نئی نسل کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر رہا ہے وہ ہے نشہ، منشیات استعمال سے نوجوان نسل اس سے بڑی حد تک متاثر ہو رہی ہے، کئی نوجوان جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور ان کے خاندان عبرت کی تصویر بنے بیٹھے ہیں، جبکہ ہندوستان اس وقت ان ممالک کی صف میں شامل ہے جس کی زیادہ تر آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ دراصل دنیا میں بہت سے شوق نقل یا فیشن کے طور پر اپنائے ہوتے ہیں اور بعد میں وہ عادت یا مجبوری بن جاتے ہیں۔ نشہ چاہے کسی بھی چیز کا ہو، فطرت کے تقاضوں سے جنگ کے مترادف ہے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہندوستان میں منشیات کا استعمال فیشن بنتا جارہا ہے، ہندوستان میں نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے، ہر سال اربوں روپئے مالیت کی منشیات استعمال کی جا رہی ہے، ملک کی ۳۰ فیصد دیہی اور پچاس فیصد شہری آبادی منشیات کا شکار ہے۔

تشویش ناک بات یہ ہے کہ منشیات سے سب سے زیادہ ۱۳ سے ۲۵ سال کے جوان لڑکے لڑکیاں متاثر ہو رہے ہیں اور لرزہ دینے والی بات وہ یہ ہے کہ ان میں ۵۰ فیصد نوجوان لڑکیاں شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسداد منشیات کے سروے کے مطابق ہندوستان میں لاکھوں سے بھی زائد افراد نشے کے عادی ہیں، جو لوگ گٹکا، نسوار، پان، چھالیہ، سگریٹ اور ایسی ہی دیگر نشہ آور اشیا استعمال کرتے ہیں ان کی تعداد بھی الگ ہے۔ منشیات کا رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ پان، نسوار، گٹکا، سگریٹ جیسی نشہ آور اشیا کو نشہ تصور ہی نہیں کیا جاتا، جبکہ ان ہی سے دیگر نشہ آور اشیا کی طرف رغبت بڑھتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی ملک کو ترقی کی منازل پر لے جانے کے لئے اس کے نوجوان اثاثہ ہوتے ہیں، مگر منشیات کی وجہ سے ہمارا ملک تباہ ہو رہا ہے اور حکومت آنکھیں پھیرے ہوئے ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ منشیات کی عادت ایک موذی مرض ہے جو نہ صرف انسان بلکہ اس کے گھر، معاشرے اور پورے ملک وقوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ بدقسمتی سے منشیات کا استعمال اب ہمارے ملک کے تعلیمی اداروں میں بھی فروغ پا رہا ہے۔ جن اداروں میں مستقبل کے معمار تیار ہوتے تھے، جہاں سے ملک کا روشن مستقبل پروان چڑھتا تھا، وہاں اب دشمن نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور نوجوانوں کی زندگی میں زہر انڈیلنا شروع کر دیا ہے۔ پڑھے لکھے نوجوان جس تیزی کے ساتھ نشہ آور اشیاء کی طرف مائل ہو رہے ہیں یہ صورت حال حیرت انگیز اور خوف زدہ کردینے والی ہے۔ اس رجحان سے جہاں نوجوانوں کی صحت پر انتہائی مہلک اثرات مرتب ہو رہے ہیں وہیں ان کی پڑھنے لکھنے اور کام کرنے کی صلاحیت بھی متاثر ہو رہی ہے۔

ماضی میں صرف امیر گھرانوں کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں نشہ کرنے کو برا نہیں سمجھتے تھے، لیکن اب یہ لت متوسط اور نچلے طبقے میں بھی تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے۔ نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کی ایک وجہ فلموں اور ڈراموں میں شراب، چرس اور دیگر نشہ آور اشیا کا سر عام استعمال بھی ہے، کیونکہ نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ لباس حلیہ وغیرہ تمام چیزوں میں ان ہی فلمی اداکاروں کی نقل کرتا ہے، شراب و منشیات کے فروغ میں فلموں اور ڈراموں کا کردار بہت نمایاں ہے کسی نہ کسی شکل میں نشہ خوری کے مناظر تمام فلموں، ڈراموں میں دکھائے جارہے ہیں، نوجوانوں میں منشیات کی لت ایسی لگی ہے کہ اب منشیات کی لت ان سے ہر کام کرالیتی ہے، چاہے وہ قتل ہی کیوں نہ ہو۔ جرائم کے واقعات کو دیکھا جائے تو آدھے سے زیادہ جرائم نشہ کی وجہ سے ہوتے ہیں، کیونکہ نشہ کے لئے پیسہ درکار ہے، بیشتر ٹریفک حادثات بھی اسی بنیاد پر رونما ہوتے ہیں۔ منشیات کا استعمال کرنے والے نوجوانوں میں زیادہ تر کا تعلق پڑھے لکھے طبقے سے ہے اور یہی نوجوان ملک کا اثاثہ ہیں، ان کو منصوبہ بندی کے تحت نشہ کی لت لگائی جارہی ہے، منشیات کی فروخت میں گھناؤنے دھندے میں ملوث افراد چند پیسوں کے لالچ میں ملک کے مستقبل کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔

قارئین محترم! یہ وقت ملک کے لئے لمحہ فکریہ ہے بالخصوص قوم مسلم کے لئے آج ہماری نوجوان نسل جس کو مستقبل کا معمار بننا ہے، ملک اور قوم کو ترقی کی راہ پر لے جانا ہے، وہ خود کچڑا اور سڑکوں پر آرہی ہیں۔ کھیل کے میدان یا کچڑا کی جگہیں نشہ خوروں کے لئے رہ گئی ہیں۔ ایسے میں ہماری نوجوان نسل کو صحت مند سرگرمیوں کی ضرورت ہے، ان کو بنیادی سہولیات اور مواقع فراہم کئے جائیں تاکہ وہ اپنے آپ کو مثبت سرگرمیوں میں مصروف کرسکیں۔ بے کاری، بے روزگاری کسی مثبت، صحت مند اور مفید مشغولیات کا نہ ہونا بگاڑ کی راہ لے جانے کا بہت طاقت ور ذریعہ ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ معاشرے سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لئے اقدامات کرے، اس گھناونے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ اسی طرح والدین اور اور اساتذہ کو چاہئے کہ وہ بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ کن لوگوں میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں، ان کے مشاغل کیسے ہیں؟ افسوس کا مقام یہ ہے کہ معاشی اصلاح کا علم اُٹھانے والی تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کی طرف سے منشیات سے پاک معاشرہ تشکیل دینے کی سمت میں کوئی ٹھوس اور موثر اقدام نہیں ہو رہا ہے۔ جبکہ حکومت کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں، اساتذہ، والدین، سماجی ورفاہی وملی تنظیموں، جماعتوں، ذرائع ابلاغ سے وابستہ افراد، ڈاکٹر اور طبی اُمور سے وابستہ افراد کی بھی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ معاشرے سے اس لعنت کے خاتمے کے لئے اپنی اپنی سطح پر اور اپنے اپنے دائرے میں مکمل کوشش کریں۔ میڈیا کے وسائل کو نشہ مخالف ذہن سازی کے لئے استعمال کیا جائے۔ نشہ کی فروخت پر پابندی لگائی جائے اور اس کا کاروبار کرنے والے ضمیر فروشوں کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پروگرام، سیمنارز کا انعقاد کیا جائے اور ان تمام اسباب وعوامل پر بند لگانے کی کوشش کی جائے، جو منشیات کے فروغ میں معاون ہو سکتے ہوں۔ اگر ایک طرف شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء سے منع کیا جائیگا اور دوسری طرف ان کی فروخت بھی ہوتی رہے گی تو اس تضاد کا نتیجہ معاشرے کی بگاڑ بھیانک شکل کے سوا اور کچھ نہیں، جب تک ہر سطح اور ہر جگہ سے اس بند ھ نہیں باندھا جائیگا تب تک اس لعنت کا خاتمہ نہیں کیا جاسکتا۔

بہر حال ہمیں چاہیئے کہ ہم نوجوانوں کو نشے سے باز رکھنے کی ترغیب دیں، انہیں اچھا دوست بنانے کا مشورہ دیں، انہیں گفتگو کرنے کا انداز سکھائیں اور حکومت سے بھی التجا کریں کہ اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کرے تاکہ ہماری نسل بچ سکے۔ تعلیمی ادارے بھی نوجوانوں کی تربیت کا اہتمام کریں۔ یہ سچ ہے کہ ہم نشے کو سو فیصد ختم نہیں کرسکتے البتہ اپنی کوششوں سے ہم اس کو کم سے کم تو کرسکتے ہیں، یہ ختم نہیں ہوسکتا مگر اس کی شدت میں کمی تو لائی جاسکتی ہے، اور یہ بہت ضروری ہے کہ اس کی شدت میں کمی واقع ہو تاکہ آنے والی نسلوں کا مستقبل محفوظ رہ سکے۔

Mob: 6291697668

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ماکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام صاحب

محمد حسن

جنوبی وسطی بنگلہ دیش میں دریائے کیرتنکھولا کے کنارے پر واقع بیریسال کے ایک گاؤں پیروج پور (فیروز پور) کا ایک کسان شمس الرحمن لاولد تھا۔ بہت کوششوں کے باوجود اس کا گھر سُونے کا سُونا رہا۔ ذہنی طور پر بہت پریشان شمسو کو جو بھی جو مشورہ دیتا وہ بیچارہ اپنی صلاحیت کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا۔ بھارت کے ایک پیر صاحب ہر سال بیریسال کے دورے پر آتے۔ ان کی کرشماتی سرگرمیوں کے بارے میں اس علاقہ میں بڑا چرچا تھا۔ اس پیر صاحب کے ایک مرید نے شمسو کو مشورہ دیا کہ وہ پیر صاحب سے اپنی پریشانی بتائے تا کہ کوئی حل مل سکے۔ مشورہ کے مطابق شمسو نے پیر صاحب سے ملاقات کی۔ انہوں نے تعویزیں دیں، چند آیات کے ورد بتائے اور مخصوص دن کے حوالے سے بھی مشورہ دیا، جب جوڑے جماع کریں تو ماں حاملہ ہوسکتی ہے۔ اسی طرح چار سال کے بعد شمسو کے گھر وہ خوش خبری آئی جس کا اسے برسوں سے انتظار تھا۔ اس خبر سے شمسو پہلے کے بہ نسبت زیادہ پھرتیلہ اور چست نظر آنے لگا۔

اس وقت شمسو کی خوشی کی انتہا نہیں رہی جب اس نے اپنے بیٹے کو اپنے آغوش میں تھامے اس کا چہرہ دیکھا۔ اس نے اس کا نام شفیع الرحمن رکھا اور دل ہی دل میں تہیہ کیا کہ شفیع کو وہ بریلوی شریف کے مدرسہ میں پڑھنے بھیجے گا جہاں سے ہر سال پیر صاحب بیریسال تشریف لاتے ہیں۔

شفیع جوں جوں بڑا ہوتا گیا شمسو میں جنون بڑھتا گیا کہ اسے ایک پائے کا عالم بنائے۔ کم سنی میں ہی اسے مقامی مدرسہ میں بھیجا گیا۔ پھر بیریسال شہر کے مشہور مدرسہ میں تعلیم کا بندوبست کیا۔ جب اس نے قرآن کا حفظ مکمل کرلیا تو شمسو نے اسے ہندوستان بھیجنے کی تیاری شروع کردی۔ اس ضمن میں اس نے پیر صاحب سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی شفیع کی تعلیم کے سلسلہ میں ہر ممکنہ تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

ہندوستان سفر سے پہلے شمسو نے نم آنکھوں سے شفیع کو الوداع کہا کیونکہ اب اسے وہاں کم سے کم پانچ سال گزارنے ہیں۔ اس دوران شائد وہ واپس نہ آسکے۔ کیونکہ شمسو نے بیحد تنگ و دو کے بعد اس کی ہندوستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے رقم اکٹھا کی تھی۔ اس کے لئے شمسو کو اپنے آباء کی زمین بھی بیچنی پڑی۔ خیر شفیع ہندوستان پہنچ گیا۔ اب وہ گاہے گاہے اپنے والدین کو خط ارسال کرتا۔ شمسو اس کے خط کے لئے بے چین رہتا۔ خط ملتے ہی وہ اسے مدرسہ کے مولوی صاحب کے پاس لے جاتا اور اسے سنتا۔ کبھی کبھار زار و قطار روتا، کبھی ہنستا، کبھی اس کی چھاتی فخر سے پھول جاتی۔ وہ بہت ہی سنجیدگی کے ساتھ خط کا جواب لکھواتا اور شہر جا کر خود ہی پوسٹ کرتا۔ لوگ اسے کہتے بھی کہ خط ڈاکیہ کو دے دو وہ بھیج دیا کریگا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا۔

اس دوران بنگال میں قحط سالی نے یہاں کے دیہاتی علاقے کو بری طرح متاثر کیا۔ شفیع کے بارہا خط بھیجنے پر کوئی جواب موصول نہ ہونے کے سبب وہ ذہنی طور پر پوری طرح ٹوٹ چکا تھا۔ پنجگانہ نمازوں میں وہ اپنے والدین کی خیرو عافیت کے لئے دعائیں مانگتا۔ ایک روز پوسٹ مین کی جانب سے ایک خط نے اس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اس خط میں ڈاکیہ نے اس بات کا انکشاف کیا کہ اس قحط میں اس کے والدین جاں بحق ہوگئے۔ پھر کیا اب شفیع کے پیچھے کوئی نہیں بچا۔ اس لئے اس نے بیریلی میں ہی مستقل قیام کا ارادہ کرلیا۔ ابھی اپنے ارادوں پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کررہا تھا کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات نے اسے لرزا دیا۔ وہ جبر وظلم کا عینی گواہ تھا۔ لوگ اپنی جان بچانے بیل گاڑیوں پر سوار، پیدل یا پھر ٹرینوں کے ذریعہ بھاگ رہے تھے۔ شفیع بھی وہاں سے بھاگ نکلا۔ اسے بیحد پریشانیوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران ٹرین میں ایک فیملی سے ملاقات ہوئی جو اپنے ایک رشتہ دار کے پاس مشرقی پاکستان کا شہر میمن سنگھ جارہے تھے۔ یہ شہر دریائے برہم پترا کے کنارے پر واقع ہے۔ طویل سفر کے دوران ان لوگوں نے شفیع کی بات سنی تو بہت افسردہ ہوئے۔ ان لوگوں نے اسے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ انہوں نے بتایا کہ میمن سنگھ میں بہت سارے اردو بولنے والے قیام پزیر ہیں۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ شفیع کے لئے وہاں کوئی سبب بن سکے۔ اس نے بھی ان کی باتوں پر حامی بھرلی کیونکہ آگے جانے کے لئے اس کے پاس کوئی جواز بھی نہیں کہ وہ کس کے پاس جائے۔ اس نے اللہ پر توکل کر کے اس خاندان کے ساتھ میمن سنگھ اتر گیا۔

شفیع بریلوی مسلک سے متاثر تھا کیونکہ اس کی تعلیم اسی نساب کی تھی۔ اردو بولنے والوں کی اکثریت بھی بریلوی مسلک کی ماننے والی ہے جہاں نذرونیاز، میلاد و فاتحہ کا رجحان ہے اس لئے چند دنوں میں ہی اس علاقہ میں شفیع کا طوطی بولنے لگا۔ بنگلہ اس کی مادری زبان ہونے کی وجہ سے یکساں طور پر بنگالیوں میں بھی اس کی مقبولیت پھیل گئی۔ دن گزرنے کے ساتھ شفیع کو مقامی مسجد میں پنجگانہ نماز میں امام کی ذمہ داری مل گئی اور اسی طرح شفیع امام صاحب کی حیثیت سے جانا جانے لگا۔

اسی دوران ایک بنگالی خاندان میں اس کی شادی ہوگئی۔ خیر دن گزرنے کے ساتھ اس کی چند سرگرمیاں لوگوں میں مشہور ہوگئی۔ پنجگانہ نماز پڑھانا، کھانا، سونا اور بچے پیدا کرنا۔ کیونکہ کھانے اور سونے کی وجہ سے وہ روز افزوں بھاری بھرکم ہوتا جارہا تھا بقیہ ابھی شادی کو دس برس ہوئے تھے کہ اللہ کے دیئے ہوئے آٹھ بچے جن میں سات بیٹے اور ایک بیٹی کی نعمت سے سرفراز ہوا۔ بیٹی کا نام جنت الفردوس رکھا لیکن محلہ والے اسے سات بھائی چمپا پکارتے جس سے شفیع بہت خفا ہوتا اور لوگوں کو تنبیہ کرتا کہ وہ ان کی بیٹی کو جنت الفردوس پکاریں لیکن کون کس کی بات سنتا۔

شفیع کی سادگی کی وجہ سے وہ لوگوں میں بہت مقبول تھا اور ہر کوئی اسے اپنے خاندان کا فرد مانتا۔ اس کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ پر ہر آدمی ٹوٹ پڑتا۔ اتنی اپنائیت کہ بچوں کو یہ پتہ تھا کہ یہ پورا محلہ ان کے رشتہ و اقارب کے ہیں۔ بچوں کی نشو ونما اور تعلیمی اخراجات میں خود کفیل لوگ شانہ بشانہ کھڑے ہوجاتے۔ اس طرح بچوں کی اچھی تعلیمی سلسلہ بھی جاری تھا۔

دسمبر ۱۹۷۰ میں ملک میں آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کی وجہ سے سیاسی بحران نے شفیع کے اندر ۲۴ سال قبل بھارت میں ہونے والے سانحہ کے دہرائے جانے کا اندیشہ ہوا اور وہ ڈرے سہمے سے رہنے لگا۔ ہر نماز کے بعد وہ ملک میں امن وسکون اور بھائی چارگی کو برقرار رکھنے کے لئے دعائیں مانگتا۔ نماز میں آنے والے مسلیوں نیز میلاد کے موقع پر وعظ کے دوران قرآن و حدیث کی روشنی میں بنگلہ اور اردو زبانوں میں کثرت سے ان باتوں کا پرچار کرتا۔ اپنے بچوں کے سامنے بنگلہ اور اردو بولنے والوں کی اچھائیاں اجاگر کرتا اور خوب دعائیں کرتا کیونکہ جنوری ۱۹۷۱ سے ایک طرف جئے بانگلہ تو دوسری طرف پاکستان زندہ باد کے نعروں نے اسے شش و پنج میں ڈال دیا۔ اسی کشمکش میں مارچ ۱۹۷۱ میں جب شفیع کے محلہ کو بنگالیوں نے پوری طرح گھیرے میں لے لیا اور تمام اردو بولنے والے مردوں کو مسجد کے صحن میں یکجا کرلیا گیا تو شفیع بہت پریشان ہوا اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے بیٹوں کے ساتھ مسجد جائے گا اور اردو بولنے والوں پر آنے والے آفات سے انہیں نجات دلائے گا۔ اس نے اپنے ساتوں بیٹوں کو اپنے ساتھ چلنے کی تاکید کی۔ وہ گھر سے نکل رہا تھا کہ اس کی اہلیہ گھر کا دروازہ روک کر کھڑی ہوگئی۔

"کوتھائے جاچھو" (کہاں جارہے ہو) اہلیہ پوچھی

"مسجد جارہا ہوں" شفیع نے جواب دیا

"کینو" (کیوں) اہلیہ پوچھی

"وہاں لوگوں پر ظلم ہورہا ہے، تم سمجھ نہیں رہی ہو" شفیع نے غصہ سے جواب دیا

"تومی کی کرتے پار بے، تومار کوتھا سیبے اورا" (تم کیا کرسکو گے، تمہاری بات مانیں گے وہ لوگ) اہلیہ نے کہا

"کیوں نہیں، میں ان لوگوں کا امام ہوں" وہ لوگ میرے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، وہ لوگ میری بات ضرور مانیں گے، مجھے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ ہے" شفیع نے جواب دیا

"ایکھون دیشیر او بھستا بھالو نئیں، تومی باشائے تھاکو، چھیلے دیر کے کینو نیئے جاچھو" (ابھی ملک کی حالات ٹھیک نہیں ہے، تم گھر پر رہو، بچوں کو کیوں ساتھ لے جارہے ہو) اہلیہ گھبراتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر شفیع سے یہ تمام باتیں کرنے لگی۔

لیکن شفیع ایک نا مانی اور اپنے سات بیٹوں کے ساتھ مسجد پہنچ گیا۔ شفیع کے بیٹوں نے دیکھا کہ ان کے محلے مارے ڈر کے سہمے ہوئے کھڑے ہیں۔

شفیع نے از حد اونچی آواز میں بنگالیوں کو مخاطب کیا۔ قرآن وحدیث کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں اللہ کی رضامندی کے لئے امن قائم کرنے کی تاکید کی۔ ان سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ "ہم سب مسلمان ہیں، ایک اللہ، ایک ہی رسول کے ماننے والے ہیں، ایک ہی مسجد میں کاندھے سے کاندھا لگائے نماز ادا کرنے والے ہیں۔ کیا ہوگیا ہے تم لوگوں کو؟ کیوں ان لوگوں کو یہاں یکجا کیا ہے۔ ان لوگوں کو ان کے گھر جانے دیں"۔ اس نے بڑی منت وسماجت کی لیکن بنگالیوں کے سر پر سیاسی اور نسلی جنون اس قدر طاری ہوچکا تھا کہ وہ خون کے پیاسے ہوگئے تھے۔ وہ بول رہے تھے "ایرا آماد یر شترو، ایرا دالال، ایدیر کے چھاڑا جابے نا" (یہ ہملوگوں کے دشمن ہیں، یہ سب دلال ہیں، ان لوگوں کو ہم چھوڑ نہیں سکتے)۔ شفیع نے جب دیکھا کہ وہ کسی طور پر ان لوگوں کو چھوڑنے کے لئے راضی نہیں تو اس نے اردو بولنے والوں سے کہا کہ "آپ سب مسجد کے اندر چلے جائیں، ہم باپ بیٹے آپ لوگوں کی نگہبانی کرتے ہیں اور اللہ ہمارا حامی وناصر ہے"۔ وہ آٹھ لوگ چٹان کی طرح مسجد کی دہلیز پر مسیحا بن کر کھڑے ہوگئے۔ چند لوگ تو وہاں سے چلے گئے لیکن کچھ ہی دیر بعد ہتھیار سے لیس بنگالیوں کا ایک ہجوم امنڈ پڑا۔ شفیع حیرت سے تکنے لگا کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے کسی کو نہیں جانتا۔ ہجوم سے آواز آئی "امام کے بیندھے پھیلو" (امام کو باندھ دو)۔ چار پانچ لوگ آگے بڑھے اور شفیع کو مسجد کے کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے شفیع کے سامنے اس کے ساتوں بیٹوں کو بے دردی سے ذبح کردیا گیا۔ اس کے بیٹے خون میں لت پت مسجد کے صحن میں پڑے تھے۔ شفیع پسینے میں شرابور اس دردناک منظر کو ہکابکا دیکھ رہا تھا۔ اس کے فرزندوں کی لاش زمین پر بکھری پڑی تھی اور وہ آسمان کی طرف دیکھ کر انا للہ وانا الیہ کا ورد کررہا تھا۔ اس کا جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کوئی اسے آزاد کردے تا کہ وہ اپنے لخت جگر کو آخری بار اپنے سینے سے لگا سکے۔ لیکن بے رحم انسانوں پر شفیع کی آہ وپکار کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ہجوم سے پھر آواز آئی "موسجید ر دور جا بھینگے پھیلو" (مسجد کا دروازہ توڑ دو)

اور تھوڑی دیر میں ہی مسجد قتل گاہ میں تبدیل ہوگئی۔ مسجد میں چھپے تمام پناہ گزینوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ شفیع کھونٹی میں بندھے اپنے رب سے غیبی امداد کے لئے دعائیں کرتا رہا لیکن اس بار مدد کو کوئی ابابیل نہیں آئی۔

جب سب لوگوں کو ابدی آرام گاہ کے سفر پر بھیج دیا گیا تب ایک شخص چلا اٹھا "امام کے شیش کورے داؤ" (امام کو ختم کردو)۔ یہ سنتا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی نے بلم شفیع کے پشت پر داغ دیا۔ وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ یا اللہ ہمیں اردو بولنے کی کیسی سزا ملی۔ کسی نے اس کا ہاتھ کھول دیا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ ماحول میں سناٹا چھا گیا۔ ایک شخص نے اس کے مردہ جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پکارنے لگا "امام صاحب، امام صاحب" تب ہی ایک شخص چلا اٹھا "امام مورے گیچھے" (امام مرگیا)۔ ہجوم جئے بانگلہ کا نعرہ لگاتے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا۔

ایمسٹرڈیم، دی نیدرلینڈز
ای میل: hasanhr@gmail.com

طوفان الاقصیٰ سے روضۂ سیدہ زینب (س) تک

ڈاکٹر شجاعت حسین

مسجد الاقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اول اور خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے بعد تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔ مسجد الاقصیٰ حقیقت میں مسلمانوں کی میراث ہے۔ قرآن کریم میں سفر معراج کے باب میں اس مسجد کا ذکر ہے۔ دمشق (شام) میں سیدہ زینب کبریٰ بنت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کا روضۂ اقدس ہے۔ یزید ابن معاویہ کے دور حکومت آپ (س) کی شہادت 15 رجب المرجب 62 ہجری کو ہوئی۔ انگریزی کیلنڈر کے مطابق 29 مارچ 682 عیسوی میں ہوئی یعنی قمری اعداد وشمار کے مطابق 57 سال اور شمسی حساب سے 55 سال میں۔ آپ کی عمر 56-55 تھی۔ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کا روضۂ اقدس انگریزی کیلنڈر کے اعداد وشمار کے مطابق 1342 سال اور اردو کیلنڈر کے مطابق 1384 سال سے اپنے آب وتاب سے عقیدت مندوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آپ مسلمانوں کے دل، فکر، اور احساس میں رہتی ہیں۔ دیواروں پر تحریر کیا ہوا نام مٹایا جاسکتا ہے لیکن آپ کا اصل مقام دل وفکر ہے۔ وہاں تک کسی کی رسائی ناممکن ہے۔

طوفان الاقصیٰ کا آغاز 7 اکتوبر 2023 کی صبح ہوا، رفتہ رفتہ اس کا اثر دائرہ وسیع ہوتا گیا، لبنان، یمن عراق اور شام تک طوفان الاقصیٰ کا اثر دکھائی دے رہا ہے اگر یہ کہا جائے کہ پوری دنیا پر اثرات مرتب ہوئے تو یہ مبالغہ آرائی نہ ہوگا۔ حالانکہ اس طوفان میں شام کے میدان میں حیات تحریر الشام، کرد، داعش، امریکہ، اسرائیل اور طیب اردوغان اور دیگر دہشتگرد گروہ کو ایک نہایت ڈرامائی انداز میں داخلہ حاصل ہوا ہے جس کی وجہ سے طوفان کا رخ بدلتا نظر آرہا ہے، حولناک اور دلچسپ ہوا ہے۔ شام کے حکمران ملک چھوڑ کر فرار ہوگئے ہیں۔ ایران اور روس نے فی الحال اپنے آپ کو اس میدان سے الگ کرلیا ہے۔ دو کردار اہم بغور دیکھے جارہے ہیں ایک وہ جو بہت تیزی سے منظر پر لایا گیا ہے وہ ہے ابو محمد الجولانی جس کے دماغ کا چپس تبدیل کردیا گیا ہے جو اسرائیل اور امریکہ کے مفاد کا ایپس ہے اور ان کے لیے تھیار چلا رہا ہے اور اپنے آقا کے مطابق چلتا ہے اور گفتگو کرتا ہے۔

ابتک حماس کے اعلیٰ عہدیداران اسماعیل ہنیہ اور یحییٰ سنوار، حذب اللّٰہ کے سکریٹری جنرل آیت اللّٰہ سید حسن نصر اللہ اور ان کے قائم مقام، آیت اللّٰہ سید صفی الدین شہید کیے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد جنرل، کمانڈر اور اعلیٰ عہدیداران مسجد الاقصیٰ کی بازیابی اور اپنے برادر ایمانی کی مدد، حفاظت اور ہمدردی میں شہید ہوئے۔ مزاحمت کو قوت بخشنے کی خاطر اپنی جان کی قربانی دے دی۔

اگر کتب خانے میں دستیاب تاریخی، اسلامی، مذہبی، جنگ وجدل پر کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان کے اوراق میں اس قدر ہولناک ودل سوز جنگوں، قتل وغارتگری کی لرزہ خیز داستانیں ملیں گی جنھیں انسان بھلا نہیں پائے گا۔ جنگ اگرچہ انسانی فطرت کا حصہ نہیں سمجھی جاتی تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ جنگوں کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا خود انسان قدیم۔ زیادہ تر جنگیں بادشاہوں، ریاستوں اور حکومتوں کے چھوٹے چھوٹے مفادات کی خاطر شروع ہوئیں لیکن اب اس نظریے پر جنگ نہیں ہوتی۔ اب جنگیں لڑیں نہیں جاتی بلکہ جنگیں ذاتی مفاد کے لیے منصوبہ بند طریقے سے کروائی جاتی ہیں۔ اپنا اسلحہ فروخت کرتے ہیں اور اپنے ملک کی معیشت کو مضبوط کرتے ہیں۔ کئی ممالک مل کر کسی ملک پر قابض ہوتے ہیں اور اس ملک کے وسائل کو لوٹتے ہیں۔ عرب ممالک کے ساتھ کچھ اسی طرح کی شازشیں رچی گئیں اور چالیں چلی جارہی ہیں۔ شیخین ہاتھ پہ ہاتھ رکھے کٹھ پتلی بادشاہ بنے ہیں۔

فلسطینیوں کی جنگ "طوفان الاقصیٰ حق، عدالت، توحید، ظلم، فساد، انحراف اور کجروی کے رو سے درست ہے۔

اسرائیل نے 70 سال سے حقوق چھین رکھی ہے، عدل وانصاف کی پامالی ہے، قبلۂ اوّل اور مسجد اقصیٰ پر قابض اور جارحیت پر آمادہ ہے، ظلم، تشدد اور بربریت کی انتہا کر رکھی ہے، فساد برپا کئے ہوئے ہے، سبھی قوانین سے انحراف اور کجروی ہے اس کے علاوہ زمینی، فضائی اور بحری محاصرے ہیں، خوراک، دوائیاں اور ضروریات کے ساز وسامان پر زبردست پابندی عائد کر رکھی ہے۔

اگر ان آیت مبارکہ پر تدبر وتفکر کریں "لذین یقاتلونکم ان سے لڑو جو تم سے جنگ کریں۔ اب دنیا کیا کہے گی کہ صیہونیوں نے گزشتہ پانچ دہائیوں میں 2,00,000 معصوم فلسطینیوں کو شہید کردیا، قیدی بنا کر ان پر مظالم، زدو کوب اور طرح آطرح کی تکالیف دیں۔ جب سب کچھ چھین لیا، ان کے ماں، باپ، بیٹے، بیٹی، بھائی، بہن، میاں اور بیوی کو قتل کیا، رہنے کا مکان چھینا، کاشتکاری کی زمین پر قابض ہوئے گویا ہر طرح سے تباہ وبرباد کردیا تو صرف جان بچی، اب انہیں ایسا محسوس ہوا کہ ان کے لیے سارا جہاں اندھا، گونگا اور بہرا ہوگیا ہے تو اپنی آواز دنیا تک پہنچانے کے لیے اور بے غیرت، بے حیا، بے شرم، ذلیل، عیاش عرب حکمرانوں کو احساس دلانے کے لیے 7 اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر حملہ آور ہو کر تاریخ رقم کی، اس فقرے "ہیہات منا الذلہ" پر عمل کیا۔

فلسطین اور اسرائیل کے درمیان کی جنگ اب تیسری عالمی جنگ کا رُخ اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس جنگ میں اب تک جو ملک شامل ہوچکے ہیں ان کے نام ہیں: فلسطین، عراق، شام، لبنان، یمن، اسرائیل، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا، اردن، ترکیہ، مصر، قطر، کینیڈا، ایران، روس، چین اور شمالی کوریا وغیرہ ہیں۔ غزہ اور لبنان میں اب تک 55,000 معصوم جانیں ضائع ہوچکی ہیں۔ 25,000 لاپتہ ہیں۔ زخمیوں کی تعداد 90,000 سے تجاوز کرچکی ہے۔

دنیا اسرائیل اور فلسطین جنگ کا مشاہدہ کررہی ہے۔ 435 دن جنگ کے آغاز کو ہوا لیکن اسرائیل ایک بھی ہدف حاصل نہیں کرسکا جیسے، زیرزمین سرنگوں کو پکڑنا، اپنے یرغمال فوجیوں کی رہائی یا غزہ پر مکمل فتح مگر ان میں سے ایک بھی ہدف عبور نہیں کرپایا۔

صیہونی افواج نے بچوں، خواتین، مکان، مسجد، اسکول، کالج، یونیورسٹی، کتب خانہ، کلیسا، اور ہسپتال پر بم اور گولے برسائے۔ اسے جنگی جیت نہیں کہتے بلکہ جنگی جرائم کا ارتکاب کہا جائے گا۔ چونکہ اس جنگ میں شیطان بزرگ، امریکہ بھی شامل ہے، یہ ہر ملک پر حملہ کرتا ہے اور کرتا رہا ہے۔

فلسطین اور اسرائیل جنگ میں یمن کا ہمدردانہ، یگانہ اور دلیرانہ مداخلت پوری دنیا، خصوصی طور پر اسلامی ملکوں کے رہنماؤں اور وہاں کی عوام الناس کو دنیا کے سامنے رسوا کردیا ہے۔ ایمانی واخلاقی فریضہ تو یہ تھا کہ فلسطینیوں کی ہر طرح سے مدد کریں اور اگر یہ نہیں کیا تو کم ازکم جنگ بندی کی کوشش کرتے۔ بہرکیف، یہ آل سعود، نصرانی ویہود عمل وکردار میں یکسانیت رکھتے ہیں۔ سعودی عرب نے یمن پر آٹھ سال تک جنگ مسلط کر رکھی تھی۔ اینٹ سے اینٹ بجادی۔ غریب ملک پر خوراک، دوائیاں اور ضروریات کے ساز و سامان کی برآمدگی پر محاصرہ کر رکھا تھا۔ بھوک سے کافی تعداد میں جاں بحق ہوئے۔ لیکن پروردگار کی جودوکرم ومدد سے گزرے عرصے میں دفاعی میدان میں قابل قدر وستائشی قوت وصلاحیت پیدا کی کہ اب امریکہ اور مغربی ممالک کو یمن کھلم کھلا چیلنج کرتا ہے کہ اگر اسرائیل ہمارے بھائی پر ظلم وستم، بمباری، اور ضروریات خوراک اور ادویات کا محاصرہ ختم نہیں کیا تو ہم بھی بحیرہ احمر (Red Sea) سے ہر وہ جہاز جو اسرائیل کے لیے سامان لیکر جانے والا اور وہاں سے آنے والے جہازوں کو نشانہ بنائے گا۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی وغیرہ ممالک اپنے اسلحہ کے زور پر آگے آئے، یمن کو دھمکایا اور پھر اس پر زبردست طریقے سے بمباری کی۔ امریکہ اور اس کے ساتھ دیگر ممالک یمن کی ہمت و حوصلہ پست نہ کرسکے بلکہ فلسطینیوں کی مدد کا وعدہ دہرایا۔ ان کے جہازوں پر بھی ڈرونز اور میزائلوں سے ایسے حملے کر رہے ہیں کہ دنیا آنکھ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے کہ یمنی کے پاس خداداد مدد ہے۔

اب شام کی بغاوت میں بشار الاسد کا کردار کی تفتیش اور تجزیے کی ضرورت ہے جو اہل اسلام سمجھ سکیں۔

گزشتہ سال سے بشار الاسد کے وہ اقدامات جس سے یہ اشارے مل رہے تھے کہ مقاومتی اتحاد سے نکلنا چاہتا ہے۔ ان اقدامات کو خفیہ رکھا گیا تھا۔ ان 16 نکات کا بغور مطالعہ کریں، شام کے موجودہ حالات واضح ہوجائے گا۔ مارچ 2023 میں اسد نے UAE کا دورہ کیا، مئی 2023 میں سعودی عرب کا دورہ، اکتوبر 2023 شام میں یمن حوثی دفاتر کو بند کرا دیا گیا، دسمبر 2023 شام میں IRGC کے اعلیٰ ترین کمانڈر سید رضی موسوی کو دمشق میں اسرائیل کے ہاتھوں شہادت، دسمبر 2023 کے بعد ایران اور IRGC کی سرگرمیوں پر قدغن، مئی 2024 ایک ملاقات میں سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ کی جانب سے سعودی/ یواے ای کے خالی وعدوں کے بارے میں خبردار کیا گیا کہ یہ وعدہ اسد کو ختم کرنے کی کوششیں ہیں، جولائی 2024 حزب اللہ کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندیاں (جبکہ حزب اللہ حالت جنگ میں تھی)، ستمبر 2024 اسرائیل کے ہاتھوں حزب اللہ کے کمانڈروں کی شام میں شہادتیں، 27 ستمبر 2024 شام کا دورہ کرنے یا اسد کے ساتھ بات چیت کے ایک دن بعد حزب اللہ کے سکریٹری جنرل سید حسن نصر اللہ کی شہادت، اکتوبر 2024 ایران کا اسد کو ادلب میں دہشت گردی کی سازش سے خبردار کرنا اور حمایت کی پیشکش کرنا لیکن اسد کا نظر انداز اور مسترد کرنا، 14 نومبر 2024 لاریجانی، آیت اللہ خامنہ ای کے مشیروں کے سربراہ نے دمشق میں اسد سے ملاقات کی تاکہ ایرانی انٹیلی جنس کی رپورٹ کے بعد دہشت گردوں کی طرف سے "آنے والے خطرے" پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ اسد نے اس خطرہ کو معمولی قرار دیکر ایران کے تعاون کرنے کی پیشکش سے انکار کردیا، 30 نومبر 2024 اسد کی فوج حلب سے پیچھے ہٹ گئی، منگل 3 دسمبر 2024 ایران نے IRGC کمانڈر جنرل جواد غفاری، جنھیں دوسرا سلیمانی کہا جاتا ہے کو شام بھیجا۔ انکی تشخیص کے مطابق اسد کی فوج مکمل ناکام ہے اور اسد کی لڑائی لڑنے کی کوئی خواہش نہیں ہے اور جمعہ 6 دسمبر 2024 ایران کے ایلچی لاریجانی جو آیت اللہ خامنہ ای کے ایڈوائزرز کے سربراہ ہیں سے اسد کا مبینہ طور پر ملاقات سے انکار، وہفتہ 7 دسمبر 2024: امریکہ، اسرائیل کی طرف سے نامزد القاعدہ/ داعش دہشت گرد جولانی کی قیادت میں شامی باغی شام کے دارالحکومت دمشق میں داخل ہوئے اور ہفتہ 7 دسمبر 2024 دن ڈھلے روس کی مدد سے بشار الاسد شام سے فرار ہوکر ماسکو میں پہلے سے ہی پہنچ گئے اپنے خاندان کے ساتھ جاملے اور خود ساختہ جلاوطنی اختیار کرلی۔

سپاہ پاسداران کے سربراہ میجر جنرل حسین سلامی ایک پریس کانفرنس میں صحافیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج شام میں ہونے والے واقعات ایک تلخ سبق ہیں۔ ہم مسلمانوں کی عزت وآبرو کو تباہ ہونے سے بچانے گئے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ شام میں آگ بھڑکانے والی یہ غیر ملکی طاقتیں کیسے بھوکے بھیڑیوں کی طرح صحرا میں اکیلے ہرن کی جان پر ٹوٹ پڑیں، ہر ایک اس کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا نوچ رہا ہے۔ ان صیہونیوں نے ملک کے جنوب، شمال اور مشرق کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور عوام ان کے درمیان تنہائی میں ایک غیر یقینی مستقبل کا سامنا کررہے ہیں۔ سب نے دیکھا کہ شامی اس وقت تک محفوظ رہے جب تک ہم وہاں تھے کیونکہ ہم ان کی عزت کے متلاشی تھے اور ان کی سرزمین کو اپنے ساتھ ضم کرنے نہیں گئے تھے۔ آج صیہونی دمشق کے اندر کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ واقعی ناقابل برداشت ہے۔ صیہونیوں کو بھاری قیمت چکانا پڑے گی۔ انہیں اسی سرزمین میں دفن کیا جائے گا- یہ واقعات ہمارے لئے سبق ہیں اور ہمیں ثابت قدم رہنا چاہیے، جیسا کہ ہمارے عزیز رہبر انقلاب نے فرمایا کہ شام اپنے غیور اور بہادر نوجوانوں کے ہاتھوں خدا کے فضل سے آزاد ہوجائے گا- دمشق کے لوگ سمجھ گئے ہیں۔

علامہ کاشفی کا بیان ہے کہ جب کربلا میں صبح کا ابتدائی حصہ ظاہر ہوگیا تو آسمان سے آواز آئی یا خلیل اللہ ارکبی۔ اے اللہ کے بہادر سپاہیوں! تیار ہو جاؤ۔ موقع امتحان اور وقت موت آرہا ہے۔ (روضۃ الشہداء، صفحہ 312، مہیج الاحزان، صفحہ 102) اہلبیت علیہم السلام شہید کیے گئے اور آپ علیہم السلام کے لیے مودت رکھنے والے مسلسل شہادتیں پیش کرتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ ایرانی، یمنی، لبنانی، شامی، فلسطینی وعراقی سرفہرست ہیں۔

اگر اسلامی تاریخ میں سن 61 ہجری کا مطالعہ کیا جائے تو حضرت زینبؑ، بضعت مصطفیٰ لخت جگر فاطمۃ الزہراؑ، دختر شیر خدا اور نواسی رحمۃ للعالمین کا بڑا سخت ترین وقت رہا ہے، اتنی فصیح وبلیغ شخصیتیں جن کا احاطہ صرف ملک شام اور آپ (س) کے روضہ اطہر کے حوالے سے چند باتیں پیش کرنا اسی مثال کے مترادف ہے کہ سمندر کو کوزہ میں ڈالنا۔

یہ حقیقت ہے کہ دختر شیر خدا توحید کی بقا کے لیے قربان ہوگئیں لیکن آج تک کوئی عالم، فاضل، ذاکر، محقق، مورخ، دانشور یا ادیب انہیں ادراک انسانی کی حد تک بھی جامع خراج تحسین پیش کرنے سے قاصر رہا ہے، 1385 سال گزر چکے ہیں اور ابھی کتنا وقت درکار ہے یہ معین کرنا مشکل ہے۔

حضرت زینب (س) نے بعد شہادت سید الشہدا جو کمال وفضائل کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے بازار شام اور دربار یزید (ملعون) میں مظاہرے کئے ان کارناموں سے عرب کے کتب خانے بھرے پڑے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہزادی نے یزید ابن معاویہ کی 38 لاکھ مربع کلومیٹر میں پھیلی حکومت کو محض دو سال نو مہینوں میں ختم کردی۔

حضرت زینبؑ کے خطبے، کربلا کے مقصد و پیغام کی تشہیر نے مضبوط، منظم، ظالم وفاسق حکومت کو نیست ونابود کردیا۔

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شریکۃ الشہادت بقائے دین ہمشیرہ، حضرت زینبؑ سلام اللہ علیہا نے توحید کی چھاؤں میں، رسالت کی آغوش میں، عصمت و طہارت کی گود میں اور پانچ اماموں کے ماحول میں زندگی گزاری۔ آپؑ کو روضہ اقدس میں نہیں بلکہ توحید میں تلاش کریں، رسالت میں ڈھونڈیں، سیدہ عالمیانؑ کی حیات مقدسہ میں تلاش کریں، مدینۃ العلم وسلونی سلونی کے فصاحت، بلاغت اور لب ولہجے میں مشاہدہ کریں، مظہر شجاعت حیدر کرار ہیں، حکمت صلح حسنؑ میں دیکھیں، آپؑ کے صبر، شکر وقربانی حسین علیہ السلام میں موجزن پائیں گے۔ تفسیر، تقریر، تحریر وتدریس کے میدان میں لاثانی تھیں۔ (مراقد اہل بیت در شام از سید احمد فہری، صفحہ 68)

سید الشہداء، حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کا باب معرکہ خون کے ذریعہ تلوار پر فتح حاصل کر رقم کیا اور یہ آٹھ دنوں میں ہوگیا اُس وقت آپؑ کے ہمراہ حضرت عباس علمبردار جن کی انگڑائی لینے پر لشکر یزید سمجھتی کہ حملہ ہوگیا، حضرت اکبر ہم شبیہ پیمبرؐ، اور دوسرے شجاع دوست واقرباء موجود تھے لیکن زینبؑ کو اپنی ذمہ داریاں مکمل کرنے، باب رقم ہونے اور سلسلۂ بازیابی وکامرانی میں سولہ ماہ کا طویل لمحہ انتہائی اذیت سے گزارنا پڑا۔ بہرحال، کوفہ اور شام کو فتح کر کربلا کی آبرو کی حفاظت کی۔ دراصل آپؑ کے بغیر نامکمل رہتی۔ سرکار عالی مقام، حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نیزے پر قرآن پڑھ رہے تھے آپ تفسیر کرتی جارہی تھیں، پتھر کھا رہی تھیں اور فنافی اللہ کی منزل سے بھی گزر رہی تھیں۔

واقعہ کربلا کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا مرحلہ تلوار کے ساتھ جہاد اور شہادت" ہے، جبکہ دوسرا مرحلہ پیغام شہادت کو عام لوگوں تک پہنچانا اور واقعہ کربلا کو تا قیامت تک کے لیے زندہ جاوید کردینا" ہے۔ واقعہ کربلا کے ان دو مرحلوں میں سے پہلے مرحلے کی قیادت امام حسین علیہ السلام نے کی جبکہ دوسرے مرحلے کی قیادت سیدہ زینبؑ نے کی:

حدیث عشق دوباب است کربلا ودمشق
یکے حسینؑ رقم کردو دیگرے زینبؑ

سیدہ زینبؑ کے خطبات بازار کوفہ، دربار ابن زیاد (لعنت اللہ) اور دربار یزید (لعنت اللہ) میں ہیں۔

آپؑ نے اپنے خطبہ میں فریب خوردہ لوگوں کو مخاطب کرکے کربلا کے اصل حقائق سے لوگوں کو آگاہ کرایا کہ یزید اور اُس کے سپاہیوں نے کربلا میں ایک ایسی عظیم شخصیت کو تین دن کا بھوکا پیاسہ شہید کیا ہے جو رسول اکرم کا فرزند، ہدایت کا چراغ تھا لیکن آج پھر 61 ہجری کے بعد نام نہاد مسلمان یزید ابن معاویہ کے نام سے حلف لے رہے ہیں۔ ان کی مدد یا دفع کرنے والے مسلمانوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت کہاں، ان کو تو ابتر رہنا ہے۔

خطبہ کا تیسرا، اہم اور آخری مقام یزید ملعون کا سجا ہوا دربار ہے۔ آپؑ نے دندان شکن خطبہ کے ذریعہ یزید کے ساتھ تمام بنی اُمیہ کو ذلت ورسوائی کے ایسے غلیظ ڈبے میں پھینک دیا کہ اب قیامت تک بنی اُمیہ ذلیل ورسوا ہوتے رہیں گے۔

دختر فاتح خیبر وخندق نے دربار یزید نیست ونابود کیا۔ یزید کے تخت کو ایسا غرق کیا کہ یزید کی نشانی ہی ختم کردی اور جو یزیدی اس کی نشانی تلاش کرتا رہا وہ بھی گمراہی کی تاریکی میں غرق ہوتا رہا:

چراغ را کہ ایزد برفروزد
کسے گر پف کند ریشش بسوزد

علم کے ذریعہ زبان کا استعمال کر زینبؑ نے اپنے آپ کو پہچنوایا، اہلبیت علیہم السلام کی پہچان کروائی، حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شناخت کروائی اور اللہ کا نمائندہ ہونے کی خصوصیات بتائیں۔

یہ حقیقت ہے کہ آپؑ توحید، رسالت و امامت کی سرپرست، مشن حسینؑ کی نگراں، اور کربلا کی ترجمان اور سالار قافلہ ہیں، فضائل ومصائب محمدؐ اور آل محمدؑ بیان کیا۔ اسیری کی حالت میں بھی فریب خوردہ کو مقصد حسین علیہ السلام سے آگاہ کیا۔ ظلم وزیادتی کے خلاف مظلوم کو آواز بلند کرنے کا سبق سکھایا۔ باطل کے خلاف پرچم حق بلند کرنے کا بہترین طریقہ وسلیقہ سکھایا۔

ملک شام میں دیکھا جارہا ہے کہ یزید و امیر شام کے ماننے والے، بغض علی علیہ السلام رکھنے والے، من کنت مولا بھلانے والے، باغ فدک غصب کرنے والے، نواسہ رسول کا گلا نعرہ تکبیر میں کاٹنے والوں کی ٹولی کے منظر نامے آشکار ہوچکے ہیں۔ یہ دور دشمن اسلام، دشمن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بے نقاب ہونے کا ہے کیونکہ ظہور یوسف زہرا کی علامتیں نمایاں ہورہی ہیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ

ہم ایسے واقعات وحالات کے قریب آرہے ہیں جو کمزور ایمان اور محدود بیداری والے لوگوں کو ہلا کر رکھ دیں گے۔ جو لوگ اپنے آپ کو تیار نہیں کریں گے وہ نقصان اٹھائیں گے۔ ہمیں بیداری، سمجھ اور بصیرت کی اعلیٰ سطح حاصل کرنے کے لیے خود کو تیار کرنا چاہیے۔

موبائل 7060888223

☆☆☆☆

ملک کا آئین غلطیوں کو سدھارنے کا متقاضی: فاروق عبداللہ

نیشنل کانفرنس مقامی صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے پُرعزم: تنویر صادق

سری نگر 17 دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ملک کے آئین کے 75ویں سال پر کہا کہ آئین کا دن منانے کی سب سے بڑی اخلاقی ذمہ داری کیساتھ ساتھ بحیثیت ملک کے محب وطن جمہوریت اور آئین کی بالادستی مقدم سمجھ کر اس کی حفاظت اور اس آئین کے ایک ایک لفظ پر عمل پیرا ہونا سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین جمہوریت کی روح ہے اور اس آئین پر سارے اقوام اور قوم فخر کرتے آئے ہیں جس کے تحت ملک سبھی لوگوں کو یکساں حقوق، مذہبی اور پریس پلیٹ فارم کی آزادی نصیب ہوئی ہے۔ میری یہی گذارش ہے کہ اس آئین کی اب تک جو بیخ کنی کی گئی اُس کی بھرپائی کی جائے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ اسی آئین کے تحت ریاست جموں وکشمیر کو ایک منفرد حیثیت ملی ہے اور آئین کے تحت ہی ریاست کا رشتہ 3 شرائط پر ملک کیساتھ ہوا ہے اور مرکز کا رشتہ دفعہ 370 اور 35اے کے تحت ہی جوڑا گیا تھا۔ لیکن 5 اگست 2019 کو یکطرفہ اور غیر جمہوری طور پر آئین کی بیخ کنی کی گئی جو یہاں کے عوام کو ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے مرکزی حکومت پر زور دیا کہ اپنی غلطیوں کو سدھار کر جموں وکشمیر کے عوام کے آئینی اور جمہوری حقوق کو بحال کیا جانا چاہئے۔

نیشنل کانفرنس کے ترجمان اعلیٰ اور ایم ایل اے زیڈی بل نے باغ علی مردان میں محکمہ انڈسٹریز کی طرف سے منعقدہ ایک نمائش کا دورہ کیا اور تمام سٹالوں کا معائینہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک تقریب سے بھی خطاب کیا اور انٹرپونروں میں چکیں بھی تقسیم کیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ نیشنل کانفرنس نے مقامی صنعتوں کو بڑھاوا دینے کیلئے ماضی میں بھی ناقابل فراموش کام کیا ہے اور مستقبل میں بھی ہماری حکومت اس شعبے کو فروغ دینے کیلئے پُرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے اپنے انتخابی منشور میں انڈسٹریز شعبے کے فروغ کیلئے ایک منظم لائحہ مرتب کیا ہے اور ہم اپنے تمام وعدوں کو پورا کر کے رہیں گے۔ ان کے مطابق ہم نے اپنے منشور میں صنعتوں کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے قابل عمل طریقے تلاش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہم نے صنعتی ترقی اور پائیداری کیلئے بجلی کے نرخوں میں مزید مہلت فراہم کرنے کی بات بھی کی ہے۔ ہم نے صنعتی پارک اور خصوصی اقتصادی زون قائم کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ 10 برسوں کے کھوکھلے وعدوں کے برعکس، ہمارے صنعتی اقدامات کو ہمارے خطے کے منفرد ماحول اور جغرافیہ کے مطابق بنایا جائے گا۔ ممبر اسمبلی زڈی بل کا کہنا تھا کہ ہم مہارت کی ترقی کے جامع پروگرام شروع کریں گے۔ صنعتوں اور تعلیمی اداروں کو متعلقہ تربیتی پروگرام بنانے، روزگار کو بڑھانے اور شراکت داری قائم کرنے کے لئے صنعتوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی ہر ایک کوشش کی جائے گی۔ تنویر نے کہا کہ ہماری حکومت ان صنعتوں کو مراعات فراہم کرے گے جو مقامی طور پر تربیت یافتہ افراد کی خدمات حاصل کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مائیکرو، سمال اور میڈیم انٹرپرائزز کی ترقی کے لئے مالی مراعات، سبسڈیز اور تربیتی پروگرام فراہم کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ تنویر صادق نے کہا کہ عوامی جانکاری انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور انٹرپونروں کو دور جدید سوشل میڈیا کا استعمال چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سکیموں کی جانکاری بھی انتہائی ضروری ہے، جس طرح جموں میں سکیموں سے لوگ استفادہ اُٹھا رہے ہیں یہاں بھی اس شعبے سے جڑے افراد کو سکیموں کی جانکاری حاصل کر کے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

سابق ایم پی کے انتقال پر ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور عمر عبداللہ کا اظہار رنج

سری نگر 17 دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور نائب صدر و وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پارٹی کے سینئر رہنما اور لداخ سے دو بار ممبر پارلیمنٹ رہ چکے حاجی غلام حسن خان کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں انہوں نے سوگوار خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور مرحوم جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی۔ دونوں لیڈران نے مرحوم کو زبردست الفاظ مین خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مرحوم نے ہمیشہ لوگوں کی فلاح وبہبود کام کیا اور نیشنل کانفرنس کی مضبوطی کیلئے کام کیا۔

اے سی بی نے فائر اینڈ ایمرجنسی کلرک کو رنگے ہاتھوں دھر دبوچا

سری نگر 17 دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر اینٹی کرپشن بیورو نے فائر اینڈ ایمرجنسی میں تعینات کلرک کو چار ہزار روپیہ کی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں دھر دبوچ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ اے سی بی کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اینٹی کرپشن بیورو کو ایک شکایت موصول ہوئی کہ فائر اینڈ ایمرجنسی سوپور میں تعینات کلرک نثار احمد وانی این او سی کے حصول کی خاطر پانچ ہزار روپیہ کا تقاضہ کر رہا ہے۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ بارہ مولہ میں لکڑی سیل ڈپو کھولنے کے لئے محکمہ جنگلات سے ڈپو لائسنس حاصل کرنے کی خاطر آن لائن درخواست جمع کرنے کے بعد فائر اینڈ ایمرجنسی محکمہ سے این او سی لازمی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب شکایت کنندہ نے متعلقہ محکمہ کے کلرک نثار احمد وانی سے رجوع کیا تو اس نے تاخیری حربہ آزمایا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مذکورہ کلرک نے بعد ازاں این او سی کے حصول کی خاطر پانچ ہزار روپیہ رشوت طلب کی اور یہ کہ 15 سو روپیہ نامعلوم بینک کھاتے میں بطور این او سی فیس جمع کرنے کی بھی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ منتخب دکاندار کے ذریعے مجوزہ ڈپو میں مختلف آلات نصب کرنے پر بھی مجبور کیا۔ اے سی بی کے مطابق تحریری شکایت کی جانچ پڑتال کی گئی جس کے بعد کلرک کے خلاف باضابطہ طور پر مختلف دفعات کے تحت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈی ایس پی کی سربراہی میں اینٹی کرپشن بیورو نے ایک جال بچھایا جس دوران کلرک نثار احمد وانی کو سائل سے چار ہزار روپیہ کی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا گیا۔ ان کے مطابق آزاد گواہوں کی موجودگی میں کلرک کے قبضے سے رشوت کی رقم برآمد کر کے ضبط کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں مزید تحقیقات جاری ہے۔

راہل کے دورے سے سامنے آنے والی ہاتھرس کی حقیقت چونکا دینے والی ہے: کانگریس

نئی دہلی، 17 دسمبر (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ہاتھرس میں متاثرین کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد ان کی سچائی ملک کے سامنے آ گئی ہے اور ہر کوئی حیران ہے کہ مودی حکومت متاثرین کی مدد کے لیے کیے گئے وعدے پورے نہیں ہوئے کانگریس نے کہا کہ اتر پردیش کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے ہاتھرس کیس میں کبھی سچ نہیں بولا۔ اس معاملے پر شروع سے ہی جھوٹ بولا جاتا رہا ہے اور اس معاملے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے، لیکن اب لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر کے دورے کے ذریعے متاثرہ خاندان کی حقیقت جو سامنے آئی ہے وہ چونکا دینے والی ہے۔ مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اتر پردیش حکومت نے کہا تھا کہ دلت بیٹی کی آخری رسومات خاندان کی رضامندی اور موجودگی سے ہوئیں، لیکن سچائی یہ ہے کہ پولیس اور انتظامیہ نے رات کے اندھیرے میں لاش پر پٹرول چھڑک کر جلا دیا۔ یہ 14 ستمبر 2020 کا واقعہ ہے جب چار نوجوانوں نے 19 سالہ دلت بیٹی کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی اور 22 ستمبر کو دلت بیٹی خود اپنا بیان ریکارڈ کرانے گئی اور 28 ستمبر کو دہلی میں علاج کے دوران بیٹی کی موت ہو گئی۔ اسی دن اس کی لاش کو جلدی سے پٹرول چھڑک کر جلا دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یکم اکتوبر کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور پارٹی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا متاثرہ خاندان سے ملنے گئے، لیکن انہیں ڈی این ڈی فلائی اوور پر روک دیا گیا۔ حکومت نے ہمیں متاثرہ خاندان تک پہنچنے کی اجازت نہیں دی تاکہ ہمیں حقیقت کا پتہ نہ چل سکے اور انہیں انصاف نہ مل سکے۔ ہم حکومت کی اس یقین دہانی کے ساتھ واپس آئے کہ متاثرہ خاندان کو مناسب معاوضہ دیا جائے گا، لیکن آج تک خاندان کو معاوضہ نہیں دیا گیا۔ حکومت نے متاثرہ خاندان کے ایک رکن کو سرکاری نوکری دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جو نہیں ملا۔ وعدہ کیا گیا تھا کہ اس کیس کو فاسٹ ٹریک کورٹ میں چلایا جائے گا جو نہیں چلایا گیا۔ متاثرہ خاندان کی بحالی کا وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ وعدہ بھی پورا نہیں ہوا۔ محترمہ لامبا نے کہا کہ 12 دسمبر کو لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی ہاتھرس پہنچے اور حکومت کے تمام دعووں کو بے نقاب کیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ سی آر پی ایف نے انہیں چار سال سے قید میں رکھا ہوا ہے اور انہیں کہیں بھی جانے کے لیے تحریری اجازت لینا ہوگی۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ حکومت نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو ہم اس خاندان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ ہم ان کی اس وقت تک حمایت کریں گے جب تک ان کی بحالی اور تحفظ نہیں ہو جاتا۔ مسٹر گاندھی کا متاثرہ خاندان سے ملاقات کرنا اور اس معاملے کو ایوان میں پیش کرنا ان تمام متاثرین کی امید کو زندہ رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ کھلے عام جھوٹ بولتے ہیں اور مجرموں کو تحفظ مل رہا ہے تو یہ پوری حکومت اور انتظامیہ پر سوال اٹھاتا ہے۔ جب عدالت نے اتر پردیش حکومت سے 2022 میں پوچھا کہ اس نے متاثرہ خاندان کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کیوں نہیں کیا تو حکومت نے کہا کہ ہم وعدے پورے کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ لواحقین کا کہنا ہے کہ کیس میں ریپ کی دفعہ ہٹا دی گئی تھی، اس لیے تینوں ملزمان کو بری کر دیا گیا، جب کہ متاثرہ نے موت سے قبل لکھا تھا کہ اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی گئی۔ اہل خانہ شواہد کو تباہ کرنے کے الزامات بھی لگاتے ہیں۔ جب پولیس سے پوچھا گیا کہ رات 30.2 بجے کیا جلایا جا رہا ہے تو پولیس والے سچ نہیں بتا سکے۔ مہیلا کانگریس صدر نے کہا کہ آج ملک میں ایسے بہت سے معاملات ہیں، جن کی سچائی کو اقتدار میں آنے والے لوگ باہر آنے سے روک رہے ہیں۔ اگر مسٹر راہل گاندھی ہاتھرس نہ گئے ہوتے تو سچائی ملک کے سامنے نہ آتی۔ بتایا جا رہا ہے کہ جب یہ تینوں ملزمان جیل سے رہا ہوئے تو ان کا استقبال پھولوں کے ہاروں سے کیا گیا۔ یہ پہلا کیس نہیں ہے۔ بی ایچ یو میں زیر تعلیم اس کی بیٹی کے گینگ ریپ کرنے والوں کی رہائی کے بعد بھی ان کا استقبال پھولوں کے ہاروں سے کیا گیا۔ بلقیس بانو کے ملزمان کو بھی رہا کیا گیا اور پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ یہ بی جے پی کا کلچر ہے کہ بیٹیوں کو نہ بچاؤ، عصمت دری کرنے والوں کو بچاؤ۔ یہ ملک کے لیے بہت سنگین مسئلہ ہے۔ ملک کی آدھی آبادی ہماری دکھی بیٹیاں ہیں جو انصاف کے لیے عدالت کے چکر لگا رہی ہیں۔

ہندوستان کو علم پر مبنی معیشت بنانے کا ہدف قریب: وشنو دت

نئی دہلی، 17 دسمبر (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) مدھیہ پردیش یونٹ کے صدر اور رکن پارلیمنٹ وشنو دت شرما نے منگل کو کہا کہ ملک میں نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ کے بعد پرائمری اور اعلیٰ تعلیم میں بہت تیزی سے بہتری آنے لگی ہے اور ہندوستان کو علم پر مبنی معیشت بنانے کا ہدف قریب نظر آنے لگا ہے۔ مسٹر شرما نے یہاں مدھیہ پردیش بھون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں قومی تعلیمی پالیسی -2020 سے ہندوستان کے اعلیٰ تعلیمی نظام میں ایک اہم تبدیلی آئی ہے۔ سال 2013-14 میں تعلیمی نظام میں آج ہم نے بہت ترقی کی ہے۔ انہوں نے کہا، "ملک کی آزادی کے بعد میکالے کا تعلیمی نظام چل رہا تھا۔ ہم برسوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ تعلیمی نظام کو تبدیل کیا جائے۔ وزیر اعظم نے نئی تعلیمی پالیسی کو لاگو کر کے تعلیم کو جامع، قابل رسائی اور عالمی سطح پر مسابقتی بنانے کے لیے مسلسل عزم کے ساتھ کام کیا ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی نے طلباء کی ہمہ جہت ترقی کے ساتھ ساتھ تعلیمی سطح کو بہتر بنانے کے شعبے میں نمایاں کام کیا ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کا مقصد تعلیم کو روزگار سے جوڑنا ہے، تاکہ طلبا کو ضروری ہنر اور علم کے ساتھ بہت سے اختیارات اور مواقع مل سکیں۔ یونیورسٹی کے طلباء کو اب بہت سے متبادل مل رہے ہیں۔ اب 1 سال میں سرٹیفکیٹ، 2 سال میں ڈپلومہ اور 3 سال میں ڈگری ملے گی۔ مسٹر شرما نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں وہ سب کچھ ہے جو طلباء کو موجودہ حالات میں جاننے کی ضرورت ہے۔ نظام تعلیم کو بہتر کر کے عالمی بنانے کے لئے یہ پالیسی لائی گئی ہے۔ غریبوں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ لڑکیوں اور معذور افراد کے لیے بھی علیحدہ التزامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1986 کے بعد 34 سال بعد وزیر اعظم نے نئی تعلیمی پالیسی لانے کا عمل شروع کیا اور آج وہ عالمی معیار کا تعلیمی ادارہ بنانے کے عزم کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی لانے کا عمل 2015 سے شروع ہوا تھا جس میں 5.2 لاکھ گرام پنچایتوں، 6600 ترقیاتی بلاکوں، 6000 شہری اداروں اور 6 ہزار 76 اضلاع سے تقریباً دو لاکھ تجاویز کے بعد اس نئی تعلیمی پالیسی کو لانے کا کام کیا گیا ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کو فرد کی ہمہ گیر ترقی، سبھی کو قابل رسائی تعلیم فراہم کرنے اور ہندوستان میں علم پر مبنی معاشرہ بنانے کے وژن کو پورا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ مدھیہ پردیش بی جے پی صدر نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں کھیل پر مبنی تعلیم کو ترجیح دی گئی ہے۔ این سی ای آر ٹی کی طرف سے نئی تعلیمی پالیسی کے تحت جو نصاب، تعلیمی فریم ورک تیار کیا گیا ہے، وہ بدلتے وقت کے ساتھ طلباء کو تعلیم دینے کے مطابق کرنے اور 21ویں صدی کی ضروریات کو پورا کرنے کا کام کرے گا۔

حج ٹرینر کے انتخاب کے لیے آن لائن درخواست دینے کی تاریخ میں توسیع

نئی دہلی: حج بیت اللہ 2025 کے لیے منتخب عازمین حج کو حج کے ارکان ومسائل، دوران حج سعودی عربیہ کے مقدس شہر مکہ المکرمہ و مدینہ منورہ میں دوران قیام پیش آنے والے معاملات اور صحت وسلامتی سے وابستہ ہدایات کی معلومات فراہم کرنے کے پیش نظر حج ٹرینر کے انتخاب کے لیے مطلوبہ آن لائن درخواست جمع کرنے کی مدت 22 دسمبر 2024 تک بڑھادی گئی ہے۔ اس سلسلے میں دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی کی جانب سے فراہم اطلاع کے مطابق دہلی کے لیے اب تک کل 19 درخواستیں موصول ہوئیں ہیں۔ حج ٹرینر کے لیے متعین ضابطے کے مطابق دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کو دہلی سے حج بیت اللہ کے لیے منتخب عازمین کی ٹریننگ کے لیے کم سے کم 20 حج ٹرینر کی ضرورت ہے اور حج سے متعلق تمام معاملات ومسائل سے واقفیت رکھنے والے بہتر سے بہتر ٹرینر کو ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر منتخب کیا جاے گا اور منتخب شدہ تمام حج ٹرینر علاقہ وار حجاج کی فہرست کے مطابق کم سے کم تین ٹریننگ کیمپ کا انعقاد کریں گے جبکہ ایک مرکزی تربیتی پروگرام حج منزل ترکمان گیٹ میں منعقد کیا جائے گا۔

'بنگلہ دیش کے ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں'

خاص عبارت والا بیگ لے کر پارلیمنٹ پہنچیں پرینکا

سبھی انتخابات ایک ساتھ کرانے والا بل آئین اور وفاقی نظام کے خلاف: پرینکا گاندھی

کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی اور پارٹی کے کئی دیگر اراکین پارلیمنٹ نے آج بنگلہ دیش میں ہندو طبقہ و دیگر اقلیتوں پر ہو رہے مظالم کے خلاف پارلیمنٹ احاطہ میں آواز اٹھائی۔ منگل کے روز پارلیمنٹ احاطہ میں بھی احتجاجی مظاہرہ کیا اور بنگلہ دیشی ہندوؤں کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔ پرینکا گاندھی اور دیگر کانگریس لیڈران پارلیمنٹ احاطہ میں ایک خاص بیگ لیے ہوئے نظر آئے۔ اس بیگ پر 'بنگلہ دیش کے ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں' لکھا ہوا تھا۔ پرینکا گاندھی کے ساتھ ساتھ دیگر پارٹی لیڈران پارلیمنٹ احاطہ میں 'مکر دوار' کے قریب جمع ہوئے اور 'مرکزی حکومت جواب دو' کے ساتھ ساتھ 'وی وانٹ جسٹس' کا نعرہ لگاتے نظر آئے۔ بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے خلاف ہو رہے مظالم کو لے کر پارلیمنٹ احاطہ میں ہوئے اس مظاہرہ کی ویڈیو کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر بھی کی ہے۔ اس ویڈیو کے ساتھ پوسٹ میں لکھا ہے کہ "بنگلہ دیش میں اقلیتوں، ہندوؤں اور عیسائیوں پر مظالم کے واقعات لگاتار سامنے آ رہے ہیں۔ لیکن مودی حکمت اس معاملے میں خاموش ہے، کوئی قدم نہیں اٹھا رہی۔" پوسٹ میں مزید لکھا گیا ہے کہ "آج پارلیمنٹ احاطہ میں کانگریس کے اراکین پارلیمنٹ نے مظاہرہ کر بنگلہ دیش میں ہندوؤں، عیسائیوں اور اقلیتوں کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔" واضح رہے کہ کانگریس نے پیر کے روز بھی اس معاملے میں پارلیمنٹ احاطہ میں مظاہرہ کیا تھا۔ کیرالہ کی وائناڈ لوک سبھا سیٹ پر کامیابی حاصل کر پارلیمنٹ پہنچنے والی پرینکا گاندھی نے لوک سبھا میں وقفہ صفر کے دوران بھی یہ ایشو اٹھایا تھا۔ اتنا ہی نہیں، پرینکا گاندھی لگاتار اہم ایشوز کو اٹھا رہی ہیں، چاہے وہ قومی ایشو ہو یا عالمی۔ پیر کے روز پرینکا گاندھی نے فلسطینی عوام کی حمایت میں 'فلسطین' لکھا ہوا ہینڈ بیگ لے کر بھی پارلیمنٹ پہنچی تھیں۔

پرینکا گاندھی نے پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "یہ آئین مخالف بل ہے۔ یہ ہمارے ملک کے وفاقی نظام کے خلاف ہے۔ ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔" کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے منگل کے روز الزام عائد کیا کہ لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات ایک ساتھ کرانے کا راستہ ہموار کرنے والا بل آئین اور وفاقی نظام کے خلاف ہے۔ انھوں نے پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "یہ آئین مخالف بل ہے۔ یہ ہمارے ملک کے وفاقی نظام کے خلاف ہے۔ ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ حکومت نے ملک میں لوک سبھا اور اسمبلی انتخاب ایک ساتھ کرانے کی سہولت والا بل لوک سبھا میں پیش کیا۔ اس بل کو اپوزیشن پارٹیوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بل کو لوک سبھا میں پیش کیے جانے کی مخالفت کانگریس، ترنمول کانگریس، سماجوادی پارٹی، شیوسینا یو بی ٹی سمیت کئی اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران نے کی۔ اس کے باوجود بل لوک سبھا میں پیش کیا گیا اور جب ووٹنگ ہوئی تو اس کی حمایت میں 269 ووٹ پڑے، جبکہ اس کے خلاف 198 لوک سبھا اراکین نے ووٹ دیے۔

تھکے ہوئے وزیر اعلیٰ اور ریٹائرڈ عہدیدار بہار چلا رہے ہیں: تیجسوی

مدھے پورہ، 17 دسمبر (یو این آئی) بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور سابق نائب وزیر اعلی تیجسوی پرساد یادو نے الزام لگایا کہ تھکے ہوئے وزیر اعلیٰ اور ریٹائرڈ عہدیدار ریاست کو چلا رہے ہیں۔ کاریا کرتا درشن سہ سمواد پروگرام کے چوتھے مرحلے میں مدھے پورہ پہنچنے والے تیجسوی یادو نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نیتی آیوگ کی رپورٹ میں بہار کو سب سے غریب ریاست قرار دیا گیا ہے، بے روزگاری اور غربت کے ساتھ ساتھ نقل مکانی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ نتیش حکومت اسے ختم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے بہار کو خصوصی درجہ نہ دینے پر وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم سے جواب مانگا۔ مسٹر یادو نے جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے رکن پارلیمنٹ للن سنگھ کے مائی بہن سمان یوجنا کے بارے میں بیان کا جواب دیا اور ان سے چیف منسٹر کے 15 روزہ دورہ بہار کے اخراجات کا حساب دینے کو کہا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے للن سنگھ جواب دیں کہ چیف منسٹر نتیش کمار کے 15 دنوں کے دورہ بہار پر 2 ارب 25 کروڑ 78 لاکھ روپے کا خرچ کہاں سے آ رہا ہے۔ اس کا حساب انہیں عوام کو دینا چاہیے۔ اس دوران ون نیشن ون الیکشن پر اپنا ردعمل دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لوگ ملک میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کا قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن وقت پر الیکشن نہیں کروا سکتا۔ ایک ساتھ کئی ریاستوں میں انتخابات نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک ریاست میں بھی ایک مرحلے میں انتخابات نہیں ہو سکتے تو پورے ملک میں ایک ساتھ انتخابات کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر اخراجات بچانے کی بات ہے تو سب سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی کو عوام کو حساب دینا چاہئے کہ پچھلے 11 سالوں میں اشتہارات پر کتنا خرچ کیا گیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ آج کہہ رہے ہیں ون نیشن ون الیکشن، تو کل کہیں گے ون نیشن، ون پارٹی اور ون نیشن ون لیڈر۔ اس سب کا کوئی مطلب نہیں، یہ لوگ صرف آر ایس ایس کا ایجنڈا طے کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تھکے ہوئے وزیر اعلیٰ اور ریٹائرڈ عہدیداروں کے ساتھ بہار ترقی نہیں کر سکتا۔

واجد علی شاہ نے ہندوستانی روایت وثقافت کو فروغ دیا: پروفیسر محمد شاہد حسین

اردو اکادمی دھلی کے زیر اہتمام پری خانہ۔ بیگمات اودھ کے خطوط پر مذاکرہ

نئی دہلی 17 دسمبر۔ واجد علی شاہ کی دو اہم کتابیں "پری خانہ" اور "بیگمات اودھ کے خطوط" مرتبہ پروفیسر خالد اشرف پر اردو اکادمی دہلی کے قمر رئیس ہال میں مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مذاکرہ کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر محمد شاہد حسین نے کہا کہ تدوین کوئی آسان کام نہیں بلکہ اس کے لیے اک نظریہ اور وسعت مطالعہ کے ساتھ معتبر حوالہ جات کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور پروفیسر خالد اشرف نے اپنی اس کتاب میں اس حق کو بخوبی ادا کیا ہے۔ مزید انہوں نے کہا کہ واجد علی شاہ ہماری تاریخ کا ایک ایسا کردار ہے جس کے اخلاقی اور فنی دونوں پہلوؤں پر بہت ہی زیادہ بات کی جاتی ہے۔ ان کے اخلاقی پہلو تو زبانی ہیں لیکن ان کے فنی پہلوؤں پر بات کی جائے تو انہوں نے حکومتی سطح نئے نظام نسق کی بات کی لیکن انگریزوں نے اپنی چالبازیوں سے ہر چیز کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کی لیکن واجد علی شاہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے ہندوستانی روایت وثقافت کو بھرپور فروغ دیا۔ وہ کئی فنون کے موجد بھی بنے جن میں ہندوستان کے کلچر کا فروغ کا عکس بھرپور نظر آتا ہے۔ مذاکرہ کی ابتدا میں پروفیسر خالد اشرف نے کتاب کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس کتاب کی تدوین کی وجوہات پر تفصیلی گفتگو کی نیز اس زمانے کی سیاسی وثقافتی معاملات پر پیچ کو سامنے لانے کی بھی کوشش کی اور یہ کتاب کیوں اہم ہے وقدیم متون سے کس قدر مختلف ہے اس پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر محمد کاظم نے مرتب اور کتاب پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر خالد اشرف کی کئی خصوصیات میں سے سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ کوئی بھی نظریہ رواروی میں قائم نہیں کرتے ہیں، بلکہ بہت ہی زیادہ لکھ پڑھ کر اپنا نظریہ قائم کرتے ہیں۔ ان دونوں کتابوں سے انھوں نے اودھ کی تاریخ کو نئے زاویے سے دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ نیز فنون لطیفہ کے حوالے سے یہ مطالعہ کی اہم کتاب ہے۔ پروفیسر بجرنگ بہاری نے کہا کہ انگریزوں کا پورا سسٹم اس بات پر لگا ہوا تھا کہ واجد علی شاہ کے کردار کو کس طرح مسخ کیا جائے۔ پروفیسر اوما کانت چوبے نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کا حکومتی عہد تو بہت ہی کم رہا ہے لیکن علمی حکومت اب تک قائم ہے نیز انھوں نے کہا کہ اودھ کے لوک گیتوں میں آج بھی واجد علی شاہ کو بہت ہی احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کسی بھی گیت میں منفی خیال کا اظہار نظر نہیں آتا ہے۔ ان کے علاوہ ایم سعید عالم نے بھی اس کتاب پر اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کی۔ پروگرام کے شروع میں اردو اکادمی دہلی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول نے استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر خالد اشرف کی ایک جلد کی اس کتاب میں صرف دو کتابیں بند نہیں ہیں بلکہ تین کتابیں سمجھی جائیں، کیونکہ مقدمہ جس قدر تفصیل سے انہوں نے لکھا ہے اس میں واجد علی شاہ کی شخصیت وفن کے ساتھ ان کے علمی کارناموں پر بھی بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔

تنازعہ میں میڈیا نے میری اہلیہ کا نام شامل کیا: راج کندرا

ممبئی۔ راج کندرا کے لیے، پچھلے تین سال ایک ہنگامہ خیز رہے ہیں جس میں قانونی لڑائیوں اور شدید عوامی جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ پہلی بار اس معاملے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے اردگرد چل رہے تنازعات نے میرے خاندان کو مسلسل گھسیٹ لیا ہے جو کہ سب سے مشکل اور تکلیف دہ تھا۔ راج کندرا نے اپنی اہلیہ شلپا شیٹی کندرا کو غیر منصفانہ طور پر تنازعات میں گھسیٹے جانے پر اپنی مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شلپا نے برسوں کی محنت کے ذریعے اپنی شناخت بنائی ہے اور وہ محسوس کرتی ہیں کہ یہ غیر منصفانہ ہے کہ اس کے نام کو مزید نقصان پہنچایا جائے۔ راج کا خیال ہے کہ میڈیا جان بوجھ کر شلپا کا نام توجہ، خیالات اور وائرل ہونے کے لیے شامل کرتا ہے اور اسے اس کی ساکھ پر غیر منصفانہ حملہ قرار دیتا ہے۔

خالصتانی دہشت گردوں کے نشانے پر ہیں پنجاب کے کئی تھانے، این آئی اے کی ایک خفیہ رپورٹ میں ہوا انکشاف

پنجاب میں گزشتہ کچھ دنوں سے تھانوں پر حملے بڑھ گئے ہیں، تھانوں پر حملے میں ببر خالصہ انٹرنیشنل کے دہشت گرد ہیپی پنسیا اور جیون فوجی کا ہاتھ ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ خالصتانی دہشت گرد پنجاب میں پولیس اسٹیشنوں کو ڈیڈ ڈراپ ماڈل کے تحت نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس بات کا انکشاف این آئی اے کی ایک خفیہ رپورٹ میں ہوا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق مذکورہ ماڈل میں میں دہشت گرد تنظیم کسی بھی بلڈنگ یا شخص کو نشانہ بنانے کے لیے میموری چپ، پین ڈرائیو یا ڈیجیٹل چپ کے ذریعہ اپنا پیغام، جس میں ہدف، دھماکہ خیز مادہ کی جگہ بتائی جاتی ہے، اس کی جانکاری اپنے اوور گراؤنڈ ورکر سے شیئر کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ پنجاب میں گزشتہ کچھ دنوں سے تھانوں پر حملے بڑھ گئے ہیں۔ تھانوں پر حملے میں ببر خالصہ انٹرنیشنل کے دہشت گرد ہیپی پنسیا اور جیون فوجی کا ہاتھ ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ این آئی اے نے کچھ دن قبل پنجاب پولیس کو دی اپنی اسٹیٹس رپورٹ میں تھانوں پر حملے کو لے کر تنبیہ دی تھی۔ گزشتہ ایک ماہ میں پنجاب میں الگ الگ پولیس اسٹیشنوں اور چوکیوں پر حملے ہوئے ہیں، جن میں اسی ڈیڈ ڈراپ ماڈل کا استعمال کیا گیا ہے۔ ان حملوں میں امرتسر کے اسلام آباد تھانہ، مجیٹھا تھانہ، گربخش نگر پولیس چوکی اور اجنالا تھانہ شامل ہیں۔ ان حملوں کے پیچھے خالصتانی عناصر کے ہاتھ ہونے کی بات کہی جا رہی ہے۔ این آئی اے کی خفیہ رپورٹ بتاتی ہے کہ ڈیڈ ڈراپ ماڈل کے ذریعہ دہشت گردوں کی سازش کو پکڑنا جانچ ایجنسیوں کے سامنے ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعہ دہشت گرد تنظیم بیشتر نئے علاقوں کا استعمال کرتے ہیں، جنھیں بیرون ممالک بلانے اور پیسے کا لالچ دیا جاتا ہے۔ توجہ طلب بات یہ ہے کہ 17 دسمبر کی صبح بھی امرتسر کے اسلام آباد تھانے میں دھماکہ کی خبر سامنے آئی ہے۔

فخر راجستھان ایوارڈ سے سرفراز ہوئے ڈاکٹر اعظم بیگ

نئی دہلی 17 دسمبر۔ راجستھان میں تعلیم کی روشنی پھیلانے والے اور ملک بھر میں سماجی عوامی، فلاحی اور رفاہی کاموں کے کارکن کے روپ میں اپنی شناخت بنا چکے ڈاکٹر اعظم بیگ کو آج ایک سادہ تقریب میں ملک بھر سے منتخب شخصیتوں کی موجودگی میں فخر راجستھان ایوارڈ سے نوازا گیا ڈاکٹر اعظم بیگ نے اس موقع پر تقریب میں موجود تمام شخصیتوں کو مخاطب کرتے ہوئے میزبان ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے راجستھان سے انہیں یہ اعزاز دیے جانے پر اپنی شناخت اور خدمات کے بارے میں متعارف بھی کروایا، ایوارڈ یافتہ تمام مساہمین اور سامعین کو ملک کی موجودہ تشویشناک صورتحال سے آگاہ کراتے ہوئے حالات کے تبدیل ہونے اور کسی بھی طرح مایوس نہ ہونے کی بات کہتے ہوئے سماجی اور ثقافتی خدمات کے انجام دینے والوں کی حوصلہ افزائی پر اظہار تشکر بھی ادا کیا اور کہا کہ ہمارے ملک میں ہر وقت امن پسند طبقہ بڑی تعداد میں رہا ہے لیکن اس وقت ان کی خاموشی کی وجہ سے نفرتوں اور عداوتوں کا بول بالا ہے لیکن ہمکو ان حالات میں نہ ہمت ہارنا ہے اور نہ مایوس ہونا ہے۔ بلکہ ہمکو اپنی تعداد میں اضافہ کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ 1980 کی دہائی میں شریمتی اندرا گاندھی کی موجودگی میں شانتی، سدھ بھاونا، دیش پریم، اور قومی ایکتا کے لیے ممبئی سے شروع کی گئی اس تنظیم کی جانب سے ملک کی کئی تعلیمی، سماجی، شخصیتوں کے علاوہ ججز، قانون دان، اور ماہرین معاشیات کو بھی ایوارڈ سے سرفراز کیا جا چکا ہے تقریباً پچھلے 46 سالوں سے دیے جا رہے ہے۔

سرسید اکیڈمی میں "سونگس آف علی گڑھ" کتاب کا اجراء

فطرت کی شاعری، قدرتی مظاہر کے ساتھ انسانی چھیڑ چھاڑ کے خلاف آواز بلند کرتی ہے

علی گڑھ، 17 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ انگریزی کی سینئر استاد پروفیسر سمیع رفیق کی انگریزی نظموں کے مجموعے "سونگس آف علی گڑھ" کا اجراء یونیورسٹی کی سرسید اکیڈمی میں منعقدہ ایک تقریب میں ممتاز شاعرہ، مصنفہ اور ایڈیٹر پروفیسر سکریتا پال کمار اور اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر فرحت حسن، ایوارڈ یافتہ ذولسانی مصنف پروفیسر شافع قدوائی، ڈائریکٹر، سرسید اکیڈمی، اور پروفیسر عائشہ منیرہ کے ہمراہ کیا۔ اس مجموعہ میں فطرت اور ثقافت پر نظمیں شامل ہیں۔ اس موقع پر انسانی زندگی اور ماحولیات پر جدید ترقی کے اثرات، قدرتی ماحول کی بربادی، شناخت کے مسائل، مکانات، درخت، دریا اور تالاب کے ساتھ انسان کے تعلق اور روزمرہ کی زندگی کی مشکلات کی اشعار میں تصویر کشی پر دلچسپ معلوماتی گفتگو ہوئی۔ پروفیسر سکریتا پال کمار نے کہا کہ نظموں کے اس مجموعے میں علی گڑھ کو ایک استعارے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ سمیع رفیق کی نظمیں نہ صرف ماضی کو یاد کرتے ہوئے قدرتی مظاہر کی تباہی پر ماتم کرتی ہیں بلکہ ایک بہتر مستقبل کی امید بھی جگاتی ہیں۔ پروفیسر کمار نے جانوروں، پرندوں اور درختوں کے اردگرد کتاب کی منصوبہ بندی اور اس کی ترتیب کو سراہتے ہوئے ایک نظم کا بطور خاص ذکر کیا جس میں شاعرہ ایک درخت سے خود کو جوڑتے ہوئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ماحولیاتی تاریخ کو بیان کرتی ہے، جس کا آغاز سرسید سے ہوتا ہے۔ اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون جو کچھ تاخیر سے پروگرام میں شامل ہوئیں، انھوں نے پروفیسر سمیع رفیق کو علی گڑھ پر مبنی فطرت کی نظموں کا مجموعہ شائع کرنے پر مبارکباد پیش کی، جو غالباً انگریزی میں اس طرح کا پہلا مجموعہ ہے۔ انھوں نے اے ایم یو کیمپس کی علمی زندگی کو تقویت بخشنے کے لیے وقفے وقفے سے ادبی مباحثوں کے انعقاد کے لیے سرسید اکیڈمی اور اس کے ڈائریکٹر کی بھی ستائش کی۔ پروفیسر فرحت حسن نے ماحولیاتی انحطاط کے بارے میں گہری تشویش کا اظہار کرنے پر نظموں کے مجموعے کو سراہا۔ انھوں نے کہا کہ یہ نظمیں نہ صرف درد اور کرب کا اظہار کرتی ہیں بلکہ جدید ترقی کی طاقتوں کے ہاتھوں فطرت کے ساتھ نامیاتی تعلق کے ٹوٹنے پر بھی افسوس کا اظہار کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ان نظموں نے اپنے شہر علی گڑھ کے ساتھ ان کے ٹوٹے ہوئے رشتوں اور اقدار کو بحال کیا ہے۔ پروفیسر حسن نے کتاب میں گھر، درختوں اور تالابوں جیسی اشیاء کے ساتھ شاعر کے رشتوں کے مضبوط احساس کا ذکر کیا۔ انھوں نے روزمرہ کی زندگی کو لکھنے والے مؤرخین اور شاعروں کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ شاعر روزمرہ کی زندگی کے مسائل و مصائب کو اپنے جذبات و احساسات کی روشنی میں بیان کرتا ہے اور اس اعتبار سے سونگس آف علی گڑھ ایک کامیاب کوشش ہے۔ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے پروفیسر شافع قدوائی نے اردو کے مشہور شاعر مجاز کی نظم رات اور ریل اور سمیع رفیق کی 'علی گڑھ جنکشن' کے درمیان مماثلت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رومانوی شاعر ہمیشہ فطرت کی بات کرتے ہیں، لیکن رفیق کی نظمیں رومانیت سے بالاتر ہیں، کیونکہ وہ روزمرہ کی شہری زندگی، ماحولیات کے انحطاط، نباتاتی اور حیواناتی زندگی کو ہونے والے نقصانات اور مقامات اور قدرتی رہائش گاہوں کی تباہی پر ماتم و افسوس کرتی ہیں۔ پروفیسر عائشہ منیرہ رشید نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سمیع رفیق کی نظمیں شمالی ہندوستان کے ایک چھوٹے شہر کی منظر کشی کرتی ہیں جو اسمارٹ سٹی ہے لیکن یہاں وسیع پیمانے پر قدرتی مظاہر کی تباہی بھی دکھائی دیتی ہے۔ انھوں نے ایک نظم "اِن ڈگی لیک' پر گفتگو کی جو دوسری نظموں کی طرح قدرتی مظاہر کو ترقی کے نام پر تباہ کرنے کا اشاریہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ نظم 1964 کے امریکی لوک نغمے "دی ساؤنڈ آف سائیلینس' از سائمن اینڈ گارفنکل کی یاد دلاتی ہے۔ پروفیسر منیرہ رشید نے کہا کہ علی گڑھ شہر ترقی کے نئے دیوتاؤں اسمارٹ سٹی کے نیون لائٹس میں گم ہو رہا ہے۔ 'سونگس آف علی گڑھ' انسانوں اور فطرت کے مظاہر کے درمیان مثبت تعلق ٹوٹنے پر روشنی ڈالتی ہے اور علی گڑھ کی آب و ہوا اور نباتات و حیوانات کی تباہی پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ فطرت اور جانوروں سے اپنی محبت اور علی گڑھ اور اے ایم یو کے ساتھ اپنے تعلق کو بیان کرتے ہوئے پروفیسر سمیع رفیق، جو آب و ہوا کی تبدیلی اور ادب پر ایک پیپر بھی پڑھاتی ہیں، کہا کہ جگہیں اور مقامات شناخت کا ایک اہم استعارہ ہیں۔ فطرت اور انسانوں کے درمیان تعلقات کے ٹوٹنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ڈیپ ایکولوجی تحریک کے بانی، ناروے کے فلسفی آرنے نیس نے مقامات اور جگہوں کی اہمیت کے بارے میں بات کی ہے جو انسانوں کو شناخت عطا کرتی ہیں۔ ناروے کے فلسفی نے ایک دریا کے بارے میں بات کی جس پر ایک ڈیم تعمیر کیا جا رہا تھا اور مقامی لوگ اس کے خلاف احتجاج کر رہے تھے کیوں کہ اس سے ان کی روزی روٹی متاثر ہوگی اور اسے کھونے کا مطلب اپنی شناخت کھو دینا ہے۔ مظاہرین میں سے ایک شخص نے کہا تھا کہ دریا میں ہی ہوں، وہ میری شناخت ہے۔ پروفیسر رفیق نے اپنی کتاب سے ایک نظم "ونس مائی گارڈین" بھی سنائی جس میں وہ کہتی ہیں کہ 'ترقی کے شیطان کنکریٹ اور سیمنٹ کے ساتھ آ کر باغ کو تباہ کرتے ہیں'۔ پروگرام کا اختتام سرسید اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد شاہد کے شکریہ کے کلمات کے ساتھ ہوا۔ نظامت ڈاکٹر حسین حیدر نے کی۔

بزمِ ایوانِ غزل" کی شاندار طرحی نشست منعقد

بارہ بنکی۔ سعادت گنج کی سرگرم و فعال ادبی تنظیم "بزمِ ایوانِ غزل" کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان طرحی نشست اثر سیدنپوری کی صدارت میں آئیڈیل انٹر کالج محمد پور باہوں کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی جس میں بطور مہمانِ خصوصی دانش رامپوری نے شرکت کی، نشست کی نظامت کے فرائض عاصم اقدس رامپوری نے اپنے مختلف انداز میں بحسن و خوبی انجام فرمائے نشست کا آغاز مشتاق بزمی کی نعت پاک سے ہوا اس کے بعد دئے گئے مصرع طرح

"دل کے زخموں کو چلو پھر سے ہرا کرتے ہیں"

پر باقاعدہ طور پر طرحی نشست کا آغاز ہوا، پروگرام بہت ہی زیادہ کامیاب رہا، پسندیدہ اشعار کا انتخاب نذرِ قارئین ہے ملاحظہ فرمائیں،

میں نے سیکھا ہے سبب اس سے حیاداری کا
جس سے خود رب کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں
اثر سیدنپوری

اس سے کہدو مجھے ہلکے میں کبھی مت تولے
بن کے ہم بھی کبھی طوفان اٹھا کرتے ہیں
عاصی چوکھنڈوی

یاد آتے نہیں اندازِ ستم اب ان کے
"دل کے زخموں کو چلو پھر سے ہرا کرتے ہیں"
ذکی طارق بارہ بنکوی

ان کا کیا ہوگا خدا جانے بروزِ محشر
خونِ ناحق سے جو رنگین قبا کرتے ہیں
دانش رامپوری

کچھ حریف ایسے قبیلے میں ہیں راشر میرے
اپنی ہی قوم کو پامال کیا کرتے ہیں
راشد ظہور سیدنپوری

سب ہیں اپنے ہی مگر وقت ضرورت قیوم
دل کے دروازے بہت کم ہی کھلا کرتے ہیں
قیوم بہٹوی

لوگ میخانوں میں جا کر کے ہیں پیتے چھاگل
اور ہم یار کی آنکھوں سے پیا کرتے ہیں
اسلم سیدنپوری

غیر تو غیر ہیں سازش وہ کریں گے لیکن
ہم کہ اپنوں سے پریشان رہا کرتے ہیں
مشتاق بزمی

اے خدا مسجدِ اقصٰی کو بچا لے اب تو
ہم ترے گھر کے لئے تجھ سے دعا کرتے ہیں
مصباح رحمانی

خونِ دل خونِ جگر خونِ وفا کرتے ہیں
تجھ سے ہم ترکِ تعلق کی دعا کرتے ہیں
شفیق رامپوری

اس کا مطلب کہ انھیں پیار بہت ہے مجھ سے
اس لئے مجھ پہ وہ شک اتنا کیا کرتے ہیں
نازش بارہ بنکوی

کر کے فاقہ تو نہیں آج ہے سویا کوئی
ہر پڑوسی کا چلو حال پتہ کرتے ہیں
سحر ایوبی

ہم تو بچپن سے یہی بات سنا کرتے ہیں
ساتھ اپنوں کے ہی اپنے ہی دغا کرتے ہیں
عاصم اقدس رامپوری

کیوں نہ اخلاقِ نبی کے ہوں جہاں میں چرچے
دشمنوں سے بھی وہ شفقت سے ملا کرتے ہیں
تسلیم رضا ماہر

ظلم سہتے ہوئے بھی صبر کیا کرتے ہیں
ایسے افراد بہت کم ہی ملا کرتے ہیں
السعود رامپوری

وقت آنے پہ وہی ہٹتے ہیں پیچھے اکثر
جاں سے بڑھ کر جنھیں ہم پیار کیا کرتے ہیں
ابوذر انصاری

ان شعراء کے علاوہ علی بارہ بنکوی، راشد رفیق، طالب نور، ارشد عمیر، اور ڈی ایس ڈائنا مائٹ نے بھی اپنا اپنا طرحی کلام پیش کیا اور خوب داد و تحسین حاصل کی نیز بطور سامعین ماسٹر محمد وسیم، ماسٹر محمد قسیم، ماسٹر محمد حلیم، ماسٹر محمد راشد صاحبان کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں۔

شیخ العالم کی ہر ادا ادائے مصطفی اور رہنمائے عشق و وفا ہے: سید کلیم اشرف

شیخ العالم کانفرنس جشن دستار بندی اور بڑے خرقہ کی زیارت ہوئی

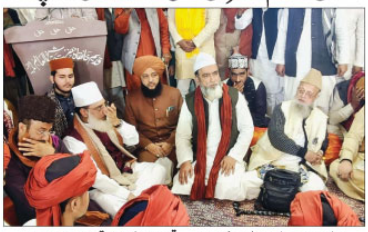

رودولی ایودھیا (نامہ نگار): سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم صوفی بزرگ روحانی پیشوا حضرت شیخ احمد عبدالحق صاحب توشہ رودولی شریف کا 608 / واں عرس پاک و مدرسہ جامعۃ الحق قدیم خانقاہ رودولی و مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر لکھنؤ کا سالانہ جلسہ دستار بندی کا انعقاد نہایت تزک و احتشام کے ساتھ شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین و متولی کی سرپرستی اور سید بابر اشرف الاشرفی الجیلانی کی صدارت میں سابقہ روایات کے ساتھ ہوا۔ مسجد شیخ العالم قدیم خانقاہ میں بعد نماز فجر قرآن خوانی کے ساتھ تقریبات کا آغاز ہوا مختلف صوبوں سے حاضر ہوئے کثیر تعداد میں علماء و مشائخ کے ساتھ عوام و خواص نے حضور صاحب سجادہ صبو میاں سے ملاقات کا شرف حاصل کیا صبح نو بجے شیخ العالم کانفرنس و جشن دستار بندی کا پروگرام منعقد ہوا جس کا آغاز قاری محمد سلیم چشتی پرنسپل جامعۃ الحق کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے شعراء میں خصوصی طور پر مولانا نعمان کلکتوی قاری شمس تبریز قادری لکھنؤ سید رضوان اللہ گورکھپور نے نعت و منقبت کی شکل میں نذرانہ عقیدت پیش کیا پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مقرر خصوصی سید کلیم اشرف الاشرفی الجیلانی جائس نے کہا کہ حضور شیخ العالم کا ہر نقش قدم ہمارے لئے چراغ راہ ہے اور آپ کی ہر ادا ادائے مصطفی اور رہنمائے عشق و وفا ہے مہمان خصوصی سید ابوبکر شبلی الاشرفی الجیلانی کچھوچھہ نے اپنے تاریخی خطاب سے سماں باندھ دیا جس کا سامعین نے کئی مرتبہ نعرہائے تکبیر و رسالت سے استقبال کیا علامہ سید شبلی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور شیخ العالم نے شریعت و طریقت کی پاکیزہ تعلیمات سے ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگوں کی صحیح تربیت فرما کر انہیں صالح و سعید بنایا۔ متعدد شخصیتوں کو شیخ العالم ایوارڈ سے نوازا گیا: لندن میں مقیم خانقاہ غوثیہ چشتیہ دھاوا شریف سید ظفر اقبال اشرفی، رامپور سے سید حسین میاں چشتی صابری، رودولی شریف سے ڈاکٹر محمد شریف، لکھنؤ سے حاجی سعید رونا ہوی و مشہور سیاسی لیڈر خورشید عالم کو ان کی تعلیمی، ملی و سماجی خدمات کے صلے میں شیخ العالم ایوارڈ سے نوازا گیا۔ علماء و مشائخ کے بدست حفاظ کی ہوئی دستار بندی: کانفرنس میں فارغ ہونے والے بارہ بچوں کے سروں پر علماء و مشائخ کے بدست دستار باندھی کی گئی۔

نواز گرلز پبلک اسکول دیوبند میں "آرٹ اینڈ سائنس فیسٹیول" کا انعقاد

دیوبند، 17 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ تعلیم نسواں کے معروف عصری ادارہ نواز گرلز پبلک اسکول دیوبند کے وسیع کیمپس میں "آرٹ اینڈ سائنس فیسٹیول" کے عنوان سے اسکول مینجمنٹ کے زیر اہتمام سائنس، آرٹ اور کرافٹ نمائش کا انعقاد کیا گیا جس میں اسکولی طالبات نے گلوبل وارمنگ کا نقشہ، ایئر پورٹ، اینیمل ہیبیٹیٹ، دنیا کے ۷ عجائبات، لال قلعہ، جامعہ مسجد دہلی، پارلیمنٹ ہاؤز، غار حراء، راکٹ ٹکنالوجی، اسپتال، روبوٹ، اسنو سٹی، میٹرو اسٹیشن، تاج محل اور قطب مینار سمیت تقریباً 700 سے زائد نمونوں کے علاوہ سائنس و ٹیکنیکل پروگرام کو بہترین انداز میں پیش کیا۔ پروگرام کا باضابطہ افتتاح مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کرنے والے ماہر تعلیم اور معروف اسکالر پروفیسر ایچ ایس سنگھ، وائس چانسلر ماں شاکمبری یونیورسٹی سہارنپور، پولیس رینج سہارنپور کے ڈی آئی جی اجے کمار ساہنی اور معروف معالج ڈاکٹر ڈی کے جین نے مشترکہ طور پر فضا میں کبوتر اڑا کر کیا۔ پروفیسر ایچ ایس سنگھ، ڈی آئی جی اجے کمار ساہنی اور ڈاکٹر ڈی کے جین کا استقبال ادارہ کے بانی و سرپرست ڈاکٹر نواز دیوبندی نے کیے اور اسکول ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر عبداللہ نواز خان نے گلپوشی کر کیا۔ نمائش دیکھنے کے بعد پروفیسر ایچ ایس سنگھ نے ایکزیبیشن کی کامیابی اور طالبات کی بہترین تربیت کے لئے اسکول انتظامیہ کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ نمائش میں موجود ہر ماڈل اپنے آپ میں ایک خاص دلکشی رکھتا ہے، انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام اسٹوڈینٹ کی تعلیمی صلاحیتوں کو ایک نئی جلا اور ایک نئی توانائی دینے کا کام کرتے ہیں اور بچوں کے اندر چھپی ہوئی غیر محسوس صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں اور بچوں کا تخلیقی اور تعمیری ذہن اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کرکے ایک نئی سمت سفر طے کرتا ہے۔ اس طرح کی نمائش بچوں کی تعلیم اور تحقیق کے میدان میں ایک مثبت کردار ادا کرتی ہے۔ نواز گرلس پبلک اسکول نے آرٹ اور سائنس کی ایگزیبیشن منعقد کر کے تمام طالبات کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے اور آگے بڑھنے کا موقع دیا ہے، پروفیسر ایچ ایس سنگھ نے کہا کہ طالبات نے آرٹ گیلری میں بہت پرکشش تصاویر اور کیلی گرافی ہی پیش نہیں کی بلکہ سائنس کی طالبات نے سائنس اور آرٹی فیشیل انٹیلیجینس پر منحصر مختلف ماڈل بنا کر مستقبل کے سائنسداں ہونے کا ثبوت دیا ہے، انہوں نے کہا کہ آج کا یہ فیسٹیول نواز گرلس پبلک اسکول کی طالبات کے اندر سائنس کے شعبہ میں آگے بڑھنے اور ریسرچ کے نئے زاویے طے کرنے میں اور پروفیشنل زندگی میں مددگار ثابت ہوگا۔ پروگرام کی کامیابی پر انہوں نے اسکول کے بانی ڈاکٹر نواز دیوبندی سمیت تمام اسٹاف اور طالبات کو دلی مبارکباد پیش کی۔ ڈی آئی جی پولیس اجے کمار ساہنی نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے بنائے ہوئے ماڈل دیکھ کر مجھے خوشی بھی ہوئی اور حیرت بھی، بہت سے ماڈل دیکھنے والوں کو کچھ سوچنے اور کچھ کر گزرنے کی تحریک دے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ نواز گرلس پبلک اسکول کی طالبات میں غضب کی صلاحیت موجود ہے، چاہے آرٹ گیلری ہو، سائنس زون ہو، یا دوسرے تمام ماڈلس، ان سب میں جو فنکارانہ جھلک موجود ہے اسے دیکھ کر تعریف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ انہوں نے طالبات کی تیاری میں ان کی ٹیچرس اور سرپرستوں کی بھی بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا کہ طالبات کے ذریعہ اپنے ماڈلس کا شاندار طریقے سے انگریزی میں تعارف کرانے کا انداز بھی قابلِ تعریف ہے۔ اس دوران پروفیسر ایچ ایس سنگھ اور ڈی آئی جی اجے کمار ساہنی سمیت دیگر مہمانوں نے طالبات سے ان کے بنائے ہوئے ماڈلس کے متعلق جب مختلف سوالات کیے تو تمام طالبات نے بھرپور تشفی بخش جوابات اور اپنے انداز بیان سے سب کو متاثر کیا، نمائش میں ہندوستانی تہذیب اور آرٹ کو پیش کرتے ہوئے ۲۸ صوبوں کے ماڈلس، دنیا کے ۷ عجائبات، سائنس اور آرٹی فیشیل اور انٹیلیجینس کے ماڈلس، آرٹ اینڈ کرافٹ کا پورا زون جس میں اینیمل ہیبیٹیٹ، لائیو آرٹ، ونٹر لینڈ کے شاندار ڈسپلے اور ہینڈی کرافٹ کے آئٹمس، سائنس کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی سے جڑے ہوئے میڈیکل سائنس کے ماڈلس تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے۔ اسکول کی طالبات نے این جی پی ایس ایئر پورٹ اور جنگل سفاری کے شاندار زون بنائے تھے این جی پی ایس ایئر پورٹ کے نام سے ایک پورا زون بنایا گیا تھا تاکہ جہاز کے سفر کا ارادہ کرنے والے لوگوں کو تمام ضروری معلومات فراہم کی جاسکیں۔

بنکروں کو سرکار دے گی سولر انرجی اسکیم

ختم ہوگا بنکروں کا بجلی بقایا بل، او ٹی ایس اسکیم کے تحت بنکر بھی اٹھائیں فائدہ

بارہ بنکی: گزشتہ روز کو کھادی بھون میں ریاستی وزیر برائے مائیکرو اسمال کھادی و دیہی صنعت ہینڈ لوم ٹیکسٹائل راکیش سچان کی صدارت میں بنکروں کے لئے سولر پینل کو لیکر ہوئی ایک میٹنگ میں صوبہ کے مختلف اضلاع سے بلائے گئے بنکروں میں بارہ بنکی سے انصار ہینڈلوم کے چیئرمین ظفر احمد کی سرپرستی میں ایک 6 رکنی وفد لکھنؤ کھادی بھون پہنچا جس میں نجم الحسن محمد زبیر محمد سمی محسن رضا اور محمد سیف شامل تھے۔ اس میٹنگ کے بعد وزیر موصوف کی ہدایت کے مطابق انصار ہینڈلوم کے چیئرمین ظفر احمد نے تمام بنکروں کو بتایا کہ میٹنگ کا مقصد بنکر طبقہ کو سرکار سولر اسکیم سے جوڑنا چاہتی ہے یہ اسکیم کیسے شروع کی جائے کس طرح بنکر اس سے مستفیض ہوسکتے ہیں اور کیا واقعی بنکر سولر اسکیم سے وابستہ ہونا چاہتے ہیں ای پر رائے لینے کے لئے یہ میٹنگ تھی محمد ظفر نے مزید بنکروں سے بتایا کہ پہلے یہ اسکیم 5 کلوواٹ سے اوپر والوں کو دینا چاہتی تھی جس پر نجم الحسن نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے ضلع میں 90 فیصد چھوٹے بنکر ہیں جو ایک یا دو پاور لوم لگائے ہوئے ہیں جب تک انہیں اس اسکیم سے نہیں جوڑا جائے گا تب تک مذکورہ اسکیم بے سود ثابت ہوگی جس سے وزیر موصوف نے فوراً تسلیم کرلیا اور کہا ہم اس اسکیم کو ایک کلوواٹ سے شروع کریں گے تاکہ ہمارے چھوٹے بنکروں کو فائدہ مل سکے۔ اس کے بعد بنکروں نے فلیٹ ریٹ بجلی بل پر بقایا لگ کر آنے کی شکایت کی اور آر سی نوٹس کے متعلق بھی بتایا جس پر ریاستی وزیر راکیش سچان نے میٹنگ میں موجود محکمہ توانائی کے اعلیٰ افسران کو سخت فٹکار لگاتے ہوئے کہا کہ جب سرکار آپ کو پیسہ دے رہی ہے تو بنکروں کے بلوں میں بقایا کیوں دکھا رہا ہے حالانکہ محکمہ توانائی کے افسران نے اپنی بات سے وزیر کو گمراہ کرنے کی کوشش کی مگر ریاستی وزیر نے بنکروں کے بل میں بقایا جو لگ کر آتا ہے اسے جلد ختم کیا جائے اور جن بنکروں کو فلیٹ ریٹ والا بقایا ہے وہ لوگ او ٹی ایس اسکیم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بغیر بیاج کے مارچ 2023 تک پرانے ریٹ سے اور اپریل 2023 کے بعد سے نئے ریٹ سے جلد اپنے بل ادا کردیں۔ ریاستی وزیر نے بنکروں کو 800 روپئے فلیٹ ریٹ پر یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ 800 روپئے زیادہ لگتا ہے۔

غیر ضروری رسموں کا چلن اور ظلم کے سامنے خاموش رہنے کی غیر اسلامی کارکردگی ملت کیلئے سنگین خطرہ

سہارنپور (احمد رضا) نظام احمد قادری مصباحی بانی تحریک پیغام انسانیت انڈیا نے حالات حاضرہ پر پریس کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ظلم کے خلاف بولنے کی ہمت نہیں جٹا پانا اور ملت اسلامیہ میں پھلتی پھولتی غیر اسلامی رسمیں ہم سب کے لئے بیحد سنگین صورت حال پیدا کرسکتی ہیں لگاتار پچھلے دس سالوں سے ملک میں مسلم آبادی کے خلاف ہونے والے ظلم و جبر کے خلاف ہماری خاموشی نے ہمکو پستی کے اندھیرے میں دھکیل دیا ہے ہم کبھی طرح کے حملہ برداشت کرنے لگے ہیں نتیجہ کے طور پر کمزور اور بدکردار لوگ ہمارے سروں پر پاؤں رکھنے لگے ہیں! ہمارے مسلم معاشرے میں غیر ضروری رسمیں عروج پر ہیں لوگ ضروری رسم و رواج کو چھوڑ کر غیر ضروری رسم و رواج میں الجھے ہوئے ہیں بہت سے غیر ذمہ دار لوگ اسی میں الجھائے ہوئے ہیں کہ حضرت فلاں تاریخ کو فلاں جگہ چادر چڑھانی ہے اور اتناڈیک کرنا ہے غیرہ وغیرہ میں نے مختلف مدارس دینیہ کا دورہ کیا جو اسلام کے قلعے ہیں لوگ وہاں جا کر خرچ نہیں کرتے ہیں یا محلہ پڑوس میں کوئی عورت بیوہ ہے اس کے خورد و نوش پر دھیان نہیں دیتے بہت ساری یتیم بچیاں تعلیم و تربیت سے محروم ہیں ان پر توجہ نہیں دیتے آج ہمارے پاس اسکول و کالج نہ ہونے کی وجہ سے سیکڑوں بچیاں مرتد ہو رہی ہیں ہماری توجہ اس پر نہیں ہوتی مساجد و مدارس علماء کرام و ائمہ کرام جو مرنے کے بعد ہماری مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں ہمارے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں مرنے کے بعد وہی طلباء و طالبات ہمارے حق میں قرآن مقدس کی تلاوت کرتے ہیں ہمارے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں ہماری توجہ اس پر نہیں ہے اکثر مدارس دینیہ طلباء و طالبات کے کھانے پینے رہنے سہنے کے معقول انتظام نہیں ہے ہماری توجہ اس پر نہیں ہے بس غیر ضروری کاموں غیر ضروری رسموں کو بڑے اہتمام سے کرتے ہیں کسی کے پاس بیلنس آگیا تو حج پر حج عمرہ پر عمرہ کئے جارہے ہیں اور سیکڑوں فون اور میسیج آتے ہیں کہ حضرت اسلام کی ترقی نہیں ہو رہی ہے میرے بھائی اسلام کی ترقی تب ہوگی جب ہماری طاقت قوت صلاحیت مال و دولت کا صحیح استعمال ہوگا تب جا کر اسلام اور مسلمانوں کی ترقی ہوسکتی ہے اور خوشحالی آسکتی ہے متاثرین مسلم نہیں سنبھلیں گے تو کب سنبھلیں گے اگر میری بات ماننے کے قابل ہے تو ضرور عمل کریں ان شاءاللہ عزوجل آپ حضرات نے توجہ دی تو یقیناً حالات بہتر سے بہتر ہوجائیں گے رب ذوالجلال اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے امت مسلمہ کے جان و مال عزت و آبرو ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائے اور نظر بد سے بچائے آمین ثم آمین

مستحق غریبوں کے درمیان کمبل تقسیم کئے گئے

دیوبند: محلہ بیرون کوٹلہ میں واقع بی جے پی اقلیتی مورچہ کے شہر صدر مرتضیٰ قریشی کی رہائش گاہ پر ایک پروگرام کا انعقاد کر کے مستحق غریبوں کے درمیان کمبل تقسیم کئے گئے پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بی جے پی کے شہر صدر ارون گپتا نے کہا کہ اس موسم میں غریبوں کو کمبل تقسیم کرنا نہایت ثواب کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں بہت سے انتہائی غریب اور بے گھر لوگ شدت کی اس سردی میں کھلے آسمان کے نیچے سونے پر مجبور ہیں جن کے اوپر چھت کا سایہ تک نہیں ہے۔ تمام سماجی تنظیموں اور کارکنان کو رات میں گشت کر کے ایسے لوگوں کو تلاش کر کے ان کی مدد کرنی چاہئے کیوں کہ ان گرم کپڑوں، لحافوں اور کمبلوں پر سب سے پہلے ان لوگوں کا حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ذمہ دار شہری کا فرض ہے کہ وہ ہر سال سرد موسم میں اپنے گھر کے افراد کی طرح غریب لوگوں کے لئے بھی گرم کپڑوں اور کمبل وغیرہ کے انتظامات کریں تاکہ کوئی بے سہارا موسم کی شدت سے اپنی جان نہ گنوا سکے۔ اس موقع پر ارجن سنگھل، انکت رانا، وبھو اگروال، پرویز عباسی، عالم عباسی، عبدالقادر، رضوان، شہزاد، نوید اور رضوان انصاری وغیرہ موجود تھے۔

جمعیۃ علماء مظفر نگر نے حافظ قرآن کے لیے منفرد اقدام کا آغاز کیا

مظفرنگر: 17 دسمبر (پی این ایس) ریاست کے ضلع مظفر نگر میں جامعہ ابوبکر صدیق مسجد ابوبکر محلہ رحمت نگر میں جمعیۃ علماء شہر مظفر نگر کی جانب سے ایک عظیم الشان عظمت قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بطور مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی منیر الدین صاحب نقش بندی، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند تشریف لائے۔ عظمت قرآن کانفرنس کے مقصد کو واضح طور پر بیان کرتے ہوئے حضرت قاری ذاکر حسین سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش و مولانا سمیع اللہ مظاہری نائب صدر جمعیۃ علماء شہر مظفر نگر نے بتایا کہ کانفرنس سے ہمارا مقصد ان حفاظ کرام کو متوجہ کرنا ہے، جو حافظ ہو جانے کے بعد دوسری مشغولیات کی بنا پر قرآن کریم کو بھلا بیٹھے، ایسے حفاظ کرام کے لئے مختلف مقامات پر سینٹر بنائیں گے اور مدرسہ ابوبکر صدیق سے اس کی شروعات کر رہے ہیں۔ ایسے حفاظ ہر دن ان مقامات پر آ کر کچھ وقت قرآن کریم جتنا ہو سکے اتنا یاد کر کے سنائیں۔ اس موقع پر حضرت قاری ذاکر حسین نے کہا کہ بڑی محنت و مشقت کے بعد بچہ حافظ قرآن ہوتا ہے، اس کے پیچھے والدین اساتذہ، مدرسہ کے ذمہ داران اور خود طالب علم کی بڑی جانفشانی کے ساتھ محنت کے بعد طالب علم حافظ قرآن بنتا ہے۔ مگر افسوس کی حافظ ہو جانے کے بعد بڑی تعداد ایسی ہے جو اس عظیم نعمت کو کھو دیتی ہے اور اس پر کسی کی توجہ نہیں۔ آج ہم اس عظمت قرآن کانفرنس کے حوالے سے اہل مدارس و مکاتب، ائمہ کرام و علماء سب کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جیسے طلبہ کو متوجہ کر کے حافظ قرآن بنانے کی محنت ہے۔ ایسے ہی جو حفاظ کرام حافظ ہونے کے بعد قرآن کریم بھلا بیٹھے ان کو رغبت اور شوق دلا کر قرآن کریم کے بھلا دینے کی وعیدیں سنا کر ہر ممکن کوشش کریں کہ وہ قرآن کریم کو یاد کریں، اس کام کو تحریک بنا کر پورا ضلع صوبہ بلکہ پورے ملک میں کرنا چاہیے۔ یہ ایک عظیم مشن ہے۔ جمعیۃ علماء کے شہر صدر حافظ محمد اکرام، نائب صدر حاجی وسیم عالم، مدرسہ ابوبکر صدیق کے اہم ذمہ دار حاجی گڈو، قاری محمد سرفراز، مولانا محمد شہزاد مولانا جاوید نے بتایا کہ ہم نے ابھی تک شہر کے مختلف مقامات پر سروے کر کے 200 حفاظ کرام کی فہرست تیار کر لی ہے اور ابھی سروے جاری ہے، بہت جلد مقامات اور ذمہ داران کا تعین کر کے اس سلسلے کو شروع کیا جائے گا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی منیر الدین صاحب نقش بندی نے فرمایا کہ قرآن کریم خالق کائنات کا کلام ہے، جو فرشتہ لے کر آیا فرشتوں کا سردار، جس پیغمبر پر نازل ہوا وہ نبیوں کا سردار، جس سرزمین پر رہتے ہوئے آقا پر نازل ہوا مکہ المکرمہ مدینہ منورہ تمام زمین کے خطوں میں سب سے افضل ہے۔ اسی طرح جن سینوں میں قرآن کریم کو محفوظ کیا جاتا ہے وہ دوسرے سینوں سے بہتر ہیں۔

اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں سالانہ کھیل مقابلہ اختتام پزیر

دیوبند: اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں اسپورٹس ویک کے تحت جاری کھیل مقابلہ اختتام پزیر ہو گئے۔ اسپورٹس انچارج سمیت کمار نے بتایا کہ لانگ جمپ مقابلہ میں محمد عمر، سو میٹر ریس میں ارمان، کبڈی مقابلہ میں امجد چودھری گروپ، کھو کھو میں کاجل شرما، شوٹنگ میں شہرانہ، ریس مقابلہ میں آفرین، بیڈمنٹن میں لویش نے اپنی اپنی کٹیگری میں پہلا مقام حاصل کیا۔ اس دوران کالج انتظامیہ کی جانب سے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو میڈل اور سرٹیفکیٹ بھی دئے گئے۔

'ون نیشن ون الیکشن' بل پر اکھلیش یادو ناراض

اسے آئین کو ختم کرنے کی سازش قرار دیا، اپیل ☐ جمہوریت تکثیریت کی حامی ھے

اسمبلی کا گھیراو کرنے کی تیاری کر رہے ریاستی صدر سمیت کئی کانگریس لیڈروں کو نوٹس، کانپور میں کارکنان نظر بند

لکھنؤ: 17 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلی اور سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے 'ون نیشن ون الیکشن' بل پر سخت حملہ کیا ہے۔ سوشل میڈیا ایکس پر ایک طویل پوسٹ میں اکھلیش یادو نے اسے آئین کے خلاف قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آئین کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے ملک کے عوام، ریاست، صحافیوں اور جمہوریت کے حقیقی حامیوں سے اس کے خلاف کھڑے ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ 'ون نیشن ون الیکشن' کے حوالے سے لوگوں میں بیداری پیدا کرنا ضروری ہے۔ اس کا ہمارے ملک، ریاست، معاشرے، خاندان اور ہر فرد کے حال اور مستقبل سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اس لیے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ جمہوری تناظر میں لفظ 'ون' خود غیر جمہوری ہے۔ جمہوریت تکثیریت کی حامی ہے۔ 'ون' کے احساس میں دوسرے کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس سے سماجی رواداری کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ ذاتی سطح پر 'ون' کا احساس انا کو جنم دیتا ہے اور اقتدار کو آمریت میں بدل دیتا ہے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ 'ون نیشن ون الیکشن' کا فیصلہ حقیقی جمہوریت کے لیے مہلک ثابت ہوگا۔ اس سے ملک کے وفاقی ڈھانچے کو بھی بڑا دھچکا لگے گا۔ اس سے علاقائی مسائل کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ عوام بڑے بڑے کاسمیٹک مسائل کے فریب میں پھنسے رہیں گے جن تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ جب ہمارے ملک میں ریاستیں بنی تھیں تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ایک جیسے جغرافیائی، لسانی اور ذیلی ثقافتی پس منظر والے علاقوں کو 'ریاست' کی اکائی کے طور پر شناخت کیا جانا چاہیے۔ اس کے پیچھے سوچ یہ بھی تھی کہ ایسے علاقوں کے مسائل اور توقعات ایک جیسی ہیں۔ اس لیے انہیں ایک سمجھا جائے اور نیچے سے اوپر تک گاؤں، اسمبلی، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی سطح تک عوامی نمائندے بنائے جائیں۔ اس کے مرکز میں، مقامی اور علاقائی خدشات سب سے اہم تھے۔ "ون نیشن ون الیکشن" کا نظریہ اس جمہوری نظام کو الٹنے کی سازش ہے۔

کانگریس نے بدھ 18 دسمبر کو لکھنؤ میں کانگریس اسمبلی کے گھیراو یعنی طاقت کے مظاہرہ کا اعلان کیا ہے۔ اس کے لیے ریاست بھر سے لیڈروں کو لکھنؤ بلایا گیا ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے اجلاس کے پیش نظر نوئیڈا، غازی آباد سمیت کئی اضلاع کی پولیس کو کانگریس لیڈروں کو لکھنؤ آنے سے روکنے کے لیے لیٹر جاری کیا گیا۔ اس سلسلے میں کانپور میں کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے، ریاستی تنظیم کے جنرل سکریٹری انل یادو اور کانگریس کے کئی لیڈروں کو نوٹس دیا گیا ہے۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ لکھنؤ میں انڈین سول ڈیفنس کوڈ کے تحت دفعہ 163 نافذ ہے۔ اسمبلی کے تیسرے اجلاس میں کسی بھی قسم کا محاصرہ یا امن خراب کرنے کی کوشش کی گئی تو قواعد کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔ کانپور میں کانگریس کارکن اور عہدیدار اکٹھے ہوئے اور 18 دسمبر کو اسمبلی کا گھیراؤ کرنے کی حکمت عملی بنا رہے تھے۔ اس دوران کمشنریٹ پولیس کی جانب سے نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ ضلع صدر سمیت کانگریس کے اعلیٰ عہدیداروں کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے کانگریس کارکنوں میں غصہ ہے۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ وہ سب لکھنؤ جائیں گے اور رہیں گے۔ اب اس معاملے کو لے کر کانپور میں ایک طرح سے پولس اور کانگریس کارکن آمنے سامنے آگئے ہیں۔ نوٹس میں پولیس کی طرف سے واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اگر عہدیدار اور کارکن لکھنؤ جاتے ہیں تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

کانگریس کے سینئر لیڈر آلوک مشرا نے کہا کہ پیر کی شام دیر گئے ایس ایچ او اور ایس آئی خود کاکادیو تھانے سے نوٹس لے کر آئے۔ اسی طرح کانگریس شمالی ضلع صدر نوشاد عالم نے کہا کہ منگل کو کئی پولس اہلکار اچانک گھر آگئے۔ پہلے انہیں نوٹس دیا، پھر نظر بند کر دیا۔ کانگریس کے کئی لیڈروں کا کہنا ہے کہ وہ دیر شام تک لکھنؤ جا سکتے ہیں۔ اس کے لیے سبھی نے ریاست کے سینئر لیڈروں سے رابطہ کیا ہے۔ کانگریس کارکنوں کو جاری نوٹس میں کہا گیا ہے کہ راجدھانی میں قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری ہے اور بی این ایس کی دفعہ 163 (دفعہ 144) نافذ ہے۔ ایسے میں ہم سیکورٹی وجوہات کی بنا پر لکھنؤ میں داخل نہیں ہو سکتے۔

کانگریس کے ریاستی ترجمان انشو اوستھی نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس ریاست کے عوام، کسانوں، نوجوانوں اور خواتین سے تمام وعدے کیے ہیں۔ وہ ان تمام وعدوں کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس کی وجہ سے یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت دن رات مذہبی پولرائزیشن کی سیاست کر رہی ہے۔ اس وعدے کے خلاف کانگریس پارٹی 18 دسمبر کو اسمبلی کا گھیراؤ کرے گی۔ قومی جنرل سکریٹری انچارج، اتر پردیش کانگریس کے شریک انچارج، ایم پی، ایم ایل اے، سابق ایم ایل اے، سابق ایم پی اس اسمبلی گھیراؤ میں حصہ لیں گے۔ اس کے ساتھ ہی کانگریس نے 18 دسمبر کو ہونے والے اپنے مجوزہ اسمبلی محاصرے کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری جھونک دی ہے۔ تمام 75 اضلاع میں پارٹی کارکنوں کو لکھنؤ لانے کے لیے سابق ایم ایل اے کو مبصر بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ریاستی کانگریس کے دفتر میں ہی ایک دن پہلے صبح کارکنوں کا اجتماع شروع ہونے والا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے قیام وطعام کا انتظام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

ڈی ایم کو بنیادی تعلیمی بورڈ کے اسکولوں میں جانچ یا دخل کا کوئی حق نہیں: الہ آباد ہائی کورٹ

پریاگ راج: 17 دسمبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کو بنیادی تعلیمی بورڈ کے ذریعہ قائم کردہ اسکولوں کا معائنہ کرنے اور اس کے کام میں مداخلت کا حق نہیں ہے۔ عدالت نے ڈسٹرکٹ آفیسر کی ہدایات پر کیے گئے اسکول کے معائنہ اور اس کی بنیاد پر ٹیچر کی معطلی کے حکم کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ عدالت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سنبھل اور ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر سنبھل سے ذاتی حلف نامہ طلب کیا ہے کہ انہوں نے کس اختیار کے تحت اسکول کے کام کاج میں مداخلت کی۔ جسٹس جے جے منیر نے یہ حکم سنبھل کے ایک اسکول میں کام کرنے والی اسسٹنٹ ٹیچر سنتوش کماری کی درخواست پر دیا ہے۔ درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ چندر بھوشن یادو نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر ایس ڈی ایم اور بلاک ایجوکیشن آفیسر نے مشترکہ طور پر اسکول کا معائنہ کیا۔ کام میں ناقص کارکردگی کی بنیاد پر ٹیچر کو معطل کیا گیا۔ اس حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ پہلی نظر میں 25 اکتوبر 2024 کو معطلی کا حکم کئی وجوہات کی بنا پر غیر قانونی ہے۔ سب سے پہلے ڈسٹرکٹ آفیسر کی ہدایت پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسکول کا معائنہ کیا۔ انہیں بنیادی تعلیمی بورڈ کے قائم کردہ سکولوں کا معائنہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے کاموں میں ان کا کوئی کردار ہے۔ بیسک اسکول بیسک ایجوکیشن بورڈ کے تحت کام کرتے ہیں، جسے بیسک ایجوکیشن آفیسر کنٹرول کرتا ہے۔ BSA، ایڈیشنل ڈائریکٹر، ڈائریکٹر اور سکریٹری بنیادی تعلیمی بورڈ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اس کے چیئرمین وزیر تعلیم ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ڈی ایم ریونیو افسر ہیں۔ جن کا اسکولوں کے کام میں کوئی کردار نہیں ہے۔ لہٰذا، ابتدائی طور پر اسکول کے معائنہ کا حکم دائرہ اختیار کے بغیر ہے۔ عدالت نے کہا کہ بیسک ایجوکیشن آفیسر بھی اس کے لیے برابر کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے ڈی ایم کو یہ نہیں بتایا کہ انہیں اسکول کے معائنہ کا حکم دینے کا حق نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے ڈی ایم کی ہدایات پر عمل کیا اور معطلی کا حکم یوپیز لا آفیسر اور بلاک ایجوکیشن آفیسر کے مشترکہ معائنہ کے بعد پاس کیا گیا۔ اس لیے یہ مانا جائے گا کہ مذکورہ حکم ڈی ایم کی ہدایت پر دیا گیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر ان باتوں کو ایک طرف رکھا جائے تب بھی ٹیچروں کی ناقص کارکردگی کی بنیاد پر معطلی کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اس کے پروموشن اور انکریمنٹ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ ٹیچر کی جانب سے بدتمیزی کا کوئی الزام نہیں ہے، اس لیے معطلی جیسی طویل سزا نامناسب ہے۔ عدالت نے کہا کہ معطلی کا حکم صوابدیدی ہے۔ معطلی کے حکم کو معطل کرتے ہوئے عدالت نے ڈسٹرکٹ آفیسر سنبھل اور بیسک ایجوکیشن آفیسر سنبھل کو ذاتی حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ بی ایس اے سے پوچھا گیا ہے کہ انہوں نے ڈی ایم کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ معائنہ کا حکم دینا ان کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ کیس کی اگلی سماعت 7 جنوری کو ہوگی۔

شاہجہاں پور میں گھر میں گھس کر لڑکی کا قتل، بہنوئی نے چاقو سے کاٹ دیا گلا، ملزم گرفتار

لکھنؤ/شاہجہاں پور: 17 دسمبر (پی این ایس) ضلع میں قتل کا سنسنی خیز واقعہ سامنے آیا ہے۔ محلہ لالہ تیلی بجریا کی رہنے والی نکیتا عرف کومل (23) کو صدر بازار تھانہ علاقہ میں منگل کو دن دہاڑے اس کے بہنوئی انشول نے چاقو سے گلا کاٹ کر قتل کر دیا۔ وہ اپنے بھائی کی شادی نکیتا سے کروانا چاہتا تھا لیکن نکیتا مخالفت کر رہی تھی۔ جس کی وجہ سے اس نے جرم کیا۔ پولیس نے ملزم انشول کو گرفتار کر لیا ہے۔ معلومات کے مطابق نکیتا کی ماں سبزی خریدنے گئی ہوئی تھی۔ کومل صبح ساڑھے گیارہ بجے کے قریب گھر میں اکیلی تھی۔ اسی دوران بہنوئی انشول شرما گھر میں آیا اور کومل کا گلا چاقو سے کاٹ کر قتل کر دیا۔ واردات کے بعد ملزم موقع سے فرار ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس تھانے پہنچ گئی۔ ایس پی راجیش ایس موقع پر پہنچ گئے۔

"ینگ انڈیا کے بول" کا کانگریس ہیڈکوارٹر میں آغاز

لکھنؤ، 17 دسمبر۔ انڈین یوتھ کانگریس کی جانب سے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے تیار کردہ پروگرام "ینگ انڈیا کے بول" کے سیزن 5 کا آج اتر پردیش کانگریس ہیڈکوارٹر میں آغاز کیا گیا اور ینگ انڈیا کے بول پروگرام کا پوسٹر بھی لانچ کیا گیا۔ چلا گیا اس موقع پر ریاستی کانگریس کے صدر، سابق وزیر جناب اجے رائے، نائب صدر مسٹر دشواو جے سنگھ اور دنیش کمار سنگھ، یوتھ کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری انچارج اتر پردیش یوتھ کانگریس مسٹر ونیت کمبوج، مرکزی یوتھ کانگریس کے صدر مسٹر ایم۔ انکت تیواری موجود تھے۔ "ینگ انڈیا اسپیک" پروگرام۔ سیزن 5 کے آغاز کے موقع پر، ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے ذریعے، ریاستی کانگریس صدر شری اجے رائے نے کہا کہ کانگریس کے نوجوان آمرانہ رویہ جیسے مسائل پر بات کریں گے۔ حکومت، بے روزگاری، مہنگائی وغیرہ پر حکومت کا ہاتھ بٹانے کو تیار۔ نوجوانوں کو روکنے کے لیے حکومت خواہ کتنی ہی تیز رکاوٹیں کھڑی کرے، اب نوجوانوں نے بی جے پی کی اس غلط حکمرانی کے خلاف آواز اٹھانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس موقع پر انڈین یوتھ کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری، اتر پردیش یوتھ کانگریس کے انچارج ونیت کمبوج نے کہا کہ یوتھ کانگریس نے ینگ انڈیا کے بول پروگرام کا یہ پلیٹ فارم نوجوانوں کے لیے بنایا ہے جس کے ذریعے نوجوان اپنی طاقت کے بل بوتے پر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ایک اچھا پلیٹ فارم ہے جو عام نوجوان ہیں اور میڈیا کے ذریعے عام لوگوں کی آواز اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر یوتھ کانگریس سنٹرل کے کارگزار صدر انکت تیواری نے کہا کہ "ینگ انڈیا کے بول" پروگرام کے آن لائن رجسٹریشن کا عمل 15 دسمبر سے شروع ہوا ہے۔ نوجوانوں کے لیے یہ ایک بہت اچھا پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعے وہ عام لوگوں کی آواز بن سکتے ہیں۔ اس موقع پر یوتھ کانگریس کے مشرقی نائب صدر پردیپ ٹھاکورائی، مرکزی جنرل مکیش اوستھی، ہمانشو دوبے کے ساتھ اونیش شکلا، شیوم ترپاٹھی، دیپک پانڈے، گورو شکلا اور یوتھ کانگریس کے بہت سے کارکن موجود تھے۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز (DANS)، ملائیشیا ایک عالمی کثیر درجہ کا ادارہ ہے

لکھنؤ۔ ایرا یونیورسٹی نے یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز (DMS)، ملائیشیا اور Beccons Biotech Pvt Ltd، دہلی کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ اس کا مقصد علمی اور تحقیقی تعاون کو فروغ دینا، باہمی دلچسپی کے شعبوں میں مشترکہ تحقیقی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا، فیکلٹی ممبران، ریسرچ اسکالرز اور طلباء کو اکیڈمک ٹورز کے لیے تبادلہ کرنا، صنعت کے ساتھ تعلقات اور تعاون کو مضبوط کرنا اور بہت کچھ کا مقصد مشترکہ ڈبل ڈگری پروگرام تیار کرنا ہے۔ سطحوں پر، جو ایرا یونیورسٹی، مینجمنٹ اینڈ سائنس یونیورسٹی، ملائیشیا اور بیکنز بائیوٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ، دہلی کے باہمی فائدے میں حصہ ڈالیں گے۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز (DANS)، ملائیشیا ایک عالمی کثیر درجہ کا ادارہ ہے جس کی توجہ مجموعی انسانی سرمائے کی تعمیر پر مرکوز ہے۔ DAN اس وقت دنیا کی بہترین نوجوان یونیورسٹیوں میں ایف اے ٹاپ 100، ایشیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ایف اے ٹاپ 200، جنوب مشرقی ایشیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ایف اے ٹاپ 40 اور گریجویٹ ایمپلائبلٹی رینکنگ کے لیے ایف اے ٹاپ 301 میں ہے۔ DAN کو FA World University Rankings 2025 میں 580 واں اور Times Higher Education University Impact Rankings 2024 میں دنیا میں 301-400 ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ مزید برآں، DAN کو ملائیشیا کی سب سے غیر معمولی یونیورسٹیوں میں سے ایک قرار دیا گیا، جس نے TalentBank کی ایمپلائرز چوائس یونیورسٹیز 2024 کے ساتھ ساتھ ملائیشیا ایجوکیشن اور JTM 2023 ایوارڈز کے ذریعے ملائیشیا کی بہترین یونیورسٹی (JTM) کا اعزاز حاصل کیا۔ یہاں یہ شامل کیا جا سکتا ہے کہ ایکریڈیٹیشن کونسل برائے انٹرپرینیوریل اینڈ انگیجڈ یونیورسٹیز آف نیدرلینڈز (ای اے سی) نے ٹرپل ای ایوارڈز 2023 کے ذریعے DAN کو سال کی گلوبل گرین یونیورسٹی، پیپلز چوائس ایوارڈ اور ٹاپ 5 انگیجڈ گلوبل یونیورسٹی آف دی ایئر کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ کے طور پر پہچانا گیا۔ ڈین انٹرپرینیور مائنڈ سیٹ نیٹ ورک سے۔ یہ پہلا اعلی تعلیمی ادارہ تھا جس نے M.Sc حاصل کیا۔

بیکنز بائیوٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ، دہلی ایک فارماسیوٹیکل کمپنی ہے جو اپنے مربوط اور تحقیق پر مبنی نقطہ نظر کے لیے مشہور ہے۔ آپریشنل فضیلت، گاہک کی قربت اور مصنوعات کی جدت سے ممتاز، بیکنز بائیوٹیک عالمی معیارات پر عمل کرتے ہوئے NHB سے تصدیق شدہ جدید ترین سہولیات چلاتا ہے۔ پروڈکٹ پورٹ فولیو میں متنوع رینج شامل ہے جس میں Flexipack، Bacantus D، Budaline Duo، Bacanvit، Flexigut، Syrup، Bacantus اور Ossofil، Tablet، Syrup وغیرہ شامل ہیں۔ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز، ملائیشیا کے ساتھ ایم او یو پر پروفیسر ڈاکٹر شکری اب یزید، صدر، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز، ملائیشیا اور پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی، اعزازی وائس چانسلر ایرا یونیورسٹی نے ڈاکٹر سائرہ کے ساتھ دستخط کیے۔ عبدالکریم، ڈین، فیکلٹی آف ہیلتھ اینڈ لائف سائنسز، CHM، ایوانٹین لی ین، ڈائریکٹر، عالمی امور، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز، ملائیشیا اور ڈاکٹر تبریز جعفر، نوڈل آفیسر ایم او یو، ڈاکٹر سشما ورما، اسسٹنٹ پروفیسر، پرسٹل۔ اور ایرا یونیورسٹی کے شعبہ مالیکیولر میڈیسن کی موجودگی میں دستخط کیے۔

جناب انشومالی تیواری، ڈائریکٹر، بیکنز بائیوٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ، دہلی اور پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی، ایرا یونیورسٹی، ڈاکٹر دویج کمار کے ساتھ ایم او یو پر، ڈائریکٹر، بیکنز بائیوٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ اور ڈاکٹر ایس جے ایس فلورا، ایرا کالج آف فارمیسی، ڈاکٹر موہنی چریسے، پرنسپل اور ہیڈ، ایرا کالج آف فارمیسی۔ یونیورسٹی، لکھنؤ اور پروفیسر راجکمار، ایرا کالج آف فارمیسی کی موجودگی میں دستخط کیے۔

محکمہ ثقافت کے تمام اداروں، اکیڈمیوں کے نئے نامزد صدر

نائب صدر اور ممبران کی تعارفی میٹنگ ☐ معدوم ہوتے لوک فنون کے تحفظ اور فروغ کے لیے نئے منصوبے بنائے جائیں

لکھنؤ 17 دسمبر۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جکویر سنگھ نے محکمہ ثقافت کے تحت خود مختار اداروں کے صدور، نائب صدور اور ممبران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اپنے اپنے اداروں کی سرگرمیاں پروگرام تیار کریں اس پر تیزی سے عمل آوری کے لیے نئے منصوبے اور اقدامات کیے جائیں۔ تاکہ فنون لطیفہ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ فنکاروں کو اسکیموں کا فائدہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ناپید ہوتے جا رہے لوک فنون کے تحفظ اور فروغ کے لیے پابند عہد ہے۔ اس لیے پوری لگن سے کام کریں۔ وزیر سیاحت پیر کی شام دیر گئے یوجنا بھون کے آڈیٹوریم میں نئے نامزد صدور اور ممبران کی تعارفی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے خود مختار اداروں اور اکیڈمیوں میں چلنے والی اسکیموں کو کارآمد بنانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ فنکاروں کو قدیم فنون کو تازہ کرنے اور محفوظ کرنے کی ترغیب دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوک فنون کے احیاء اور تحفظ کے لیے ضلع، بلاک اور پنچایت سطح پر وسیع تشہیر کی جائے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ لوک فنون ہماری بھرپور ثقافت کی بنیاد ہیں۔ لوک موسیقی کے مختلف فنکار دیہی علاقوں میں موجود ہیں، ان کے فن کو پلیٹ فارم فراہم کرنا اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوک موسیقی سے متعلق مختلف اصناف کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کرنے کی بھی ذمہ داری ہے۔ چیئرمین، وائس چیئرمین اور ممبران اپنے علاقوں میں ثقافتی ورثے کے تحفظ اور نمائش کے لیے سرگرمی سے کام کریں تاکہ معدوم ہوتے فنون کو محفوظ کیا جا سکے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے محکمہ ثقافت سے وابستہ فنکاروں کی سرپرستی اور قدرتی ورثے کو خوبصورت بنانے کو ترجیح دی ہے۔ اس لیے اداروں اور اکیڈمیوں کو اپنی اپنی سطح پر لوک ورثہ کے فنون کو بچانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ پرنسپل سکریٹری سیاحت اور ثقافت جناب مکیش میشرام نے نئے نامزد چیئرپرسن، وائس چیئرپرسن اور ممبران سے درخواست کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے نبھانے کو یقینی بنائیں، تاکہ ریاست کے لوک فنون کی حفاظت کی جا سکے۔ اس موقع پر بھارتیندو ناٹیہ اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر رتی شنکر ترپاٹھی، یوپی ریاستی للت کلا اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر سنیل کمار وشوکرما اور نائب صدر جناب گریش چندر، یوپی سنگیت ناٹک اکیڈمی کے صدر پروفیسر جینت کھوٹ اور نائب صدر محترمہ وبھا سنگھ، برجو مہاراج کتھک سنستھان کی صدر، محترمہ کم کم دھر اور نائب صدر، محترمہ متھلیش، اتر پردیش جین ودیا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نائب صدر ڈاکٹر ابھے جین۔ انٹرنیشنل بدھسٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نائب صدر جناب ہری گووند کشواہا اور اکیڈمیوں کے نامزد ارکان کے علاوہ سیاحت کے مشیر جناب جے پی سنگھ اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔

ارم یونانی لکھنؤ میں وزارت آیوش ڈاکٹر این ظہیر احمد کی آمد

لکھنؤ۔ کسی بھی کام کی انجام دہی اور کامیابی کے لئے نیت کی درستگی نیز جدید ترین تکنیک کا استعمال انتہائی ضروری ہے، دور حاضر میں اے۔ آئی۔ تکنیک اور اس کے استعمال نے ہر سیکٹر میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اور بے شمار سہولیات فراہم کی ہیں، طب یونانی کے تمام تر تحقیقاتی امور میں اس جیسی تکنیک کا استعمال کیا جانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، مذکورہ خیالات کا اظہار ڈاکٹر این۔ ظہیر احمد، ڈائریکٹر جنرل سی۔ سی۔ آر۔ یو۔ ایم۔ وزارت آیوش، حکومت ہند نے ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر انتظام ارم یونانی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل، لکھنؤ میں منعقد تہنیتی تقریب میں کیا، انہوں نے فیکلٹی ممبران اور طلباء و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فن طب و صحت سے متعلق ہر زاویے مثلاً اصولیات، ادویات، فارمیکو ویجیلینس، اخلاقیات اور تحقیقات وغیرہ پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس سے قبل ارم ایجوکیشنل سوسائٹی انتظامیہ کی ہدایات کی تعمیل و تکمیل میں انتظامیہ کی جانب سے نمائندگی کرتے ہوئے پرنسپل پروفیسر عبدالحلیم قاسمی نے مہمان موصوف کو گلدستہ، رداء تعظیمی اور یادگاری تمغہ کے ذریعہ والہانہ استقبال کیا۔ تقریب کے آغاز سے قبل پرنسپل عبد الحلیم قاسمی نے مہمان ذی وقار کا مختصر تعارف پیش کیا۔ پروفیسر محمد عارف اصلاحی کی نظامت میں منعقد اس استقبالیہ تقریب میں ڈاکٹر این۔ ظہیر احمد نے فیکلٹی ممبران کو طب یونانی سے متعلق سی۔ سی۔ آر۔ یو۔ ایم۔ اور حکومت ہند کی جانب سے کیے جا رہے مثبت اقدامات سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں مہمان موصوف نے کالج کی لائبریری و تمام شعبہ جات کا دورہ کیا اور اطمینان کا اظہار کیا۔

شاہجہاں پور: سالی کا گردن کاٹ کر قتل

شاہجہاں پور: 17 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع شاہجہاں پور کے صدر بازار علاقے میں منگل کو ایک نوجوان نے گھر میں گھس کر سالی کا گلا ریت کر قتل کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایس پی راجیش ایس نے بتایا کہ علاقے کے محلہ لالا تیلی بجریا میں رہنے والی نکیتا سکسینا عرف کاجل (24) آج اپنے گھر پر اکیلی تھی کہ اس کے بہنوئی انکر شرما گھر آگیا اور نکیتا سے چھوٹے بھائی کے ساتھ شادی کرنے کا دباؤ ڈالا اور منع کرنے پر گردن ریت دیا۔ پوچھ گچھ میں ملزم نے کہا کہ وہ بہت پریشان تھا اور نکیتا کے قتل کے بعد اس کے بھائی انکر کا قتل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ سسرال والوں کی ساری جائیداد ہڑپ سکے۔

یوپی: خواتین کے خلاف زائد از دو لاکھ مجرمانہ معاملے پیش آئے

لکھنؤ: 17 دسمبر (یو این آئی) اتر پردیش اسمبلی کے جاری سرمائی اجلاس میں حکومت نے اسمبلی کو ایک سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ گذشتہ سات سالوں میں خواتین کے خلاف 2 لاکھ 17 ہزار 264 مجرمانہ معاملے پیش آئے ہیں۔ اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) ایم ایل اے روی داس ملہوترہ کے اس حوالے سے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں حکومت نے اسمبلی کو بتایا کہ یکم اپریل 2017 سے 31 اگست 2024 کے درمیان خواتین کے خلاف پیش آئے 217264 مجرمانہ معاملے درج کئے گئے ہیں۔ حکومت کے ذریعہ پیش کئے گئے اعداد کے مطابق ان میں سے 24893 ریپ کے معاملے، 17491 جہیز ہراسانی، 79072 مجرمانہ فعل اور 98808 اغوا کے کیس شامل ہیں۔ اپنے جواب میں حکومت نے بتایا ہے کہ یکم اپریل 2017 سے 30 اگست 2024 تک عصمت دری کے معاملات میں 6982 خاطیوں کو سزا ہوئی ہے جبکہ دیگر پرتشدد واقعات میں 6882 خاطیوں کو سزا ہوئی ہے۔ وہیں ایس پی ایم ایل اے روی داس ملہوترہ نے حکومت کے ان اعداد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت جرائم کے خلاف زیرو ٹالیرنس کی بات کرتی ہے۔ لیکن زمینی حقیقت اس کے برعکس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اعداد سے صاف ہے کہ حکومت کی پالیسیاں خواتین کے خلاف جرائم پر روک لگانے میں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

وکرم پانڈے اور دیگر لوگوں نے کانگریس پارٹی کی بنیادی رکنیت حاصل کی

لکھنؤ، 17 دسمبر 2024۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی پالیسیوں اور اس کے جامع نظریہ پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے، لکھنؤ کے بہت سے لوگوں نے، اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سوشل آؤٹ ریچ کنوینز شری وکرم پانڈے کی قیادت میں، ریاستی کانگریس میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر، سابق وزیر شری اجے سے ملاقات کی۔ آج یہاں ہیڈکوارٹر میں رائے جی کے سامنے کانگریس پارٹی کی بنیادی رکنیت لی۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس صدر شری اجے رائے جی نے باضابطہ طور پر تمام لوگوں کو کانگریس کے ترنگے کی تختی گلے میں پہنا کر اور پارٹی ممبرشپ کارڈ دے کر پارٹی میں شامل کیا۔ رکنیت لینے والوں میں امت کمار سنگھ، شیوم سنگھ، ابھیشیک مینا، سوربھ سنگھ، عیسی سنگھ، ہرش شرما، تتن موریہ، وی کے شامل تھے۔ شرما، سنجے سنگھ، روی شنکر تیواری، یوگیش تیواری، روہت، پردیپ کمار یادو وغیرہ شامل تھے۔

ڈاکٹر سلمان خالد یونانی ڈرگس مینوفیکچرا یسوسی ایشن کے نائب صدر منتخب

شہر کے معالج و صنعت کار کی صلاحیت کا قومی سطح پر اعتراف

لکھنؤ: 17 دسمبر شہر کے نوجوان معالج، ملی و سماجی کارکن ڈاکٹر سلمان خالد نے قومی سطح پر ایک اور کامیابی حاصل کی ہے۔ انہیں یونانی دواساز کمپنیوں کی تنظیم یونانی ڈرگس مینوفیکچرا یسوسی ایشن (اڈما) کا ریجنل نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔ تنظیم میں وہ ابھی تک ایک رکن کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ اب وہ بطور عہدیدار خدمت انجام دیں گے۔ یہ انتخاب شہر کے معالج وصنعتکار ڈاکٹر سلمان خالد کی صلاحیت کا قومی سطح پر اعتراف کے مترادف ہے۔ تنظیم کے عہدیداروں کے آئندہ مدت 2025-2027 کے لیے ہوئے انتخاب ہمدرد فوڈ انڈیا کے حامد علی صدر اور ڈاکٹر مطیع اللہ مجید (مقس ریمیڈیز) کو نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تنظیمی امور کو بحسن خوبی انجام دینے کے لیے ملک کو چار زون شمال، جنوب، مشرق، مغرب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں فہمینہ ہاسپٹل اور فہمینہ ہربلس کے بانی ڈاکٹر سلمان خالد کو نائب صدر (شمالی زون) منتخب کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ تنظیم کے بقیہ عہدیدار بلا مقابلہ منتخب ہوئے، جبکہ شمالی زون میں سخت مقابلہ آرائی ہوئی۔ ڈاکٹر سلمان خالد کا مقابلہ پرویز احمد خان سے رہا۔ اس مقابلہ میں ڈاکٹر سلمان خالد کو 46 ووٹ حاصل ہوئے اور پرویز احمد خان کو 25 ووٹ ملے۔ اس طرح ڈاکٹر سلمان خالد نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ تنظیم میں اس کے علاوہ مغربی زون سے مدثر جمال (بخشی اینڈ کمپنی کولکاتہ) مغربی زون سے محمد صدیق ہبلا (آئی ایم سی یونانی) اور جنوبی زون سے حکیم غلام محی الدین (سملہ فارمیسی حیدرآباد) منتخب ہوئے ہیں۔ ڈرگس لیبوریٹیز کے نبیل احمد کو قومی جنرل سکریٹری، لمرا ریمیڈیز کے محمد جلیس کو جوائنٹ سکریٹری، ہمدرد لیبوریٹیز ہریانہ کے حکیم ارباب الدین کو خازن اور اولیا ہربلس کے محمد نوشاد کو جوائنٹ خازن منتخب کیا گیا ہے۔ واضح رہے ڈاکٹر سلمان خالد لکھنؤ نرسنگ ہوم ایسوسی ایشن کے بھی خازن منتخب ہو چکے ہیں اور گزشتہ تین دہائی سے وہ طبی شعبہ میں مختلف انداز سے خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ملی و سماجی طور پر بھی بہت سرگرم ہیں۔